مفتاح القواعد

MIFTAH-UL-QAW

BY

The Late M. M. MOHI-UD-DIN JAFRI

Late Assistant Professor, Muir Central College, Allahabad

Price Annas Six.

بعونہ تعالےٰ

رسالۂ پُرفوائد موسوم بہ

مفتاح القواعد

در بیان صرف ونحو زبان فارسی

کہ جناب مولوی محمد محی الدّین مرحوم سابق اسسٹنٹ پروفیسر
میور سنٹرل کالج الہ آباد تالیف فرمودہ اند

باہتمام عبدالواسع جعفری

در مطبع انوار احمدی واقع الہ آباد طبع شد

سنہ ۱۹۲۸ء

قیمت فی جلد ۶/

محصول ذمہ خریدار

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سپاس بیقیاس حضرت خالقِ دوجہان کو لائق ہے جس نے دو حرف کاف و نون سے جملہ کائنات کو مرتّب فرمایا۔ ایک اشارے مین دوجہان کو عدم سے وجود مین لایا۔ شاہد سخن کو وہ حسنِ دلفریب عنایت کیا جس کے جاں فزا کرشموں نے ایک عالم کو دیوانہ بنا دیا۔ ایسے خالقِ مطلق کی حمد ثنا کس طرح بیان ہو۔ قلم شکستہ رقم ایسے مقام میں کیونکر نہ سرگرداں ہو۔

شعر

زبانِ قلم میں یہ قدرت کہاں ۔ جو ہو حمد خالق میں گوہر فشاں

درود و ثنا محدود و نشار حبیب خالق ودود ہو جس نے ایک عالم کو تیہ ضلالت سے راہ ہدایت پر لگایا۔ لب تشنگانِ ناکامی کو سرچشمۂ کامیابی تک پہونچایا۔ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم۔ بعد اس کے پوشیدہ نہ رہے کہ ہر زبان میں مہارت کا بہم پہونچنا بدون دریافت اُن قواعد کے جو خاص اہل زبان کے موافق ہوں ممکن نہیں اس لئے اُن حضرات نے جن کو زبان

سے مذاق تھا۔ قواعد کی تحقیق میں کیا کیا کوششیں کیں کیسی کیسی تالیفیں فرمائیں۔ لیکن آج کل جو کتابیں قواعد کی مروج ہیں اُن میں بعضی تو غیر ضروری چیزوں پر مشتمل ہیں اور بعضی ضروری چیزوں سے خالی۔ لہذا کمترین **محمد محی الدین جعفری زینبی** نے رسالہ موسوم بہ **مفتاح القواعد** محض بہ لحاظ نفع خاص و عام تالیف کیا۔ ناظرین اگر بہ نظر انصاف ملاحظہ فرمائیں گے تو بنسبت ضروری قاعدوں پر مشتمل اور غیر ضروری سے خالی پائیں گے۔ اُمید کہ اگر پسند آوے مؤلف کو دعاے خیر سے یاد فرمائیں۔ اور اگر کہیں سہو و خطا پائیں عفو فرماویں ہدف ملامت نہ بناویں کہ انسان کو سہو و خطا سے چارہ نہیں واللہ المعین علی ما نستعین



باب اوّل در علم صرف

صرف وہ علم ہے جس سے بنانا ایک کلمہ کا دوسرے سے اور گردان اور تبدیل و تعلیل اُس کی معلوم ہو **موضوع**[۱] اُس کا کلمہ ہے۔ **غرض** اُس سے یہ ہے کہ متکلم لفظ صحیح بولے۔

جاننا چاہیئے کہ جو بولی آدمی کے مُنھ سے نکلتی ہے اُس کو **لفظ** کہتے ہیں۔ اگر وہ بامعنی ہو تو موضوع ہے ورنہ مہمل۔ پس **کلمہ** وہ لفظ موضوع ہے کہ جس کے معنی مفرد ہوں یعنی اُس کے ٹکڑے کرنے سے وہ معنی سمجھ مین نہ آویں جو پہلے سمجھے جاتے تھے اُس کی تین قسمیں ہیں۔ **اسم۔ فعل۔ حرف۔**

فصل اوّل در بیان اسم

اسم وہ کلمہ ہے جس کے معنی مستقل ہوں یعنی بدون ملائے اور کلمہ کے اُس کے معنی سمجھے جاویں اور اس میں زمانہ نہ پایا جاوے جیسے گُل۔ گفتن۔ اُس کی دو قسمیں ہیں۔ اسم[۲] ذات۔ اسم صفت۔ اسم ذات وہ اسم ہے کہ جس سے صرف ذات کسی شئے کی سمجھی جاوے اور کوئی وصف اُس سے نہ سمجھا جائے مثلاً درخت شیراز۔ نیکی۔ بدی۔ اسم صفت وہ اسم ہے جس سے علاوہ ذات کے کوئی معنی وصفی بھی سمجھے جاویں۔ مثلاً نیک و بد۔ نویسندہ۔ نوشتہ۔ نویسان۔ اندوہگیں۔ غمناک۔ ستمگار۔ دلدار۔ باغبان۔ سخنور۔ نام آور۔ شاہوار۔ سردار۔

---

[۱] موضوع علم اُس چیز کو کہتے ہیں جس کے حالات ذاتی اس علم میں بیان کیے جاویں جیسے علم طب کا موضوع بدن انسان ہے اور علم حساب کا موضوع عدد ہے [۲] تقسیم اسم باعتبار معنی۔

ہمرکاب ۔ ناسپاس ۔ پُر مغز ۔ بیکس ۔ باحیا ۔ وغیرہ ۔ اسم کی تین قسمیں ہیں جامد[ف۵] مصدر مشتق ۔ جامد وہ اسم ہے کہ نہ اُس سے کوئی کلمہ نکلا ہو ۔ اور نہ وہ کسی سے نکلا ہو ۔ جیسے درخت ۔ گُل ۔ اُس کی دو قسمیں ہیں ۔ نکرہ ۔ معرفہ ۔ نکرہ وہ اسم ہے کہ ایک چیز غیر معیّن پر دلالت کرے ۔ جیسے مرد و زن ۔ معرفہ وہ اسم ہے جو شئے معیّن پر دلالت کرتا ہے ۔ مثلاً زید اُس کی سات قسمیں ہیں ۔ علم[۱] ضمیر[۲] اسم[۳] اشارہ ۔ اسم[۴] موصول ۔ معہود[۵] ۔ مضاف[۶] ۔ پانچوں قسموں مذکورہ کی طرف یا منادیٰ[۷] ۔

۱ ۔ فائدہ ۔ اسم صفت کی ایک قسم اسم تفضیل ہے ۔ جو اپنے موصوف کی زیادتی وصف ظاہر کرے اُس کا عام قاعدہ یہ ہے کہ اسم کے آخر لفظ تر و ترین لگانے سے یہ معنی حاصل ہوتے ہیں اس کا استعمال تین طور پر ہے ۔ اوّل وہ کہ اس میں مفضل علیہ مذکور ہو جیسے این اسپ چابک تر است ۔ اس کو تفضیل نفسی کہتے ہیں ۔ دوّم وہ کہ اس میں مفضل علیہ از کے ذریعے سے مذکور ہو مثلاً احمد از محمود دانا تر است ۔ اس کو تفضیل جزئی کہتے ہیں ۔ سوّم وہ کہ جس میں کُل پر زیادتی منظور ہو اور اس میں مفضل علیہ مضاف الیہ ہوتا ہے اس کو تفضیل کلی کہتے ہیں ۔ جیسے رستم دلاور ترین ایرانیاں بود ۔

۲ ۔ فائدہ ۔ اسم ذات کو باضافہ حروف اتصاف و خداوندی و محافظت و فاعلیت و شرکت و لیاقت و دیگر انواع مختلفہ و اقسام گوناگوں سے اسم صفت کر سکتے ہیں جیسا کہ مثالوں سے ظاہر ہے اور اسم صفت کو باضافہ یائے نسبت یا یائے مصدری اسم ذات کر لیتے ہیں ۔ مثلاً نیکی ۔ پرستندگی ۔ آزردگی ۔ غمگناکی ۔ دلداری ۔ باغبانی ۔ سخنوری ۔ سرداری ۔ ناسپاسی ۔ بیکسی وغیرہ ۔

۳ ۔ فائدہ ۔ فارسی کے ہزاروں لفظ ہیں ۔ کہ بظاہر مفرد در اصل مرکب ہیں جیسے شمشیر ۔ زمین ۔ وغیرہ ۔ مگر یہ سب جامد ہی گنے جاتے ہیں ۔

۴ ۔ فائدہ ۔ اسم جامد اسم ذات و اسم صفت دونوں ہوتا ہے اور مصدر صرف اسم ذات ہوتا ہے نہ اسم صفت اور مشتق اسم صفت ہوتا نہ اسم ذات ۔ ف۵ تقسیم اسم باعتبار اشتقاق ۔

علمؔ۔ وہ ہے جو نام ہو کسی چیز معین کا جیسے زید۔ علم کئی طرح کے ہوتے ہیں۔ کنیتؔ جس میں لفظ ابؔ۔ ابنؔ۔ اُمؔ کا پایا جاوے۔ جیسے ابوالقاسم۔ ابن عباسؓ۔ اُم سلمہ خطابؔ۔ جو بڑوں کی طرف سے مقرر کیا جاتا ہے۔ جیسے شجاع الدولہ عرفؔ۔ نام مشہور کو کہتے ہیں۔ تخلصؔ۔ جو شاعر اپنے شعروں میں مقرر کرتے ہیں۔ مثلاً سعدی۔ لقبؔ۔ جس میں کسی طور کی تعظیم و صفت نکلتی ہے۔ مثلاً تاج الشریعہ۔

ضمیر وہ اسم ہے کہ موضوع ہو واسطے متکلم یا مخاطب یا غائب مذکور شدہ کے کہ اس کو مرجع کہتے ہیں۔ ضمیر کی دو قسمیں ہیں۔ متصلؔ منفصلؔ متصل وہ ہے جو کلمہ سے ملی ہوئی آئے منفصل وہ ہے جو کلمہ سے علیحدہ ہو۔

ہر ایک متصل و منفصل کی تین قسمیں ہیں۔ اوّل مرفوع (جس کو فاعلی بھی کہتے ہیں) وہ ہے جو فاعل یا مبتدا ہو۔ جیسے گفتم۔ او موجود است۔ دوئم منصوب (جس کو مفعولی بھی کہتے ہیں) وہ ہے جو فعل کا مفعول ہو۔ مثلاً زدندش۔ او را داد۔ سوئم مجرور (جس کو اضافی بھی کہتے ہیں) جو مضاف یا حرف جر کے بعد واقع ہو۔ مثلاً غلامم۔ بتو۔ ضمیر مرفوع متصل کی دو قسمیں ہیں مستتر۔ بارز۔ مستتر وہ ہے کہ جس کے لئے کوئی لفظ فعل میں نہ ہو۔ جیسے گفت میں۔ بارز وہ ہے جس کے لئے کوئی لفظ فعل میں لگایا جاوے۔ جیسے گفتم کی میم۔

فائدہ ضمیر مرفوع متصل ہر فعل کے صیغہ واحد غائب میں۔ اور فعل امر و نہی کے صیغہٴ واحد حاضر میں مستتر (پوشیدہ) ہوتی ہے اور باقی صیغوں میں بارز۔

۱۔ فائدہ۔ مرجع ضمیر سے مقدم ہوتا ہے اور کبھی فارسی میں مؤخر بھی ہوتا ہے اُس کو اضمار قبل الذکر کہتے ہیں جیسے ؎ گو بیرد ذکر خیرش در خیل عشقبازاں ۔۔ ہر جا کہ نام حافظ در انجمن برآید۔

ضمائر متصل کے لئے دس لفظیں ہیں

	واحد	جمع	
متکلم	م	یم	یہ پانچ متصل فاعلی ہیں۔ مثلاً، گفتم۔ گفتیم۔ گفتی۔ گفتید۔ گفتند۔
مخاطب	ی	ید	
غائب		ند	
متکلم	م	ماں	
مخاطب	ت	تاں	
غائب	ش	شاں	یہ پانچ مع میم کے متصل مفعولی ہیں۔

جب فعل متعدی کے بعد آویں مثلاً دشنامم داد۔ دادماں۔ دادت۔ دادتاں۔ دادش۔ دادشاں۔ اور متصل اضافی ہیں جب اسم یا حرف جر کے بعد آویں۔ مثلاً دلم۔ دل ماں۔ دلت۔ دل تاں۔ دلش۔ دل شاں۔

ضمائر منفصل چھ ہیں

	واحد	جمع	
متکلم	من	ماں	
مخاطب	تو	شما	
غائب	او یا وے	اوشاں یا ایشاں	یہ ضمیریں جب فعل کے پہلے آتی ہیں

۱۔ فائدہ۔ میم ضمیر متصل فاعلی بھی ہوتی ہے اور مفعولی اور اضافی بھی۔
۲۔ فائدہ۔ حروف جر کے بعد کوئی ضمیر متصل نہیں آتی۔
۳۔ فائدہ۔ او اور وے واحد غائب کے ذوی العقول کے لئے آتے ہیں۔ مگر جب دریا از یا بر وغیرہ کوئی حرف ان پر آجائے تو غیر انسان کے لئے بھی جاتا ہے۔

یا مبتدا ہوتی ہیں تو منفصل فاعلی ہیں جیسے من می گویم۔ ما می گوئیم۔ تو کردی۔ شما کردید۔ او یا وے کرد۔ اوشاں یا ایشاں کردند۔ اور جب رَا ان کے آگے آتا ہے تو منفصل مفعولی ہیں۔ جیسے مرا داد۔ ما را داد۔ تُرا داد۔ شما را داد۔ او را داد۔ ایشاں را داد۔ اور جب کوئی حرف جر یا اسم اس کے پہلے آتا ہے تو منفصل اضافی ہوتی ہیں مثلاً علم من۔ دلِ ما۔ دستِ تو۔ پاے شُما۔ دلِ وے۔ دلِ ایشاں۔

فائدہ۔ چند لفظیں بجاے ضمائر کے مستعمل ہیں۔ جیسے بندہ۔ مخلص وغیرہ۔ بجاے متکلم کے۔ مثلاً بندہ خبر ندارم۔ قبلہ و صاحب وغیرہ بجاے مخاطب کے مثلاً قبلہ چہ می فرمائید۔ صاحب چہ می فرمائید۔ مومی الیہ وغیرہ بجاے غائب کے۔

اسم اشارہ۔ وہ ہے کہ واسطے تعین مشارٌ الیہ کے موضوع ہوا ہے اُس کے لئے دُو لفظیں مشہور ہیں۔ ایں قریب کے لئے۔ آں بعید کے لئے۔ جمع اُس کی حسب قاعدہ آتی ہے یعنی ذی روح کے لئے ایناں و آناں۔ و غیر ذی روح کے لئے اینہا و آنہا۔ مگر کبھی آنہا کا استعمال ذی روح کے لئے بھی آتا ہے۔ ؎

آنہا کہ بصد زباں سخن می گفتند   آیا چہ شنیدند کہ خاموش شدند

اسم موصول وہ کلمہ ہے کہ بدون ایک جملہ کے (جس کو صلہ کہتے ہیں) کلام کا جزو نہیں ہو سکتا اور وہ جملہ بطور بیان اُس اسم کے ہوتا ہے اور اُس میں ایک ضمیر اسم موصول کی طرف پھرتی ہے۔ اسم موصول یہ ہیں ہر نکرہ معرفہ ہو یا جمع یاے توصیفی اور کاف صلہ سے مل کر مثلاً کسیکہ۔ چیزیکہ۔ کسانیکہ۔ چیزہا ئیکہ۔

۱۔ **فائدہ**۔ ام ایں کا قائم مقام ہے مگر صرف تین لفظوں میں آتا ہے۔ امروز۔ امشب۔ امسال۔
۲۔ **فائدہ**۔ چناں چنیں۔ چنوں ہمچنیں۔ اشارے کا کام دیتے ہیں۔

اسم اشارہ واحد و جمع تنہا یا کسی اسم سے مل کر مع کاف صلہ یا لفظ چہ۔ جیسے آنکہ۔ آنانکہ۔ اینکہ۔ اینانکہ۔ آنہانکہ۔ آن کسیکہ۔ آن کسانکہ۔ انچہ۔ اینچہ۔ آنہاچہ۔ اینہاچہ۔ لفظ ہر تنہا یا کسی نکرہ یا اسم اشارہ سے۔ یا اسم اشارہ و نکرہ دونوں سے مل کر مع کاف صلہ یا لفظ چہ جیسے ہرکہ۔ ہرکسیکہ۔ ہرآنکہ۔ ہرآن کس کہ۔ ہرچہ۔ ہرانچہ۔ مثلاً ہرکس کہ بدکرد نیکی ندید۔ کسانیکہ بدکردند نیکی ندیدند۔ ہرچہ یا آنکہ گفتی راست و درست بود۔ آنہاچہ یا آنہاکہ کردی ناصواب بود۔

فائدہ۔ اسم مفعول کو باعتبار نکرہ و اسم اشارہ کے واحد و جمع کہتے ہیں مثلاً کسیکہ۔ آنکہ۔ ہرکسیکہ۔ ہرآنکہ واحد ہے و کسانیکہ۔ آنانکہ۔ آنہاکہ جمع ہے۔

معہود۔ دو ہیں۔ معہود ذہنی و معہود خارجی۔ معہود ذہنی وہ نکرہ کہ متکلم اور مخاطب کے ذہن میں متعیّن ہو۔ مثلاً دوست سے خاص زید مراد ہو۔

معہود خارجی۔ وہ نکرہ کہ بقرینۂ مقالیہ یا کسی خاص وجہ سے ذات خاص پر دلالت کرتا ہے۔ مثلاً ؎ شبے نعلبندے و پالان گرے ؛ و حقِ خویش می خواستند از خرے خرازپاے رنجیدہ و پشت ریش ؛ بیفگند شاں نعل و پالانِ خویش ؛ شعر ثانی میں خر سے وہی خر مراد ہے جس کا ذکر شعر اوّل میں ہوا ہے۔

مضاف۔ جو نکرہ معرفہ کی پانچوں اقسام مذکورہ کی طرف مضاف ہو۔ وہ بھی معرفہ ہے۔ جیسے غلامِ زید۔ کتابِ من۔ اسبِ آن مرد۔ ہمراہی شخصیکہ دی بروز آمدہ بود۔ پسرِ دوست۔ (مضاف کا مفصل بیان نحو میں کیا جائے گا۔

منادیٰ۔ وہ ہے جو بذریعہ حرف ندا کے پکارا جائے۔ جیسے اے مرد۔ اے زن۔ (ندا کا بیان بحث حرف میں کیا جائے گا)

بیان مصدر

مصدر۔ وہ اسم ہے جو کسی شئے کے ہونے یا کرنے پر دلالت کرے اور اُس سے اسم اور فعل مشتق ہوں علامت اُس کی یہ ہے کہ اُس کے آخر میں دن یا تن ہو اس کی دو قسمیں ہیں۔ وضعی۔ غیر وضعی۔ وضعی وہ ہے جسے واضع فارسی نے بنایا ہو۔ مثلاً گفتن۔ غیر وضعی۔ وہ ہے کہ کسی غیر زبان کے لفظ میں علامت مصدر بڑھا دیں۔ مثلاً طپیدن۔ چلیدن۔ مصدر وضعی و غیر وضعی کبھی متصرف ہوتا ہے یعنی جس سے تمام افعال مشتق ہوں جیسے گفتن۔ اور کبھی مقتصب یعنی وہ کہ جس سے تمام افعال مشتق نہ ہوں۔ مثلاً آغشتن۔

بیانِ مشتق

مشتق۔ وہ اسم ہے کہ مصدر سے نکلا ہو اُس کی چھ قسمیں ہیں۔ اسم فاعل۔ اسم مفعول۔ اسم حالیہ۔ اسم ظرف۔ اسم آلہ۔ حاصل مصدر۔

اسم فاعل۔ وہ اسم مشتق ہے جو ایسی ذات پر دلالت کرے کہ اُس کے ساتھ فعل قائم ہو۔ اُس کی دو قسمیں ہیں۔ قیاسی۔ سماعی۔ قیاسی امر حاضر کے آخر ندہ لگانے سے بنتا ہے۔ جیسے گوینده سماعی۔ (جس کو اسم فاعل ترکیبی اور

---

۱. فائدہ۔ صرف دن یا تن ہونے سے مصدر نہیں ہو سکتا جب تک کسی کام کا ہونا یا کرنا نہ سمجھا جاوے بس گردن۔ آبستن۔ مصدر نہیں ہے۔

۲. فائدہ فعل بھی مشتق ہے کیونکہ وہ بھی مصدر سے نکالا گیا ہے۔ کرد۔ کند وغیرہ کردن سے بنے ہیں۔

۳. فائدہ۔ عربی کا اسم فاعل کثرت سے فارسی میں مستعمل ہے وہ اکثر فاعل کے وزن پر آتا ہے جیسے عاقل۔ جاہل۔ فاضل وغیرہ اس کے اور بہت سے اوزان ہیں کہ وہ فارسی میں بھی مستعمل ہیں جیسے منعم۔ مضارع۔ مستقبل۔ متصرف۔ متفاوت۔ مسرف۔ مترجم وغیرہ۔

صفت مشبہ بھی کہتے ہیں) کئی طرح پر بنتا ہے۔ امر حاضر کے آخر الف فاعلی بڑھانے سے مثلاً گویا۔ دانا۔ شکیبا۔ امر و ماضی مطلق کے آخر گار زیادہ کرنے سے۔ مثلاً آمرزگار۔ پروردگار۔ امر حاضر پر کوئی اسم لانے سے۔ مثلاً سخن گو۔ غریب نواز۔ الف و نون فاعلی امر پر لانے سے۔ جیسے پرّاں۔ پرّاں۔ پرساں۔ ترساں۔

اسم مفعول۔ وہ اسم مشتق ہے جو ایسی ذات پر دلالت کرتا ہے جس پر فعل واقع ہو وہ بھی دو قسم پر ہے۔ قیاسی۔ سماعی۔ **قیاسی** ماضی مطلق کے آخر ہ زیادہ کرنے سے بنتا ہے۔ مثلاً گفتہ۔ **سماعی**۔ الف مفعولی کے بڑھانے سے اور امر حاضر پر کوئی اسم لانے سے یا الف و نون بڑھانے سے بنتا ہے۔ جیسے پذیرا۔ دل پسند۔ پامال۔ دست پرور۔ پارچہ بیز۔ بریاں۔

اسم حالیہ وہ اسم مشتق ہے کہ ہیئت فاعل یا مفعول کی بیان کرے وہ امر حاضر کے آخر الف و نون زیادہ کرنے سے بن جاتا ہے۔ مثلاً خنداں۔

اسم ظرف وہ اسم مشتق ہے کہ دلالت کرتا ہے مکان یا زمان پیدائش کی ڈور

۱۔ فائدہ۔ اسم فاعل و صفت مشبہ میں یہ فرق ہے کہ اسم فاعل میں معنی فاعلی بطور عارضی پائے جاتے ہیں۔ جیسے خوابندہ سونے والے کو اُس وقت تک کہیں گے جب تک وہ سوتا ہے برخلاف صفت مشبہ کے اُس میں معنی فاعلی بطور ثبات و قیام پائے جاتے ہیں جیسے گویا۔ اُس شخص کو کہیں گے جس کی ذات میں گویائی پائی جاوے گو اس وقت کچھ نہ کہتا ہو۔ فارسی میں صفت مشبہ مثل عربی کے ہمیشہ مشتق نہیں ہوتی بلکہ اکثر اسم ذات سے بانواع مختلف و اطوار گوناگوں بنا لیتے ہیں۔ جیسا صفحہ ۴ فصل اسم میں گذر چکا۔

۲۔ فائدہ۔ عربی کا اسم مفعول کثرت سے فارسی میں بھی مستعمل ہے اکثر مفعول کے وزن پر آتا ہے۔ جیسے مجہول۔ معلوم۔ مغرور۔ مشہور۔ مصروع۔ مفتوح وغیرہ۔ اس کے علاوہ اور بھی بہت سے اوزان اسم مفعول عربی کے بھی فارسی میں مستعمل ہیں جیسے مختصر۔ مطول۔ مسلسل۔ مترجم۔ مستقل۔ مجمل۔ مخاطب وغیرہ

قسمیں ہیں۔ ظرفِ مکان۔ ظرفِ زمان۔ ظرفِ مکان۔ امرِ حاضر پر کوئی اسم زیادہ کرنے سے یا کسی اسم پر گاہ۔ دان۔ ستان وغیرہ بڑھانے سے بنتا ہے۔ جیسے زرخیز۔ آب سبز۔ بدررو۔ خوابگاہ۔ جامہ دان۔ سرمہ دان۔ ادبستان۔ خارستان
اسمِ ظرفِ زمان بھی کسی اسم زمان یا مصدر پر گاہ۔ ہنگام زیادہ کرنے سے بنتا ہے۔ جیسے سحرگاہ۔ ہنگامِ رفتن وغیرہ۔

اسمِ آلہ وہ ہے جو فعل کا واسطہ یعنی اوزار ہو۔ اور وہ امرِ حاضر پر کوئی اسم زیادہ کرنے سے بنتا ہے۔ مثلاً جاروب۔ فتیلہ سوز وغیرہ۔ کبھی امر پر ہائے تحقیق زیادہ کرنے سے بنتا ہے۔ مثلاً استرہ۔ مالا (کرنی) کوبہ (مونگری) وغیرہ۔

حاصلِ مصدر وہ ہے کہ جس سے کیفیت مصدر کی سمجھی جاوے اور وہ کئی طرح پر آتا ہے۔ اکثر امر پر شین بڑھانے سے۔ مثلاً دانش۔ اور اکثر یا اسم صفت یا اسم موصول یا اسم فاعل پر یائے مصدری بڑھانے سے۔ اس صورت میں ہائے فاعلی ومفعولی کاف سے بدل جائے گی۔ جیسے خموشی۔ خرمندی۔ پرستندگی آزردگی
کبھی صرف ماضی مطلق کا صیغہ۔ جیسے گفت۔ صرف امر کا صیغہ۔ جیسے آزار۔ اکثر حاضر کے آخر اک زیادہ کرنے سے۔ مثلاً خوراک۔ پوشاک۔ امرِ حاضر پر کوئی اسم بڑھانے سے۔ جیسے قدمبوس۔ دسترس۔ خونریز۔ ماضی وامر کے ملنے سے

---

۱ فائدہ۔ اسم ظرف مکان کبھی مشتق ہوتا ہے، اور کبھی نہیں اور اسم ظرف زمان فارسی میں مشتق نہیں ہوتا ہے
۲۔ فائدہ۔ عربی کا اسم ظرف بھی فارسی میں مستعمل ہے۔ جیسے مشرق۔ مغرب۔ مدرسہ۔ مطلع۔ محکمہ وغیرہ۔
۳۔ فائدہ۔ عربی میں اسم آلہ کے تین وزن ہیں وہ بھی فارسی میں مستعمل ہیں جیسے مقراض بمفتاح مسطر مطہرہ
۴۔ فائدہ۔ حاصل مصدر کے بننے کے دو طریقہ اوّل کے قیاسی ہیں باقی سماعی۔

مثلاً گفتگو۔ جستجو۔ کشتکار۔ ماضی کے آخر آر بڑھانے سے۔ جیسے گفتار۔ رفتار۔ دیدار۔ کردار۔

بیانِ جمع

فارسی میں اسم باعتبار کمیت کے دو قسم پر ہے۔ واحد و جمع۔ واحد وہ کہ ایک پر دلالت کرے۔ جمع وہ ہے جو ایک سے زیادہ پر دلالت کرے وہ دو طور پر بنتی ہے۔ اوّل ذی روح کے لیئے **ان** لانے سے۔ مثلاً مرداں۔ اسپاں۔ ایسے اسم کے آخر جب **الف** یا **واو** ہوتا ہے تو اُس کے آخر میں ایک **ی** زیادہ کرتے ہیں مثلاً دانایاں۔ خوشخویاں۔ اور اگر ہائے مختفی ہوتی ہے تو اُس کو گاف سے بدل دیتے ہیں جیسے بندگاں۔ دوئم غیر ذی روح کے لئے **ہا** لانے سے۔ جیسے گلہا۔ ایسے اسم کے آخر اگر الف یا واو ہو تو ی نہیں لاتے۔ اور اگر ہ ہو تو وہ گر جائے گی مثلاً ثناہا۔ گفتگوہا۔ بوہا۔ جامہا۔

تنبیہ۔ کبھی جمع قاعدہ مذکورہ کے خلاف بھی آتی ہے۔ **آن** غیر ذی روح کے لیئے جیسے چشماں۔ ابرواں۔ بازواں وغیرہ۔ اور ہا ذی روح کے لیئے جیسے خرہا۔ اسپہا وغیرہ۔

بیانِ تذکیر و تانیث

فارسی اسما وصفات وافعال وضمائر واشارہ میں تذکیر و تانیث کا فرق

۱۔ فائدہ۔ بعض دفعہ عربی کے جمع کے الفاظ واحد ٹھہرا کر جمع بنالیتے ہیں۔ مثلاً حوراں۔ عرساں۔ وقائعہا۔ احوالہا وغیرہ۔ اور کبھی فارسی الفاظ میں عربی قاعدے سے ات لگا کر جمع بنالیتے ہیں جیسے بیگمات۔ دستورات۔ ایسا ہی جات سے۔ جیسے نقشجات۔ کارخانجات وغیرہ۔ بعض فارسی لفظوں کو عربی قاعدے سے جمع بنالیتے ہیں۔ مثلاً فرامین۔ نواب وغیرہ۔ بعض میں گاں لگا کر جمع بنالیتے ہیں جیسے زنگاں۔ لبلگاں۔ طوطیگاں۔

۲۔ فائدہ۔ عربی کی بیشمار مؤنث لفظیں فارسی میں مستعمل ہیں۔ جیسے والد۔ والدہ۔ خال و خالہ۔ عم۔ عمہ وغیرہ اور دو لفظ ترکی کے فارسی میں مستعمل ہیں۔ جس میں علامت تانیث کی گئی ہے۔ خان۔ خانم۔ بیگ۔ بیگم۔

نہیں ہے۔ مثلاً پدر گفت۔ مادر گفت۔ برادر بزرگ۔ خواہر بزرگ۔ آن مرد۔ آن زن۔

بیانِ تصغیر

مصغر وہ اسم ہے جس سے خردی اسمار کی سمجھی جائے اس کے لیے کافِ تصغیر ماقبل مفتوح۔ چہ۔ یچہ۔ یزہ۔ ہائے مختفی اور واو معروف ہے۔ جیسے طفلک۔ باغچہ۔ سراچہ۔ دریچہ۔ مشکیزہ۔ آتشیزہ۔ بسرہ۔ دخترہ۔ پسرو۔ دخترو۔

فائدہ۔ حرفِ تصغیر کبھی واسطے ترحم کے بھی آتا ہے۔ جیسے طفلک۔ فرزندک۔ اور کبھی تعظیم کے لیئے۔ جیسے بابک۔ اور کبھی تحقیر کے لیئے جیسے مردک۔

فصل دوم دربیانِ فعل

فعل[1] وہ کلمہ ہے کہ جس کے معنی مستقل ہوں اور ایک زمانہ تین زمانوں ماضی حال مستقبل میں سے اُس سے سمجھا جائے اُس کی چھ قسمیں ہیں۔ ماضی۔ مضارع حال۔ مستقبل۔ امر و نہی۔ جاننا چاہیئے کہ فعل کے لئے فاعل یعنی کرنے والا ضرور ہے پس اگر فعل صرف فاعل کو چاہیئے اور مفعول کا محتاج نہ رہے تو وہ فعل لازم ہے اور اگر فاعل کے سوا مفعول کا بھی محتاج ہو تو فعل متعدی ہے۔ اگر فعل متعدی کی نسبت فاعل کی طرف ہو تو وہ فعل معروف ہے جیسے زید عمرو را کشت۔ اگر مفعول کی طرف ہو تو وہ فعل مجہول ہے۔ جیسے زید کشتہ شد۔

فائدہ۔ بعض فعل لازم ایسے ہیں کہ سوائے فاعل کے ایک اور چیز کے محتاج

۱۔ توضیح جیسے احمد آمد محمود رفت۔ پس آمد و رفت فعل لازم ہیں کیونکہ فاعل پر ختم ہو گئے۔ مفعول کی حاجت نہ رہی۔

۲۔ توضیح جیسے احمد محمود را کشت۔ پس کشت فعل متعدی ہے کہ جب تک محمود نہ کہا جائے نہیں پتہ چلتا ہے کہ کس کو مار ڈالا۔

ہوتے ہیں اُن کو افعالِ ناقصہ کہتے ہیں۔ اِن کے فاعل کو اسم اور اُس دوسری چیز کو خبر کہتے ہیں۔ مثلاً زید عالم شد۔

فائدہ۔ بعض فعل متعدی ایک مفعول چاہتے ہیں۔ مثلاً دیدن۔ خریدن۔ نشاندن۔ پرانیدن۔ وغیرہ۔ مثلاً زید را دیدم۔ کنیزک را خریدم۔ اور بعض ذُو مفعول۔ مثلاً دادن۔ سپردن۔ افروزانیدن۔ آمرزانیدن۔ مثلاً نامہ بزید دادم۔ فیروز را امانت سپردم۔

ہر فعل کی دو قسمیں ہیں مثبت منفی۔ مثبت وہ فعل ہے کہ جس سے ہونا یا کرنا سمجھا جاوے مثلاً گفت منفی وہ کہ نہ ہونے یا نہ کرنے پر دلالت کرتا ہے۔ جیسے نگفت۔

ہر فعل کے چھ صیغے ہوتے ہیں۔ واحد غائب۔ جمع غائب۔ واحد حاضر۔ جمع حاضر۔ واحد متکلم۔ جمع متکلم

ماضی وہ فعل ہے کہ جس سے زمانہ گذشتہ سمجھا جاوے وہ چھ ہیں مطلق۔ قریب بعید۔ شکیہ۔ استمراری۔ تمنائی۔

ماضی مطلق۔ وہ ماضی ہے کہ زمانہ گذشتہ پر بدون لحاظ قریب و بعید کے

۱۔ فائدہ۔ بعض فعل متعدی وہ ہیں۔ کہ واضع نے اُن کو وضع کیا ہے۔ جیسے کردن۔ دادن وغیرہ بعض وہ جن کو قاعدے کے بموجب فعل لازم سے بنا لیا ہے۔ جیسے پرسیدن۔ رسیدن سے۔ پرانیدن رسانیدن سے۔

تنبیہ۔ اوپر کے چار فعل یعنی ماضی۔ مضارع۔ حال۔ مستقبل۔ مثبت منفی کہلاتے ہیں مگر امر و نہی کو مثبت اور منفی نہیں کہتے

توضیح۔ غائب وہ تیسرا شخص جس کا ذکر تم دوسرے شخص سے کرتے ہو۔ حاضر جو تمھارا مخاطب ہے سامنے ہو یا نہ ہو۔ متکلم بات کرنے والا۔

۲۔ فائدہ۔ حالتِ شرط میں ماضی کا صیغہ مستقبل کے معنی دیتا ہے۔ جیسے اگر خفتی مردی۔

دلالت کرتی ہے۔ مصدر کا نون اور اُس کے پہلے حرف کی حرکت دور کرنے سے ماضی مطلق کا صیغہ واحد غائب بن جاتا ہے۔ اور اسی پر پانچوں ضمیر متصل بڑھانے سے باقی صیغے بنتے ہیں۔ جیسے گفت۔ گفتند۔ گفتی۔ گفتید۔ گفتم۔ گفتیم۔

ماضی قریب وہ جو ابھی گذرا ہو۔ اور زمانہ حال کے قریب ہو ماضی مطلق کے آخرہ زیادہ کرکے صیغہ واحد غائب میں است یا ہست اور باقی صیغوں کے آخر ضمیر متصل فاعلی (جس پر ہمزہ زیادہ ہو) لاویں تو ماضی قریب بن جاوے گی جیسے گفتہ است گفتہ اند۔ گفتۂ۔ گفتہ اید۔ گفتہ ام۔ گفتہ ایم۔ اور کبھی ضمائر فاعلی است وہست کے آخر زیادہ کرتے ہیں۔ مثلاً گفتہ است۔ گفتہ استند۔ گفتہ استی۔ گفتہ استید۔ گفتہ استم۔ گفتہ استیم۔ جیسے ع شنیدستم از راویان کلام۔

ماضی بعید وہ ہے کہ جس کو زمانہ حال سے عرصہ زیادہ ہوا ہو ماضی مطلق کے آخرہ زیادہ کرکے لفظ **بود** بڑھانے سے اُس کا صیغہ واحد غائب بن جاتا ہے باقی صیغے بعد بود کے ضمیر متصل فاعلی بڑھانے سے بنتے ہیں۔ جیسے گفتہ بود۔ گفتہ بودند گفتہ بودی۔ گفتہ بودید۔ گفتہ بودم۔ گفتہ بودیم۔

ماضی شکیہ (جس کو احتمالی بھی کہتے ہیں) وہ ہے جس سے زمانہ گذشتہ میں کام کے ہونے یا نہ ہونے میں شک سمجھا جائے۔ اُس کا صیغہ واحد غائب ماضی مطلق کے آخرہ زیادہ کرنے اور آخر میں باشد کے بڑھانے سے بنتا ہے۔ باقی صیغے واحد غائب سے ضمیر متصل فاعلی کے بڑھانے سے بنتے ہیں۔ جیسے گفتہ باشد۔ گفتہ باشند گفتہ باشی گفتہ باشید۔ گفتہ باشم۔ گفتہ باشیم۔

ماضی استمراری (اس کو ماضی ناتمام بھی کہتے ہیں) وہ ہے کہ زمانہ گذشتہ میں

اُس کے فعل کی تواتر و تکرار پائی جائے یا اُس کا ختم ہونا نہ سمجھا جاتے۔ اس کے سب صیغے ماضی مطلق پر می یا ہمی بڑھانے سے بنتے ہیں۔ جیسے می گفت۔ می گفتند۔ می گفتی۔ می گفتید۔ می گفتم۔ می گفتیم۔ ہمی گفتند۔ الخ

ماضی تمنائی یا شرطیہ جس سے زمانہ گذشتہ میں کرنے کی آرزو یا شرط سمجھی جائے اور وہ ماضی مطلق کے تین صیغوں یعنی واحد غائب۔ جمع غائب۔ واحد متکلم میں یائے مجہول بڑھانے سے بن جاتی ہے۔ جیسے گفتے۔ گفتندے۔ گفتمے۔

فائدہ ماضی تمنائی اور ماضی استمراری سے آرزو و شرط کا فائدہ حروفِ شرط و حروفِ تمنا کے بعد ہوتا ہے۔ اور اگر حرفِ شرط و حرفِ تمنا نہ ہو تو دونوں سے استمرار اور دوام سمجھا جاتا ہے۔ جیسے شعر شنیدم کہ مردے براہِ حجاز ✽ بہر خطوہ کردے دو رکعت نماز ✽ اے می کرد۔ شعر مرا اے کاشکے مادر نمی زادے ✽ وگر می زاد پس شیرم نمی دادے ✽ اے نزادے ونداد ے۔

مضارع وہ فعل ہے جس میں زمانۂ حال و استقبال دونوں پائے جائیں۔

مضارع دو قسم پر ہے مضارعِ مطلق۔ مضارعِ دوامی۔ علامت مصدر کو گرا کر دال ساکن آخر میں ملادیں اور پہلے حرف کو فتحہ دیویں تو مضارعِ مطلق بن جائے گا۔ جیسے پروردن سے پرورد۔ افشاندن سے افشاند۔ مگر واضح ہو کہ قبل علامتِ مصدر کے ان گیارہ حروف سے جن کا مجموعہ (شرف آموزی سخن ہے) ایک حرف ضرور ہوتا ہے ان حروف میں وقت مضارع بنانے کے چار طور پر تغیر واقع ہوتا ہے (۱) تبدیلی کسی ایک یا دو سے (۲) حذف (۳) کسی حرف کی زیادتی (۴) ساکن کی تحریک

۵۱ مثال تمنائی بمعنی استمراری ۱۲ ۵۲ مثال استمراری بمعنی تمنائی ۱۲

مضارع بنانے میں حروف ماقبل علامت مصدر کے تغیرات کا نقشہ

حروف ماقبل	کس سے بدلے گا	مصدر	صیغۂ مضارع
ش	رائے مہملہ	کاشتن گماشتن	کارد گمارد
	رائے مہملہ و دال	گشتن	گردد
	سین و یائے تحتانیہ	نوشتن	نویسد
	لام	ہشتن	ہلد
	مسلم بعد تحریک	کُشتن	کُشد
ر	نون	کردن	کُند
	مسلم بعد تحریک	بُردن خوردن	بَرد خوَرد
ف	واو و یائے تحتانیہ	گفتن	گوید
	سین و یائے فارسی	خفتن	خُسپد
ا	ہائے ہوز	دادن	دہد
	محذوف	نہادن فتادن	نہد فتد
م	یائے تحتانیہ	آمدن	آید
	الف و یائے تحتانیہ	فرمودن	فرماید

د	الف وشین معجمہ	بودن	باشد
	مسلّم بعدِ تحریک	بودن	بُوَد
ز	زیادتی نون	زدن	زَنَد
	مسلّم بعدِ تحریک	ریدن	رِید
ی	محذوف	کشیدن	کشد
	ہائے ہوّز	رستن	رہد
	واو و یائے تحتانیہ	شُستن	شوید
	یائے تحتانیہ	آراستن	آرایَد
س	نون	شکستن	شِکند
	نون ودال مہملہ	بستن پیوستن	بندد پیوندد
	زائے معجمہ	برخاستن	برخیزد
	لام	گُسستن	گُسلد
خ	زائے معجمہ	افروختن سوختن	افروزد سوزد
	سین مہملہ	شناختن	شِناسد
	شین معجمہ	فروختن	فروشد
ن	مسلّم بعدِ تحریک	راندن	رانَد

مضارع دوامی ماضی شکیہ کے پہلے می یا ہمی بڑھانے سے بنتا ہے۔ جیسے می گفتہ باشد۔ می گفتہ باشند۔ می گفتہ باشی۔ می گفتہ باشید۔ می گفتہ باشم۔ می گفتہ باشیم۔ ہمی گفتہ باشد۔ ہمی گفتہ باشند الخ۔

حال وہ فعل ہے کہ جس سے زمانۂ موجود سمجھا جاوے اُس کے صیغے مضارع مطلق پر می یا ہمی زیادہ کرنے سے بن جاتے ہیں۔ مثلاً می گوید۔ می گویند۔ می گوئی۔ می گوئید۔ می گویم۔ می گوئیم۔ ہمی گوید۔ ہمی گویند۔ الخ

مستقبل وہ فعل ہے جس سے زمانہ آئندہ سمجھا جائے۔ اگر خواہد کے چھ صیغے (یعنی خواہد۔ خواہند۔ خواہی۔ خواہید۔ خواہم۔ خواہیم) ماضی مطلق کے صیغۂ واحد غائب پر زیادہ کریں تو مستقبل کے صیغے بن جائیں گے۔ مثلاً خواہد گفت۔ خواہند گفت۔ خواہی گفت۔ خواہید گفت۔ خواہم گفت۔ خواہیم گفت۔

امر وہ فعل ہے کہ جس میں حکم کسی کام کرنے کا ہو وہ دو قسم پر ہے۔ امر مطلق۔ امر دوامی۔
امر مطلق کا صیغہ واحد حاضر مضارع حاضر سے بعد دور کرنے ی کے بن جاتا ہے۔ جیسے گوئی سے گوئے۔ ضمیر جمع حاضر کے لانے سے صیغۂ جمع حاضر ہو جاتا ہے۔ مثلاً گوئید۔ امر غائب وامر متکلم کا صیغہ فارسی میں علیحدہ نہیں ہوتا۔ بعینہٖ مضارع کا صیغہ ہے مگر فرق کے لئے اکثر حرف با بڑھاتے ہیں جیسے بگوید۔ اور کبھی لفظ باید کہ۔ لازم کہ زیا اُس کے

۱۔ **فائدہ**۔ اہل زبان کبھی اپنے محاورے میں صیغۂ حال کو استقبال کی جگہ بولتے ہیں جیسے باش کہ من ہم می آیم
۲۔ **فائدہ**۔ امر کا حکم فوراً زمانۂ حال پر پڑتا ہے۔ جیسے بازار برو۔ کتاب وا کن۔ اگر استقبال منظور ہو تو اُس کے لیے کوئی لفظ بڑھانا پڑتا ہے۔ جیسے صبح برخیز۔ شام خانہ بیا۔
۳۔ **فائدہ**۔ امر حاضر کے اوّل ب لگانی واجب ہے مگر نظم میں نہ لگانا بھی جائز ہے اور اُس کے عوض پر بھی آجاتا ہے۔ جیسے بیفگن۔ بگیر۔ برگیر۔

مانند اور نفظ) بڑھاتے ہیں۔ مثلاً بگوید۔ بگویند۔ بگو۔ بگوئید۔ بگویم۔ بگوئیم۔
امر دوامی دو طرح پر بنتا ہے۔ اولؔ مضارع دوامی سے مانند امر مطلق یعنی بحذف
ی جیسے می گفتہ باش۔ دوّم امر مطلق پر می بڑھاتے سے جیسے می گو۔
نہی وہ فعل ہے کہ جس میں کام کے نہ کرنے کا حکم ہوا ور وہ امر حاضر پر میم اور امر غائب
و متکلم پر نون زیادہ کرنے سے بنتی ہے۔ مثلاً نگوید۔ نگویند۔ نگو۔ نگوئید۔ نگویم نگوئیم۔
فائدہ۔ نہی بھی دو قسم پر ہے۔ نہی مطلق جس کا بیان اوپر ہوا۔ نہی دوامی اور وہ
نہی مطلق پر می بڑھانے سے بنتی ہے۔ جیسے می مگو۔ می مدار۔

بیانِ مجہول

مجہول کی تعریف اوپر بیان ہوئی اُس کے بنانے کا یہ قاعدہ ہے کہ جس فعل کا مجہول
بنانا منظور ہو وہی فعل مصدر شدن سے بنا کر ماضی کے آخر ہائے مختفی بڑھا کر اُس کے بعد یا؟
کریں یعنی مطلق کے لئے شد کے چھ صیغے زیادہ کریں۔ اور قریب کے لیے شدہ است
بعید کے لئے شدہ بود شکیہ کے لئے شدہ باشد۔ استمراری کے لیے بھی شد تمنائی
کے لئے شدے۔ مضارع کے لئے شود حال کے لئے می شود۔ استقبال کے لئے
خواہد شد۔ امر کے لئے شو نہی کے لئے مشو کے کل صیغے زیادہ کریں مثلاً
اثبات فعل ماضی مطلق مجہول۔ گفتہ شد۔ گفتہ شدند۔ گفتہ شدی گفتہ شدید
گفتہ شدم۔ گفتہ شدیم۔
اثبات فعل ماضی قریب مجہول۔ گفتہ شدہ است۔ گفتہ شدہ اند۔ گفتہ شدہ
گفتہ شدہ اید۔ گفتہ شدہ ام۔ گفتہ شدہ ایم۔
اثبات فعل ماضی بعید مجہول۔ گفتہ شدہ بود۔ گفتہ شدہ بودند۔ گفتہ شدہ بودی

گفتہ شدہ بودید۔ گفتہ شدہ بودم۔ گفتہ شدہ بودیم۔

اثبات فعل ماضی شکیہ مجہول۔ گفتہ شدہ باشد۔ گفتہ شدہ باشند۔ گفتہ شدہ باشی۔ گفتہ شدہ باشید۔ گفتہ شدہ باشم۔ گفتہ شدہ باشیم۔

اثبات فعل ماضی استمراری مجہول۔ گفتہ می شد۔ گفتہ می شدند۔ گفتہ می شدی گفتہ می شدید۔ گفتہ می شدم۔ گفتہ می شدیم۔

اثبات فعل ماضی تمنائی مجہول۔ گفتہ شدے۔ گفتہ شدندے۔ گفتہ شدمے۔

اثبات فعل مضارع مجہول۔ گفتہ شود۔ گفتہ شوند۔ گفتہ شوی۔ گفتہ شوید۔ گفتہ شوم۔ گفتہ شویم۔

اثبات فعل حال مجہول۔ گفتہ می شود۔ گفتہ می شوند۔ گفتہ می شوی۔ گفتہ می شوید۔ گفتہ می شوم۔ گفتہ می شویم۔

اثبات فعل مستقبل مجہول۔ گفتہ خواہد شد۔ گفتہ خواہند شد۔ گفتہ خواہی شد گفتہ خواہید شد۔ گفتہ خواہم شد۔ گفتہ خواہیم شد۔

فعل امر مجہول۔ بگفتہ شود۔ بگفتہ شوند۔ بگفتہ شوی۔ بگفتہ شوید۔ بگفتہ شوم۔ بگفتہ شویم۔

فعل نہی مجہول۔ گفتہ نشود۔ گفتہ نشوند۔ گفتہ نشوی۔ گفتہ نشوید۔ گفتہ نشوم۔ گفتہ نشویم۔

بیانِ منفی

سوائے امر و نہی کے جملہ افعال پر نون زیادہ کرنے سے صیغہ منفی بن جاتا ہے فعل مجہول

فائدہ: نمی استمراری و حالی کا گفتہ پر لانا بھی جائز ہے جیسے می گفتہ شد۔ می گفتہ شدند الخ۔ می گفتہ شود۔ می گفتہ شوند

یں حرفِ نفی گفتہ و شُدن کے مصدر پر لگانا جائز ہے مگر شدن کے مشتقات پر بہتر ہے۔ مثلاً
بحث نفی فعل ماضی مطلق معروف۔ نگفت۔ نگفتند۔ نگفتی۔ نگفتید نگفتم۔ نگفتیم۔
بحث نفی فعل ماضی مطلق مجہول۔ گفتہ نشد۔ گفتہ نشدند۔ گفتہ نشدی گفتہ نشدید۔ گفتہ نشدم۔ گفتہ نشدیم۔ نگفتہ شد الخ
بحث نفی فعل ماضی قریب معروف۔ نگفتہ است۔ نگفتہ اند۔ نگفتہ۔ نگفتہ اید۔ نگفتہ ام۔ نگفتہ ایم۔
بحث نفی فعل ماضی قریب مجہول۔ گفتہ نشدہ است۔ گفتہ نشدہ اند۔ گفتہ نشدہ۔ گفتہ نشدہ اید۔ گفتہ نشدہ ام۔ گفتہ نشدہ ایم۔ نگفتہ شدہ است الخ
بحث نفی فعل ماضی بعید معروف۔ نگفتہ بود۔ نگفتہ بودند۔ نگفتہ بودی۔ نگفتہ بودید۔ نگفتہ بودم۔ نگفتہ بودیم۔
بحث نفی فعل ماضی بعید مجہول۔ گفتہ نشدہ بود۔ گفتہ نشدہ بودند۔ گفتہ نشدہ بودی۔ گفتہ نشدہ بودید۔ گفتہ نشدہ بودم۔ گفتہ نشدہ بودیم۔ نگفتہ شدہ بود الخ
بحث نفی فعل ماضی شکیہ معروف۔ نگفتہ باشد۔ نگفتہ باشند۔ نگفتہ باشی۔ نگفتہ باشید۔ نگفتہ باشم۔ نگفتہ باشیم۔
بحث نفی فعل ماضی شکیہ مجہول۔ گفتہ نشدہ باشد۔ گفتہ نشدہ باشند۔ گفتہ نشدہ باشی۔ گفتہ نشدہ باشید۔ گفتہ نشدہ باشم۔ گفتہ نشدہ باشیم۔ نگفتہ شدہ باشد الخ
بحث نفی فعل ماضی استمراری معروف۔ نمی گفت۔ نمی گفتند۔ نمی گفتی۔ نمی گفتید۔ نمی گفتم۔ نمی گفتیم۔

بحث نفی فعل ماضی استمراری مجہول۔ گفتہ نمی شد۔ گفتہ نمی شدند۔ گفتہ نمی شدی۔ گفتہ نمی شدید۔ گفتہ نمی شدم۔ گفتہ نمی شدیم۔

بحث نفی فعل ماضی تمنائی معروف۔ نگفتے۔ نگفتندے۔ نگفتمے۔

بحث نفی فعل ماضی تمنائی مجہول۔ گفتہ نشدے۔ گفتہ نشدندے گفتہ نشدمے۔ نگفتہ شدے۔ الخ

بحث نفی فعل مضارع معروف۔ نگوید۔ نگویند۔ نگوئی نگوئید۔ نگویم۔ نگوییم۔

بحث نفی فعل مضارع مجہول۔ گفتہ نشود۔ گفتہ نشوند۔ گفتہ نشوی۔ گفتہ نشوید۔ گفتہ نشوم۔ گفتہ نشویم۔ نگفتہ شود۔ الخ۔

بحث نفی فعل حال معروف۔ نمی گوید۔ نمی گویند۔ نمی گوئی۔ نمی گوئید۔ نمی گویم۔ نمی گوییم۔

بحث نفی فعل حال مجہول۔ گفتہ نمی شود۔ گفتہ نمی شوند۔ گفتہ نمی شوی۔ گفتہ نمی شوید۔ گفتہ نمی شوم۔ گفتہ نمی شویم۔ نگفتہ می شود۔ الخ۔

بحث نفی فعل مستقبل معروف۔ نخواہد گفت۔ نخواہند گفت۔ نخواہی گفت نخواہید گفت۔ نخواہم گفت۔ نخواہیم گفت۔

بحث نفی فعل مستقبل مجہول۔ گفتہ نخواہد شد۔ گفتہ نخواہند شد۔ گفتہ نخواہی شد۔ گفتہ نخواہید شد۔ گفتہ نخواہم شد۔ گفتہ نخواہیم شد۔ نگفتہ خواہد شد الخ

فصل سوم دربیان حروف

حروف وہ کلمہ ہے کہ معنی مستقل نہ رکھتا ہو۔ یعنی بدون ملائے دوسرے کلمہ کے

اُس کے معنی سمجھ میں نہ آویں جیسے از۔ تا اس مثال میں۔ رفتم ازیں جا تا آں جا۔
اس کی دو قسمیں ہیں۔ حروفِ تہجّی۔ حروفِ معنوی۔

حروفِ تہجّی۔ وہ صرف واسطے ترکیب کلمات کے موضوع ہیں۔ وہ فارسی مروّجہ حال میں (جو الفاظ عربیہ سے مخلوط ہے) تبیّس ہیں۔ منجملہ اُن کے آٹھ مخصوصۂ عربی ہیں۔ ث۔ ح۔ ص۔ ض۔ ط۔ ظ۔ ع۔ ق۔ اور چار مخصوصۂ فارسی پ۔ چ۔ ژ۔ گ۔ اور بیس دونوں زبانوں میں مشترک ہیں۔

حروفِ معنوی۔ وہ ہیں کہ فعل یا اسم سے مل کر کسی معنی کا فائدہ دیں۔ ان میں بعض مفرد ہیں۔ اور بعض مرکب۔ مفرد گیارہ ہیں۔

بیانِ حروفِ مفردہ

۱۔ الف۔ اِس کے خواص اور معنی چودہ ہیں۔

۱۔ زائد۔ اوّل اسم اور فعل کے۔ بعض میں بضرورتِ شعر۔ مثلاً شعر ابے حکم شرع آب خوردن خطاست ؛ اور بعض میں بلا ضرورت نظم ونثر میں جیسے اسکندر افلاطون۔ افشردن۔ افزودن۔ افشرد۔ افزود۔ درمیان میں اسم کے جیسے نگونسار۔ سبکسار۔ آخر میں فعل کے۔ جیسے رفتار۔ گفتار۔

۲۔ اتصال۔ درمیان دو کلمۂ ہمجنس کے۔ جیسے دمادم۔ سراسر۔

۳۔ عطف۔ درمیان دو کلمۂ غیر متجانس کے۔ جیسے سراپا۔ تگاپو۔

۴۔ دعا۔ جیسے دہاد۔ کُناد۔ شواد۔ میراد۔ بناد۔

تنبیہ۔ الف اتصال و عطف و دعا۔ درمیان میں آتے ہیں۔ اور باقی آخر کلمہ میں۔

فائدہ۔ الف دعائیہ اکثر مضارع غائب میں آتا ہے۔ اور کبھی متکلم میں بھی۔ جیسے شنوام۔

۵- کثرت۔ جیسے خوشا۔ بدا۔ ۶- قسم۔ جیسے حقا۔ ربّا۔

۷- مصدر۔ جیسے فراخا۔ پہنا ۸- تکلّم۔ جیسے ملا ذا۔

۹- ندا۔ جیسے خدایا۔ ۱۰- ندبہ۔ جیسے دریغا۔ حسرتا۔

۱۱- فاعلی جیسے شکیبا۔ توانا۔ گویا۔ دانا ۱۲- مفعولی۔ جیسے۔ پذیرا۔

۱۳- لیاقت۔ جیسے توانا ۱۴- تعظیم۔ آخر اسما اور القاب میں جیسے صابُا۔

۲- ب۔ اس کے خواص اور معنی ۱۸ ہیں

۱۔ زائد۔ فعل امر پر ہمیشہ۔ مضارع پر اکثر۔ ماضی پر کم۔ جیسے بگو۔ بگوید۔ بگفت۔ اسم پر۔ جیسے۔ بغیر۔ بجز۔

۲- مفعولی جس کو تعدیہ بھی کہتے ہیں۔ جیسے نامہ بزید دادم۔ پیام بغیر وزر رسانیدم

۳- قسمیہ س اگر بوسہ بر خاک مرداں زنی + بمردی کہ پیش آیدت روشنی +

۴- تعلیلیہ ع۔ بتوفیق طاعت دلش زندہ دار +

۵- عوض۔ ع بدیں اے فرومایہ دنیا مخر +

۶- معیّت۔ جیسے بخیر و عافیت در بخارا رسیدم۔

۷- ظرفیہ یعنی در ع بسایہ درش نیک مردے بخفت + (اس میں در زائد ہے)۔

۸- استعلا یعنی بر ع بگردن بر از خلد پیرایۂ + (اس میں بر زائد ہے)۔

۹- استعانت ع بشمشیر احسان و فضلم بکشت +

۱۔ فائدہ۔ بائے زائد ہمیشہ اسم پر مفتوح ہوتی ہے۔ اور جب فعل پر داخل ہو اگر اُس کا پہلا حرف مضموم ہے۔ تو بائے زائد کو مضموم پڑھو نہیں تو مکسور۔ مثلاً بکُن۔ بگیر۔ برو۔
۲۔ فائدہ۔ بائے ظرفیہ و استعلا جب "در" و "بر" کے ساتھ آتی ہے تو اس صورت میں دونوں میں سے ایک کو زائد کہتے ہیں۔ جیسا کہ مثال مندرجہ کتاب سے ظاہر ہے۔

۱۰۔ اتصال۔ دو متجانس میں۔ جیسے۔ دمبدم۔ دست بدست۔ کوبکو۔
۱۱۔ ابتدائیہ۔ ع بنام آنکہ نامش حرز جانہاست ؛
۱۲۔ مقداریہ۔ ع بموئیش جاں درتن آویختہ ؛
۱۳۔ توسل وبرکت۔ ع بحقت کہ چشمم زباطل بدوز ؛
۱۴۔ بمعنی برائے۔ ہ من آنم کہ اسپانِ شہ پرورم ؛ بخدمت دریں مرغزار اندرم ؛
۱۵۔ بمعنی طرف وجانب۔ ہ چنیں دارم از پیر دانندہ یاد ؛ کہ شوریدۂ سر بصحرا نہاد ؛
۱۶۔ بتشبیہ۔ ہ گاہے بصنع ماشطہ بر روئے خوب روز ؛ گلگونہ شفق کند وسرمہ دجے ؛
۱۷۔ موافقت۔ ہ رعیت درخت ست اگر پروری ؛ بکام دل دوستاں برخوری ؛
۱۸۔ بمعنی قرب۔ ع طمع بُرد شخصے بصاحب دلے ؛

۳۔ ت۔ اس کے خواص ومعنی چار ہیں،

۱۔ ضمیر مفعولی آخر فعل میں جیسے گفتمت۔ ۲۔ ضمیر اضافی آخر اسم میں جیسے دستت۔
۳۔ بمعنی خود۔ ع بمردان راہت کہ راہم بدہ ؛
۴۔ زائد۔ اسم کے آخر میں۔ جیسے یادداشت۔ فرامشت۔ بالشت۔

۴۔ چہ۔ اس کے چھ خواص اور چھ معنی ہیں،

۱۔ تصغیر۔ اسم کے آخر میں۔ جیسے باغچہ۔ سراچہ۔ طاقچہ۔ دریچہ۔
۲۔ استفہام۔ اسم وفعل کے اول میں جیسے۔ چہ کردی۔ چہ می کنی۔ او چہ کارہ است
۳۔ علت۔ ع چہ دربند خاری تو گلدستہ بند۔

۱۔ فائدہ۔ یہ ت فی الحقیقت ضمیر متصل اضافی ہے۔
۲۔ فائدہ۔ چہ استفہامیہ غیر ذوی العقول کے استفہام کے لئے آتا ہے اور اس کی جمع چہا آتی ہے۔

۴. کثرت ع چه زرہا بخاک سیہ در کند ✤
۵. تسویہ وعموم۔ وقت مکر آنے کس ع زہر نہادن چہ سنگ و چہ زر ✤
۶۔ تعجب ہ بنام خدای کنم ابتدا ✤ چہ نام است اللہ نام خدا ✤

۵۔ شین۔ اور وہ پانچ معنوں کے لیے مستعمل ہے

۱۔ ضمیر متصل مفعولی ع بہ پیرمی از یخ و بارش مکن ✤
۲۔ ضمیر متصل اضافی۔ جیسے دلش۔ دستش۔ پایش۔ سرش۔
۳۔ بمعنی خود ہ ندانست ازاں دانہ خوردنش ✤ کہ دہر افگند دام در گردنش ✤
فائدہ۔ یہ شین اصل میں ضمیر اضافی ہے۔
۴۔ بمعنی حاصل مصدر۔ آخر میں امر کے۔ جیسے دانش۔ بخشش۔ بینش۔
۵۔ زائد۔ جیسے او بخانۂ خودش رفت۔

۶۔ کاف

کاف۔ آخر اسما میں تصغیر کے لیے آتا ہے۔ جیسے طفلک۔ (دیکھو بحث تصغیر) اور کبھی زائد۔ جیسے کنیزک۔ زلوک۔ پرستوک۔ شارک۔

کاف جب کسی اسم سے متصل نہ ہو تو معانی ذیل کا فائدہ دیتا ہے۔
۱۔ بیانیہ ہ شنیدم کہ دارائے فرخ تبار ✤ ز لشکر جدا ماند روزے شکار ✤
۲۔ موصولہ ع کشتند زہر جائے کہ تریاک نیست ✤
۳۔ بمعنی ہر کس ہ دگر کشور آباد بنید بخواب ✤ کہ دارد دلِ اہل کشور خراب ✤

۱۔ فائدہ۔ حاصل مصدر کے شین کا ما قبل ہمیشہ مکسور ہوتا ہے۔
۲۔ فائدہ۔ کاف بیانیہ نظم میں محذوف بھی ہو جاتا ہے۔

۴۔ تعلیلیہ۔ بمعنی زیراکہ یا بمعنی تاکہ ؎ بصحرا درا از دشمناں دار باک ٭ کہ در خانہ باشد گُل از خار پاک ٭ دلِ دردمنداں برآور زبند ٭ کہ ہرگز نباشد دلت دردمند ٭

۵۔ استفہامیہ ؎ اگر بر جفا پیشہ بشتافتے ٭ کہ از دست قہرش اماں یافتے ٭

۶۔ بمعنی بلکہ ؎ نیامد در آیام او بر دلے ٭ نگویم کہ خارے کہ برگِ گُلے ٭

۷۔ بمعنی مثل ع نیست در جنگ سلح دار کہ او ٭

۸۔ تفضیلیہ بمعنی از ع دلِ دوستاں جمع بہتر کہ گنج ٭

۹۔ جوابیہ۔ قسم و ہائے توسّل و تعجّب و استفہام کے جواب میں آتا ہے۔ مثال جواب قسم ؎ بمردی کہ ملکِ سراسر زمیں ٭ نیرزد کہ خونے چکد بر زمیں ٭

جوابِ ہائے توسّل ع بنورت کہ فردا بنارم مسوز۔

جوابِ تعجب و استفہام ع۔ چہ کردی کہ آمد بجانب خلاص ٭

۱۰۔ مفاجاتیہ ؎ ہنوز از بت آلودہ روش بخاک ٭ کہ کامش برآورد یزدانِ پاک ٭

۱۱۔ دعائیہ ؎ چو پاکانِ شیراز خاکی نہاد ٭ ندیدم کہ رحمت براں خاک باد ٭

۱۲۔ شرطیہ ؎ برو پنج نوبت بزن بر درت ٭ کہ یارِ موافق بود در برت ٭

۱۳۔ عطف بمعنی واو۔ یا بمعنی یا۔ اوّل کی مثال ؎ لبِ تیر و دی ماہ و اردی بہشت ٭ برآید کہ ما خاک باشیم و خشت ٭ دوّم کی مثال ؎ نہ بیند کسے در سماعت خوشی ٭ مگر وقت رفتن کہ دم درکشی ٭ اے وقت رفتن یا وقتِ دم درکشیدنِ تو۔

۱۴۔ زائدہ ؎ گہ چنیں بنماید و گہ ضدّ ایں ٭ جز کہ حیرانی نباشد کار دیں ٭

۱۔ فائدہ کافِ استفہامیہ ذوی العقول کے لئے آتا ہے مگر اس کی جمع کیاں اور کیاں دونوں آتی ہے۔

۲۔ فائدہ۔ کافِ تفضیلیہ کو بعضوں نے کافِ نفی لکھا ہے مگر یہ صحیح نہیں ہے۔

۷۔ میم۔ اُس کے معنی آٹھ ہیں،

۱۔ ضمیرِ فاعلی۔ جیسے گفتم۔

۲۔ ضمیرِ متصل مفعولی۔ ع نمی دانیم از بداندیش بازم

۳۔ ضمیرِ متصل اضافی۔ جیسے دلم۔ اسپم۔ پایم۔

۴۔ بمعنی خود ؎ شخصم بچشم عالمیاں خوب منظر است ٭ وز خبثِ باطنم سرِ خجلت نهاده پیش ٭

فائدہ۔ یہ میم فی الحقیقت ضمیرِ متصل اضافی ہے ٭

۵۔ بمعنی ہستم۔ ع۔ فقیرم بجرمِ گناہم مگیر ٭

۶۔ تعیّن محل عدد۔ جیسے یکم۔ دوم۔ سوم۔

۷۔ واسطے تانیث کے۔ جیسے خانم۔ بیگم۔

۸۔ نون

نون۔ اوّل کلمہ میں نفی کا فائدہ دیتا ہے۔ جیسے نگفت۔ نگوید۔ اور کبھی اُس کے آخر ہائے مختفی۔ یا یائے مجہول۔ یا الف زیادہ کرکے نہ۔ نے۔ نا کہتے ہیں۔ اور کلام میں مکرر لانے سے فائدہ اثبات کا دیتا ہے ؎ نبرد ند بیش مہمات کس ٭ کہ مقصود حاصل نشد در نفس ٭ اور آخر میں نسبت کے لئے آتا ہے۔ جیسے انجمن۔ درزن۔ اور کبھی زائد۔ جیسے یاداشتن ٭

۹۔ واو

واو تین قسم کا ہوتا ہے۔ معروف۔ مجہول۔ معدولہ۔ معروف وہ کہ جس کے

۱۔ فائدہ۔ اس میم کا ماقبل مضموم ہوتا ہے مگر دوم کا ماقبل کبھی مفتوح بھی آتا ہے

۲۔ فائدہ۔ اہل زبان کے یہاں واو معروف و مجہول کا تلفظ یکساں ہے اسی وجہ سے ایک کا قافیہ دوسرے سے جائز جانتے ہیں سعدی ؎ چو آں تار ساند سیاہی نبود ٭ برد دیر سکیں سیاہ بگور ٭

ماقبل ضمہ کھینچ کر پڑھا جائے۔ جیسے نور۔ مجہول وہ کہ جس کے ماقبل کا ضمہ کھینچ کر نہ پڑھا جائے۔ جیسے گور۔ معدولہ وہ کہ پڑھنے میں نہ آوے۔ جیسے خود۔ خواب۔

واو چند فائدے کے لئے آتا ہے

۱۔ عطف۔ جیسے زید و عمر آمدند۔ ۲۔ تفسیر۔ جیسے زر و طلا۔ واو و انصاف

۳۔ حالیہ ۔ ہ پندار و دلہا بداغ تو ریش + کہ روز بسیں آیدت خیر پیش +

۴۔ ملازمت ۔ ع من و موش و ویرانہ پیر زن +

۵۔ تصغیر۔ جیسے پسرو۔ دخترو۔ ۶۔ نسبت۔ جیسے ہندو۔ ریشو۔

۷۔ زائد۔ اسم میں وقت لانے یائے نسبت کے۔ جیسے دہلوی۔ اور کلمہ دوحرفی میں وقت لانے لفظ مند کے۔ جیسے تنومند۔ برومند۔

۱۰۔ ہائے ہوز

ہ دو قسم پر ہے۔ ملفوظی مختفی۔ ملفوظی وہ کہ جس کی آواز ظاہر ہوتی ہے اور وہ اکثر کلمہ کا جزو ہوتی ہے۔ جیسے کاہ۔ ماہ۔ گواہ۔ گناہ۔ یہ ہ حالت جمع میں بحال رہتی ہے۔ اور حالت تصغیر میں بھی مفتوح ہو کر۔ جیسے گواہاں۔ زرہا۔ زرہک۔
مختفی جو آخر کلمہ میں آتی ہے اور صرف اس کے ماقبل کا فتحہ ظاہر ہوتا ہے اس کی دو قسمیں ہیں۔ اصلی۔ وصلی۔ اصلی وہ جو کلمے کے آخر میں ہو۔ اور اس کا جزو ہو اور اس کے گرنے سے وہ کلمہ مہمل اور بے معنی ہو جاوے۔ جیسے زچہ۔ بچہ۔ سایہ۔ مایہ۔
وصلی وہ کہ کسی فائدے کے واسطے آخر میں زیادہ کرتے ہیں۔

تنبیہ ہائے مختفی خواہ اصلی ہو یا وصلی۔ حالت تصغیر اور الف و نون کی جمع میں اور وقت ملنے یائے مصدری کے کاف سے بدل جاتی ہے بطور اضافت میں ہمزہ سے

جیسے بچگک۔ زیچگک۔ بچگاں۔ زیچگاں۔ بندگی۔ خواجگی۔ جامۂ تن۔ جامۂ من۔ اور الف و ہ کی جمع میں حذف ہو جاتی ہے۔ جیسے جامہ۔ جامہا۔ نامہ۔ نامہا۔

ہائے وصلی چند معنی کے لئے آتی ہے

۱۔ نسبت۔ جیسے پنجہ۔ ماہہ۔ سالہ۔ روزہ۔

۲۔ تشبیہ۔ جیسے پایہ۔ دستہ۔ دندانہ۔ گوشہ۔ زبانہ۔

۳۔ مفعولی۔ جیسے گفتہ۔ رفتہ۔

۴۔ لیاقت۔ جیسے شاہانہ۔

۵۔ تصغیر۔ جیسے غزالہ۔ پسرہ۔ دخترہ۔

۶۔ زائد۔ فعل کے آخر میں۔ جیسے حضرت پیر من چنیں فرمودہ۔ و این نامہ را دمن بخشیدہ۔ اور اسم کے آخر میں جیسے نادرہ۔ ستمگارہ۔ زبانہ۔ نرہ۔ یکسرہ۔

۱۱۔ ی

ی دو قسم پر ہے۔ معروف۔ مجہول۔ معروف جس کے ماقبل کا زیر کھینچ کر پڑھا جائے۔ جیسے سپیدی۔ سیاہی۔ مجہول وہ جس کے ماقبل کا زیر کھینچ کر نہ پڑھا جائے۔ جیسے آمدے (ماضی تمنائی)

یائے معروف چھ معنی کا فائدہ دیتی ہے

۱۔ مصدری۔ اسم صفت کے آخر میں۔ جیسے دلداری۔ دلبری۔ پرستندگی۔

۲۔ خطابی۔ فعل و اسم کے آخر میں۔ جیسے چہ کردی۔ چرا گفتی۔ ہنوز طفلی۔

فائدہ۔ اہل زبان کے یہاں یائے معروف و یائے مجہول کا تلفظ یکساں ہے۔ اسی وجہ سے ایک کا قافیہ دوسرے سے صحیح جانتے ہیں جیسے ۔ نگیری جہاں دست افتادہ کہ خود از کرم ہستیش دادہ۔

۳۔ نسبت: جیسے ہندی۔ رومی۔ ایرانی۔ فارسی۔

۴۔ متکلم۔ جیسے مخدومی۔ کرمی۔ ملاذی۔

۵۔ زائد۔ جیسے قربانی۔ فضولی۔ خلاصی۔ حضوری۔

۶۔ لیاقت۔ آخر مصدر میں۔ جیسے دادنی۔ کشتنی۔ خوردنی۔

یائے مجہول پانچ معنی کے لئے مستعمل ہے

۱۔ وحدت۔ اسم نکرہ کے آخر میں۔ جیسے گلے۔ بلبلے۔ مردے۔ زنے۔

۲۔ توصیفی۔ اسم نکرہ کے آخر میں جیسے ع قدیے نکوکارے نکی پسندہ

۱۔ **فائدہ**۔ جس اسم کے آخر الف ہو اور اس میں یائے مصدری لگا دیں تو ایک ہمزہ زیادہ کر دیں گے جیسے دانا دانائی۔ گویا گویائی۔

۲۔ **فائدہ**۔ اگر اسم منسوب کے آخر ہائے مختفی ہو تو کبھی واؤ سے بدل دیتے ہیں اور کبھی **گاف** سے۔ اور کبھی حذف کر دیتے ہیں۔ جیسے کردئی۔ قلعگی۔ کوفی۔ بصری۔ اور اگر الف ہو تو گرجا دے گا۔ یا واو سے دیں گے۔ جیسے بخاری۔ ہروی۔ اور الفاظ عربیہ کے آخر میں جو الف مقصورہ ہو یا ہمزہ ہو تو اُس کو واو سے بدل دیتے ہیں۔ جیسے مصطفوی۔ مرتضوی۔ بیضاوی۔ سماوی جس اسم کے آخر ی ہو تو اُس کو واو سے بدل دیتے ہیں۔ جیسے دہلوی۔ کبھی ی کے پہلے **الف و نون** زیادہ کرتے ہیں۔ جیسے نورانی۔ حقانی۔ نفسانی۔ ربانی۔ وغیرہ۔ اکثر حروف خلاف قیاس حذف کر دیتے ہیں۔ جیسے بدخشاں سے بدخشی۔ کاشان سے کاشانی وغیرہ۔ مرکبات کی نسبت کریں۔ تو جزو اوّل کی طرف کرتے ہیں۔ جیسے بعلبک سے بعلی۔ کنیت کی طرف منسوب کریں تو اَب۔ اِبن۔ اُم۔ کے لفظ کو دور کر دیتے ہیں۔ جیسے ابو حنیفہ سے حنفی۔ ابن زبیر سے زبیری۔

۳۔ **فائدہ**۔ یائے توصیفی کا استعمال تین طور پر ہوتا ہے۔ اوّلاً یہ کہ موصوف پہلے صفت پیچھے اور ی درمیان صفت و موصوف کے لادیں۔ جیسے طبعے سلیم۔ ذہنے مستقیم۔ دوّم یہ کہ صفت کو پہلے لادیں اور موصوف کا آخر میں ی زیادہ کریں مثلاً بدمردے۔ خوب کسے۔ سوّم یہ کہ صفت پیچھے اور ی اُس کے آخر میں لادیں۔ مثلاً مرد خوب کارے۔ خط زشتے۔ طریقۂ اوّل زیادہ فصیح ہے۔ دوسرا تیسرے سے بہتر ہے۔

۳۔ تنکیر۔ ؎ چو خدمت گزاریت گردد کہن ٭ حقِ سالیانش فراموش مکن ٭
۴۔ زائد۔ محض تاکید کے واسطے ع ۔ ہر یکے را بہر کارے ساختند ٭
۵۔ استمراری و تمنائی۔ جیسے گفتے۔ گفتمے (دیکھو بحث فعل ماضی)۔
فائدہ۔ یائے تنکیر کبھی تعظیم کے لیئے آتی ہے ع گرم دستگیری بجائے رسم ٭ اور کبھی تحقیر کے لیئے ع چہ مردی بود کز زنے کم بود ٭
تنبیہ۔ یائے وحدت و یائے توصیفی و یائے تنکیر اگر بعد ہائے مختفی کے آوے تو ہمزہ سے بدل جاتی ہے ؎ یکم روز بر بندۂ دل بسوخت ٭ کہ می گفت و فرماندہش می فروخت ٭

بحث حروف مرکبہ

۱۔ از۔ اس حرف کا ہمزہ وقت ملنے کسی کلمے کے گر جاتا ہے۔ جیسے کز۔

از آٹھ معنوں میں مستعمل ہے

۱۔ ابتدائیہ۔ جیسے از ہند تا عرب سیر کردم۔
۲۔ تبعیضیہ۔ مثلاً گلے از بوستاں۔ قطرہ از عماں۔
۳۔ بیانیہ۔ مثلاً خاتم از طلا۔ زرہ از آہن۔
۴۔ تعلیلیہ۔ جیسے از فقر و فاقہ بجاں آمدہ۔
۵۔ استعانت۔ مثلاً از خنجر بکشت۔
۶۔ استعلا۔ بمعنی بر۔ جیسے فلاں از نفس خود بخیلی می کند۔
۷۔ ظرفیہ بمعنی در ع اویم از جہل روز گردد تمام ٭
۸۔ زائدہ ؎ نہ از بہر آں می ستانم خراج ٭ کہ زینت کنم بر خود و تخت و تاج ٭

فائدہ۔ از ابتدائیہ کا حذف بھی جائز ہے۔ مثلاً صبح تا شام مصروف بکار بودم۔

۲۔ با چند معنی کے لیے مستعمل ہے

۱۔معیّت جیسے ع فرستاد با او بسے مال و گنج +

۲۔ظرفیت ع دریں گیر دنیا ز و ناز ِ ما با حسن دوست +

۳۔معاوضہ ع فرہاد کوہِ غم را با جاں ہمی فروشد +

۴۔مقابلہ ع با روئے تو آفتاب ہیچ است +

۵۔باوجود ع ۔چو ماہی کہ با جوشن افتد بہ شست +

۳۔ تا چند معنوں میں مستعمل ہے

۱۔ابتدا ۔ ؎ نگر تا گلستانِ معنی شگفت + بر و ہیچ بلبل چنیں خوش نگفت +

۲۔انتہا ۔ ع کہ شنعت بر و تا قیامت بماند +

۳۔شرطیہ ؎ بایام تا بر نیاید بسے + نشاید رسیدن بغورِ کسے +

۴۔تعلیلیہ ع بیا تا دریں شیوہ چالش کنیم +

۵۔ واسطے تاکید کے بمعنی ہرگز و التبہ ع اَلا تا نداری ز کشتنش باک +

۶۔بمعنی عدد ۔ جیسے ہفتاد تا ۔

۴۔را ۔ پانچ فائدے کے لیے آتا ہے

۱۔علامت مفعول ۔جیسے زید را زدم ۔

۲۔ علامت اضافت ؎ مرا چوں بود دامن از جرم پاک + نیاید ز خبث بد اندیش باک +

۳۔بمعنی برائے ۔جیسے خدا را ۔

۴۔بمعنی از ۔ جیسے ؎ قضا را من و پیرے از فاریاب + رسیدیم در خاک مغرب بر آب +

۵۔زائد ۔ بعد آنہ و برائے وغیرہ کے ع یکے از دوستانِ مخلص را +

۵۔حروفِ جارّہ وہ ہیں کہ معنی فعل کو اسم تک پہونچاتے ہیں۔ جس اسم پر وہ داخل ہوتے ہیں اُس کو مجرور کہتے ہیں وہ گیارہ ہیں۔ از۔ با۔ بَ۔ تا۔ برائے۔ بہر۔ بُے۔ دَر۔ اندر۔ بر۔ رَا بمعنی برائے۔ جیسے بخانہ درآمدم۔ براسپ سوار شدم۔ وغیرہ۔

۶۔حرفِ عطف وہ ہیں کہ دو کلموں یا دو جملوں کو ایک حکم میں شامل کرتے ہیں حروفِ عطف سے پہلے کو معطوف علیہ اور پیچھے کو معطوف کہتے ہیں اور وہ یہ ہیں۔ و۔ نہ۔ پس۔ سپس۔ دگر۔ دیگر۔ ہم۔ نیز۔ کاف بمعنی واو۔ علاوہ ان کے اگرچہ۔ ارچہ۔ باوجود۔ ہرچند۔ بھی اتصال اور عطف کا فائدہ دیتے ہیں۔

۷۔حروفِ تردید (یہ بھی حروفِ عطف ہیں) وہ ہیں جن کے آنے سے معطوف علیہ اور معطوف میں سے ایک غیر معین مُراد ہو وہ چار ہیں۔ یا۔ خواہ۔ اگر۔ کاف بمعنی یا۔ جیسے زید آمد یا عمرو۔ سبق بخواں۔ خواہ کتاب بنویس۔

۸۔بل و بلکہ و کاف بمعنی بلکہ یہ بھی حروف عطف ہیں کبھی اضراب کا فائدہ دیتے ہیں یعنی ایک حکم سے اعراض و انکار کرکے دوسرے کی طرف انتقال کرنا اور کبھی ترقی کا اضراب غیر جنسوں میں ہوتا ہے۔ اور ترقی دو ہمجنسوں میں مثال اوّل ؎ نہ سگ دامنِ کاروانی دریدہ

فائدہ۔ معطوف علیہ کبھی اسم ہوتے ہیں کبھی فعل کبھی جملہ۔ جیسے احمد و محمود آمدند۔ احمد آمد و رفت۔ احمد آمد و محمود رفت

۱۔توضیح۔ واو چیزوں کے اجتماع کے لیئے آتا ہے۔ پس۔ سپس۔ دیگر۔ دگر۔ اکثر ترتیب کے لیئے آتے ہیں نیز و ہم مفعول کے لیئے۔ ہم کے لیئے تکرار ضرور ہے۔ مثلاً احمد و محمود آمدند۔ احمد آمد پس محمود۔ زید آمد نیز محمود۔ ہم احمد آمد ہم محمود۔

۲۔توضیح۔ یا اکثر دو میں سے ایک امر کے ہونے کو منع کرتا ہے۔ اور کبھی اُس کے بعد ایک اور جملہ آتا ہے کبھی شک کے موقع پر لاتے ہیں خواہ دو جملوں پر او رمکرر آتا ہے۔ اس کا نتیجہ بھی ضرور ہوتا ہے مقدم ہو یا موخر۔ اگر بمعنی خواہ آتا ہے مثلاً احمد آید یا نہ آید من می روم ؎ اگر ہوشمند است وگر بے خرد۔ غم او مخور کو غم خود خورد۔

کہ دہقان نادان کہ سگ پرورید ۂ مثالِ دُوم ۵ نہ دل دامن دلستاں می کشد ٭ کہ مہرش گریباں جاں می کشد ٭

۹ حروفِ شرطیہ۔ اگر۔ گر۔ وگر۔ ار۔ ور۔ ہرگاہ۔ ہرگہ۔ چوں۔ چو۔ یہ حروف دو جملوں میں داخل ہوتے ہیں۔ اوّل کو شرط۔ دوسرے کو جزا کہتے ہیں۔

۱۰ حروفِ علت۔ چہ۔ کہ۔ زیراکہ۔ زیراچہ۔ چراکہ۔ لہذا۔ ار۔ حروف علّت ہیں مثلاً بیروں نمی روم کہ آفتاب گرم است جملۂ اوّل معلول اور جملۂ ثانی علت ہے۔

۱۱ حروف استثنا۔ الا۔ مگر۔ غیر۔ سوائے۔ جز۔ دون۔ ورائے۔ ماورائے۔ ماسوائے حروف استثنا ہیں۔

استثنا جماعت میں سے ایک چیز کے نکالنے کو کہتے ہیں جس سے کوئی چیز نکالی جاوے اُس کو مستثنیٰ منہ کہتے ہیں۔ اور جو چیز نکالی جاوے اُس کو مستثنیٰ۔ استثنا کی دُو قسمیں ہیں۔

توضیح۔ ار۔ اگر کا مخفف ہے۔ ور۔ وگر۔ کا یہ پانچوں معاملۂ مشکوک پر آتے ہیں۔ اور چو۔ چوں۔ امور یقینی پر۔ جیسے اگر حقی مردی ع نماند کسے چوں سکندر نماند ٭

۱۔ **فائدہ۔** شرط کے لیئے زمانۂ استقبال لازم ہے۔ لہذا شرط و جزا سے کوئی صیغہ ماضی ہو تو وہ بھی بمعنی مستقبل ہو جائے گا۔ جب ماضی تمنائی پر حرف شرط آتا ہے تو مثبت کو منفی اور منفی کو مثبت کر دیتا ہے۔ جیسے ۵ گر بسخن کار میسر شدے ٭ کار نظامی بہ فلک بر شدے ٭

۲۔ **فائدہ۔** اکثر معلول مقدم اور علت موخر آتی ہے۔ جیسا کہ کتاب کی مثال سے ظاہر ہے۔ کبھی اس کے برعکس۔ جیسے موسم تابستاں بود ازیں سبب در سفر تامل کردم۔

۳۔ **فائدہ۔** الّا جز مضاف نہیں ہوتے کیونکہ حرف ہیں باقی اور ہوتے ہیں۔ مستثنیٰ مستثنیٰ منہ سے مقدم آتا ہے مثلاً جز شما ہمہ بودند۔ اور مستثنیٰ منہ کبھی مذکور رہتا ہے کبھی محذوف مثلاً ع حیف باشد کہ جز نکو گوید۔

متصل۔ جس میں مستثنیٰ منہ اور مستثنیٰ ایک ہی جنس سے ہوں۔ جیسے فوج آمد مگر سپہ سالار۔ **منقطع** جس میں دونوں ایک جنس کے نہ ہوں۔ جیسے بادشاہ خلعت بخشید مگر جاگیر۔

۱۲۔ حرفِ استدراک۔ لاکن حرف استدراک ہے یعنی اس سے کلام سابق کا شبہ اُٹھ جاتا ہے۔ اسی سے لیکن۔ لیک۔ اور ولیکن۔ ولیک۔ ولے۔ بنے ہیں یہ سب بھی بمعنی لاکن آتے ہیں۔ جیسے زید از سفرِ حجاز باز آمد لیکن اسبابش ہنوز نہ رسید۔

۱۳۔ حروفِ ندا۔ اے۔ یا۔ اسم کے اوّل میں آتے ہیں اور الف آخر میں جیسے اے زید بیا۔ یہ حروف جب اسم پر داخل ہوتے ہیں اُس کو منادیٰ کہتے ہیں۔ اُس کے بعد ایک جملہ ہوتا ہے جس کو جوابِ ندا کہتے ہیں۔

۱۴۔ حروفِ ندبہ۔ جو اظہارِ حسرت و افسوس و غم کے لیئے آتے ہیں۔ وہ الف ہے آخر اسم میں اور وا اوّل میں۔ جیسے دریغا۔ حسرتا۔ وا زیدا۔ وا مصیبتا۔

توضیح اے نظم و نثر دونوں میں آتاہے ع توانم من اے نامور شہریار + یا وآیا منادے کے اوّل میں عربی و فارسی دونوں میں آتے ہیں۔ الف اسما و القاب وغیرہ کے آخر میں آتا ہے۔ مثلاً سعدیا۔ حافظا۔

۱۔ فائدہ۔ حرفِ ندا معرفہ پر آتا ہے۔ یا ایسے نکرہ پر کہ جب کوئی اُس سے پکارے وہ سمجھ جائے کہ متکلم مجھے پکارتا ہے۔ مثلاً اے درویش باز گرد کہ بہ سختی بمیری۔

۲۔ فائدہ۔ کبھی ایسی چیزوں کو منادیٰ کرتے ہیں جو قابلِ ندا نہیں۔ جیسے صبا۔ نسیم۔ دل۔ نفس وغیرہ ع اے دل بکام خویش جہاں را تو دیدہ گیر ع اے نفس اگر بدیدۂ تحقیق بنگری + کبھی منادیٰ محذوف ہوتا ہے۔ ع۔ اے در بقائے عمر تو خیرِ جہانیاں + یعنی اے ممدوح۔ بول چال میں اکثر حرفِ ندا کو حذف کر دیتے ہیں۔ جیسے جناب استاد چہ می فرمایند۔ اکثر نظم وغیرہ میں حرفِ ندا محذوف ہوتا ہے ع سعدی تو نیز زیں قفسِ تنگ نائے دہر + یعنی اے سعدی۔

۱۵۔ حروفِ استفہام۔ آیا۔ ہر قسم کے استفہام کے لئے۔ اور ہر چیز کے لیئے۔ چہ۔ چیست۔ کدام۔ کدامیں۔ اور ہر شخص کے لیئے۔ کہ۔ کیست۔ چہ کس۔ کدام کدامیں۔ اور مکان کے لیئے۔ کجا۔ کو۔ اور زمان کے لیئے۔ کے۔ اور کیفیت حال کے لیئے۔ چون۔ چگونہ چسان۔ اور سبب کے لیئے چون۔ چرا۔ اور عدد کے لیئے۔ چند۔ جیسے آیا زید آمدہ است در دست چہ داری۔ کدامیں جامہ دریدی۔ چہ کسی۔ کجا رفتی۔ کے آمدی۔ ایں کار چسان (چگونہ) کنم۔ چند درم بدست داری۔

۱۶۔ حروفِ اتصاف۔ ناک۔ گیں۔ آگیں ہے۔ جیسے دردناک۔ غمگیں۔ مشک آگیں۔

۱۷۔ حروفِ فاعلیت۔ گر۔ گار۔ آں۔ آر ہے۔ اسم یا فعل کے آخر میں۔ جیسے زرگر۔ ستمگار۔ باراں۔ پرستار۔

۱۸۔ حروفِ خداوندی۔ مند۔ ور ہے۔ جیسے دردمند۔ سخنور۔ دادور۔

۱۹۔ حروفِ محافظت۔ بان ہے اسم کے آخر میں جیسے فیلبان۔ دربان۔ مہربان۔ باغبان۔ ساربان۔ ترکی کا حرفِ محافظت چی بھی فارسی میں مستعمل ہے۔ مثلاً خزانچی۔ مشعلچی۔

۲۰۔ کلماتِ معنی رنگ۔ وام۔ فام۔ گوں۔ گونہ۔ ہے اسم کے آخر میں۔ جیسے سیہ فام۔ میگوں۔ گلگونہ۔

۱۔ فائدہ۔ چند دو قسم کا ہے۔ استفہامیہ۔ خبریہ۔ استفہامیہ عدد کے استفہام کے لیئے آتا ہے۔ جیسے ترا اشاہرہ چنداست خبریہ مثل چندیں۔ چندانے کہ بمعنی کثرت آتا ہے۔ مثل "ناچار بخلاف رائے مربی قدمے چند برفتمے"۔ چندیں روزگار کجا بودی "چندانے ازیں مالیخولیا فرو گفت"۔ چند کبھی تعداد کے اجمال کے لیئے آتا ہے۔ مگر نون کے اندر اس وقت اس کو اسم کنایہ کہتے ہیں ؎ من وچند سالوک صحرانورد + بر فقیم قاصد بدیدار مرد +

۲۔ فائدہ۔ کبھی ز کے واو کو ساکن اور ماقبل کو متحرک کر دیتے ہیں۔ جیسے گنجور۔ مزدور۔ رنجور۔

۲۱۔ شرکت کے لیئے۔ ہم۔ جیسے ہمسبق۔ ہمرکاب۔ ترکی کا حرف شرکت (تاش) بھی فارسی میں آتا ہے۔ جیسے ع من و تو ہر دو خواجہ تاشانیم +

۲۲۔ حروف تنبیہ۔ الا۔ ہان۔ ہین جملے کے بیشتر آتے ہیں۔ مثلاً الا تا بغفلت نخسپی کہ نوم + حرام ست بر چشم سالار قوم +

۲۳۔ لیاقت کے لیئے۔ وار۔ گان۔ ویائے معروف ہے۔ جیسے شاہوار۔ خروار۔ شایگان۔ رایگان۔ دادنی۔ کشتنی۔

۲۴۔ تحسین کے لیئے۔ زہ۔ زہے۔ خہ۔ خہے۔ مرحبا۔ حبذا۔ شاباش۔ واہ وا۔ مستعمل ہیں۔ ع زہے ملک و دولت بروے تو باز +

۲۵۔ تعجب کے لیئے۔ چہ۔ چہا۔ اللہ اللہ۔ سبحان اللہ ع اللہ اللہ چہ جائے ایں سخن است +

۲۶۔ تمنا کے لیئے۔ کاش۔ کاشکے۔ (دیکھو بحث ماضی تمنائی)

۲۷۔ ایجاب کے لیئے۔ آرے۔ بلے۔

۲۸۔ نفی کے لیئے۔ بے۔ نے۔ نہ۔ نا۔

توضیح۔ شاباش اصل میں شاد باش تھا (حقا شاباش عجب کار کردی)

۱۔ فائدہ۔ عربی کا حرف ایجاب نعم بھی فارسی میں مستعمل ہے۔ اور ہاں ہندی کا بھی فارسی میں آجاتا ہے جیسے ع چو گفتم مرا ہی کشتی اے صنم + بلے گفت ہاں گفت آرے نعم +

۲۔ فائدہ۔ بے ہمیشہ اسم پر آتا ہے کبھی نفی کا فائدہ دیتا ہے۔ کبھی اس اسم کو اسم صفت بنا دیتا ہے۔ مثلاً بے مہمان طعام نمی خورم۔ احمد بے شعور است۔ نے۔ جملے پر آتا ہے ع نے تاب وصل دارم نے طاقت جدائی نہ فعل پر آتا ہے نا۔ اکثر صفت کی نفی کرتا ہے۔ مثلاً نابالغ۔

۳۔ فائدہ۔ بے اور نا میں یہ فرق ہے کہ بے اکثر اسم ذات پر آتا ہے۔ جیسے بے علم۔ بے شعور وغیرہ اور نا اسم صفت پر۔ مثلاً نابالغ وغیرہ۔ بہت سی لفظیں اس قاعدے کے خلاف بھی مستعمل ہیں جیسے ناامید۔ نامراد۔ ناکام وغیرہ۔

۲۹۔ **کلماتِ ظرفیت**۔ لاخ۔ زار۔ سار۔ ستان۔ دان۔ کدہ۔ بار۔ وند۔ گاہ۔ اسم کے آخر میں آتے ہیں۔ اُن میں سے اوّل کے تین فائدہ کثرت کا بھی دیتے ہیں۔ جیسے سنگلاخ۔ گلزار۔ شاخسار۔ کوہسار۔ گلستاں۔ زمستاں۔ نمکداں۔ بُت کدہ۔ زنگبار۔ آوند۔ بارگاہ۔ (آوند اصل میں آب وند تھا)

۳۰۔ **کلماتِ تشبیہ**۔ چو۔ ہمچو۔ ہمچناں۔ ہمچنیں۔ چنانچہ۔ مثل۔ مانند۔ وار۔ آسا۔ مان۔ آنہ۔ ساں۔ وان۔ ویس۔ وش۔ فش۔ وند۔ آوند۔ ہائے مختفی کلمات تشبیہ ہیں۔ جیسے خواجہ وار۔ شیر آسا۔ مہان۔ آسمان۔ دلیرانہ۔ کعبہ ساں۔ برگستوان۔ جورویس۔ ماہ وش۔ ماہ فش۔ خداوند۔ خویشاوند۔ پایہ ودستہ۔

تشبیہ۔ ایک چیز کو دوسرے کے ساتھ مشابہت دینا و مانند کرنا۔ اُس کے لیے چار چیزوں کا ہونا ضروری ہے۔ ایک مُشبّہ جس کو مشابہت دیتے ہیں۔ دوم مُشبّہ بہ جس کے ساتھ مشابہت دی جاتی ہے سوم **وجہ شبہ** یعنی وہ معنیٰ مشترک جس وجہ سے مشابہت دیتے ہیں۔ چہارم **حرف تشبیہ**۔ جیسے روئش ہمچو ماہ است میں رو مشبّہ۔ اور ماہ مشبّہ بہ ہے۔ اور ہمچو حرف تشبیہ اور اُس کی درخشندگی و حسن وجہ شبہ۔

۳۱۔ **حرف نسبت**۔ ین۔ ینہ۔ ہ۔ یائے معروف۔ گان۔ آنہ۔ نون۔ ان۔ شن۔ اک۔ ویہ حروف نسبت ہیں۔ جیسے سیمیں وزریں۔ دیرینہ ودوشنبہ پنجہ ودستہ۔ ترکی وردمی۔ دوگاں۔ سالانہ وکاشانہ۔ انجمن۔ ایران د توراں۔ جوشن وگلشن۔ مغاک وپوشاک۔ سیبویہ۔

---

۵۱ سعدی سع چہ قدر آورد بندۂ حور دیس؛

خاتمہ در معانی مصادر و طرق استعمال آنہا مشتمل بر دو فصل

فصل اوّل دربیان معانی مصادر

تنبیہ۔ جن مصادر کے آخر یدن ہے وہ دو طرح پر ہیں۔ اوّل یہ کہ اُس کی اصل وضع میں یدن واقع ہو۔ جیسے پریدن۔ رسیدن۔ خریدن۔ اُس کو مصدر اصلی کہتے ہیں۔ دوّم یہ کہ مصدر اصلی کے صیغۂ امر سے باضافۂ یدن بنالیا ہو اُس کو مصدر فرعی کہتے ہیں۔ جیسے دوختن کے صیغۂ امر۔ دوز سے دوزیدن۔ آمیختن کے صیغۂ امر آمیز سے آمیزیدن وغیرہ۔ جو معنی مصدر اصلی کے ہوتے ہیں وہی فرعی کے۔ اور صیغۂ مضارع وامر ونہی واسم فاعل وصیغۂ حالیہ بھی دونوں مصدروں کے یکساں ہوتے ہیں۔ جیسے دوختن و دوزیدن سے دوز۔ بدوز۔ مدوز۔ دوزندہ۔ دوزاں۔ البتہ ماضی ومستقبل واسم مفعول دونوں کے مختلف آتے ہیں۔ جیسے دوختن سے دوخت۔ خواہد دوخت۔ دوختہ۔ اور دوزیدن سے دوزید۔ خواہد دوزید۔ دوزیدہ۔

فائدہ:۔ مصدر باعتبار اپنے فعل کے لازمی ومتعدّی ومعروف ومجہول کہلاتا ہے اُن کی تعریف آغاز رسالہ میں بیان ہوئی جس وقت چاہیں کہ لازمی کو متعدی یا متعدی بیک مفعول کو متعدّی بدو مفعول بنادیں تو صیغۂ امر کے آخر میں انیدن زیادہ کریں گے جیسے پریدن سے پرانیدن۔ فرمودن سے فرمانیدن۔ دریدن سے درانیدن۔

فائدہ۔ مصدر مجہول اکثر اسم مفعول پر شدن بڑھانے سے بن جاتا ہے۔ جیسے گفتہ شدن۔ کشتہ شدن۔ اور کبھی خود مصدر معروف مجہول کا فائدہ دیتا ہے جیسے **ع**
بجاں بر دِ خود ہرکسے گشت شاد * کس از کشتنِ کس نیاورد یاد * اے کشتہ شدن کس

الف

مصدر اصلی	مصدر فرعی	معنی	حاصل مصدر	مضارع	طریق تعدیہ
آختن		تلوار کھینچنا		مقتضب ہے[1]	
آراستن	آرائیدن	سنوارنا	آرائش	آراید	
آرامیدن[2]		آرام کرنا۔ آرام دینا	آرام۔ آرامش	آرامد	
ارزیدن		لائق ہونا۔ بکنا	ارزش	ارزد	
آزردن آزاردن	آزاریدن	آزردہ کرنا آزردہ ہونا	آزار۔ آزردگی	آزارد	
آزمودن	آزمائیدن	آزمانا	آزمائش	آزماید	
استادن		کھڑا ہونا۔ ٹھہرنا	استادگی	اِستد	
آسودن	آسائیدن	آرام پانا۔	آسائش۔ آسودگی	آساید	
آشامیدن		پینا	آشام	آشامد	
آشفتن	آشوبیدن	پریشان کرنا پریشان ہونا فریفتہ ہونا	آشوب آشفتگی	آشوبد	
آغازیدن		شروع ہونا	آغاز	آغازد	
آغشتن		آلودہ ہونا		مقتضب ہے	

[1] یعنی مضارع وامرونہی واسم فاعل نہیں آتے۔

[2] آرامیدن اور اُس کے مشتقات بہ تخفیف الف بھی مستعمل ہیں یعنی آرمیدن وغیرہ۔

فائدہ۔ باب الالف کے اکثر مصادر بحذف الف بھی مستعمل ہیں مثلاً فتادن۔ فشردن۔

مصدر اصلی	مصدر فرعی	معنی	حاصل مصدر	مضارع	طریق تعدیہ
افتادن		گر پڑنا	افتاد	افتد	
افراختن	افرازیدن	بلند کرنا	افرازش۔ افراز	افرازد	
افراشتن		بلند کرنا		افرازد	
افروختن	افروزیدن	روشن کرنا	افروزش	افروزد	افروزانیدن
آفریدن		پیدا کرنا	آفرینش	آفریند	
افزودن	افزائیدن	زیادہ ہونا۔ زیادہ کرنا	افزایش۔ افزود	افزاید	
افسردن		ٹھٹھرنا	افسردگی	افسرد	
افشاندن		جھاڑنا	افشاں	افشاند	
افشردن افشاردن		نچوڑنا	افشار	افشارد	افشرانیدن
افگندن		ڈالنا	افگندگی	افگند	
آگندن		بھرنا	آگندگی	مقتضب ہے	
آلودن	آلائیدن	آلودہ ہونا۔ آلودہ کرنا	آلایش	آلاید	
آماسیدن		سوجنا	آماس	آماسد	
آمدن		آنا	آمد	آید	
آمرزیدن		بخشنا	آمرزش	آمرزد	آمرزانیدن
آموختن	آموزیدن	سیکھنا۔ سکھانا	آموزش	آموزد	آموزانیدن
آمودن	آمائیدن۔ آمادن	بھرنا	آمایش	آماید	

مصدر اصلی	مصدر فرعی	معنی	حاصل مصدر	مضارع	طریق تعدیہ
آمیختن	آمیزیدن	ملنا۔ ملانا	آمیزش	آمیزد	
انباشتن[۵۱]	انباریدن	پاٹنا۔ ڈھیر کرنا	انبار	انبارد	
انجامیدن		تمام ہونا	انجام	انجامد	
انداختن	اندازیدن	ڈالنا	انداز۔ اندازہ	اندازد	
اندوختن	اندوزیدن	جمع کرنا	اندوزش	اندوزد	اندوزانیدن
اندودن	اندائیدن	لیپنا۔ ملمع کرنا		انداید	
اندیشیدن		سوچنا	اندیشہ	اندیشد	
انگاشتن[۵۲]	انگاریدن۔ انگاردن	معلوم کرنا	انگار	انگارد	
انگیختن	انگیزیدن	اٹھانا	انگیز۔ انگیزش	انگیزد	انگیزانیدن
آوردن		لانا	آورد	آورد	
آویختن	آویزیدن	لٹکنا۔ لٹکانا	آویزش۔ آویزہ	آویزد	آویزانیدن
آہیختن		نکلنا۔ تلوار کھینچنا		مقتضب ہے	

ب

مصدر اصلی	مصدر فرعی	معنی	حاصل مصدر	مضارع	طریق تعدیہ
باختن	بازیدن	ہارنا۔ کھیلنا	باخت۔ بازی	بازد	
باریدن		برسنا۔ برسانا	بارش۔ باریدگی	بارد	
بافتن	بافیدن	بننا	بافت	بافد	

۵۱ انباشتن بائے موحدہ و بائے فارسی دونوں سے آتا ہے۔

۵۲ انگاشتن کو کاف فارسی سے پڑھنا غلط ہے۔

مصدر اصلی	مصدر فرعی	معنی	حاصل مصدر	مضارع	طریق تعدیه
بالیدن		جسم کا بڑھنا۔ زیادہ ہونا	بالش۔ بالیدگی	بالد	
بایستن		چاہنا	بایست	باید	
بخشودن	بخشائیدن	بخشنا	بخشائش	بخشاید	
بخشیدن		بخشنا	بخشش	بخشد	
بُردن		لے جانا	بُرد	بَرد	
بِرِشتن		بھوننا	بِرِشت	بِرِید	بریانیدن
بُریدن		کاٹنا	بُرش۔ بُرید	بُرد	
بَستن		باندھنا۔ بند کرنا	بندش، بندوبست	بندد	
بُودن		ہونا۔ رہنا	بود۔ باش	باشد۔ بُوَد	
بوسیدن		چومنا	بوسه	بوسد	
بیختن		چھاننا	بیزش	بیزد	بیزانیدن
بوئیدن		سونگھنا	بُوے	بوید	بویانیدن

پ

مصدر اصلی	مصدر فرعی	معنی	حاصل مصدر	مضارع	طریق تعدیه
پاشیدن		چھڑکنا	پاشش	پاشد	
پالودن	پالائیدن	صاف کرنا	پالائش	پالاید	
پائیدن		ٹھہرنا	پایندگی	پاید	
پختن	پزیدن	پکنا۔ پکانا	پُخت۔ پز	پزد	
پذیرفتن		قبول کرنا	پذیرائی	پذیرد	

مصدر اصلی	مصدر فرعی	معنی	حاصل مصدر	مضارع	طریق تعدیہ
پرداختن	پردازیدن	خالی کرنا۔ مشغول ہونا۔ سنوارنا	پرداخت	پردازد	
پرستیدن		پوجنا	پرستش	پرستد	
پُرسیدن		پوچھنا	پُرسش	پُرسد	
پروردن		پالنا	پرورش	پرورد	پرورانیدن
پرہیزیدن		پرہیز کرنا	پرہیز	پرہیزد	
پریدن [۵۱]		اُڑنا		پرد	پرانیدن
پژمردن	پژمریدن	کمھلانا	پژمردگی	پژمرد	
پژوہیدن		فکر کرنا	پژوہش	پژوہد	
پسندیدن		پسند کرنا	پسند	پسندد	
پنداشتن	پنداریدن	معلوم کرنا	پندار، پنداشت	پندارد	
پوسیدن [۵۲]		کہنہ ہونا کپڑے وغیرہ کا	پوسیدگی	پوسد	
پوشیدن		پہننا۔ چھپانا	پوشش، پوشاک	پوشد	پوشانیدن
پوییدن		دوڑنا	پویہ	پوید	پویانیدن
پیچیدن		لپٹنا۔ لپیٹنا	پیچ، پیچش	پیچد	پیچانیدن
پیراستن	پیراییدن	سنوارنا	پیرایش	پیراید	
پیمودن	پیماییدن	ناپنا	پیمایش	پیماید	
پیوستن	پیوندیدن	ملنا۔ ملانا	پیوند	پیوندد	

۵۱ پریدن مشتق پاسیدن ہے ۵۲ پوسیدن اصل میں باسعفا ہی ہے۔ بائے موحدہ سے پڑھنا نہ چاہیئے۔

مصدر اصلی	مصدر فرعی	معنی	حاصل مصدر	مضارع	طریق تعدیہ
		ت			
تاختن	تازیدن	دوڑنا۔ دوڑانا	تاخت۔ تاز	تازد	
تافتن ۱	تابیدن	چمکنا۔ گرم ہونا۔ مڑنا	تاب۔ تابش	تابد	
تراشیدن		کاٹنا۔ چھیلنا	تراش	تراشد	
تراویدن ۲		ٹپکنا	تراوش	تراود	
ترسیدن		ڈرنا	ترس	ترسد	ترسانیدن
ترکیدن ۳		شق ہونا		ترکد	
تفتیدن		گرم ہونا		تفتد	
تفسیدن		گرم ہونا		تفسد	
تنیدن		تننا	تنش	تند	
توانستن		طاقت رکھنا۔ ممکن ہونا	توانائی	تواند	
توختن	توزیدن	جمع کرنا	توز	توزد	
		ج			
جستن	جوئیدن	ڈھونڈھنا	جستجو	جوید	جویانیدن
جستن	جہیدن	کودنا	جست	جہد	جہانیدن
جنبیدن		ہلنا	جنبش	جنبد	جنبانیدن

۱ تفتن۔ تافتن کا مخفف ہے۔ ۲ تراویدن بائے موحدہ سے بھی آیا ہے یعنی ترابیدن۔

۳ ترکیدن، قاف سے بھی آتا ہے یعنی ترقیدن۔

مصدر اصلی	مصدر فرعی	معنی	حاصل مصدر	مضارع	طریق تعدیہ
جوشیدن		اُبلنا	جوش۔ جوشش	جوشد	جوشانیدن
			چ		
چربیدن		غالب ہونا	چرب	چربد	
چریدن		چرنا	چرا۔ چرش	چرد	چرانیدن
چسپیدن		لپٹنا	چسپیدگی۔ چسپ	چسپد	چسپانیدن
چشیدن		چکھنا	چاشنی	چشد	چشانیدن
چکیدن		ٹپکنا	چکش۔ چکیدگی	چکد	چکانیدن
چمیدن		ٹہلنا۔ لچکنا۔ جھکنا	چم۔ چمیدگی	چمد	چمانیدن
چیدن		چُننا	چین	چیند	
			خ		
خاریدن		کھجلانا	خارش	خارد	
خاستن	خیزیدن	اُٹھنا	خیز	خیزد	
خائیدن		چبانا	خاید	خاید	خایانیدن
خراشیدن		چھیلنا	خراش	خراشد	
خرامیدن		ٹہلنا۔ لچکنا۔ جھکنا	خرام۔ خرامش	خرامد	
خروشیدن		شور کرنا	خروش	خروشد	خروشانیدن
خریدن		مول لینا	خرید	خرد	
خزیدن		گھسنا	خزش	خزد	

مصدر اصلی	مصدر فرعی	معنی	حاصل مصدر	مضارع	طریق تعدیہ
خستن		زخمی ہونا۔ زخمی کرنا	خستگی	مقتضب ہے	
خفتن	خسپیدن	سونا	خفت	خسپد	خسپائیدن
خلیدن		چبھنا	خلش	خلد	خلانیدن
خموشیدن[۵]		چپ رہنا	خموشی	خموشد	خموشانیدن
خمیدن		جھکنا	خم۔ خمیدگی	خمد	خمانیدن
خندیدن		ہنسنا	خندہ۔ خند	خندد	خندانیدن
خوابیدن		سونا	خواب	خوابد	خوابانیدن
خواستن	خواہیدن	چاہنا	خواہش۔ خواست	خواہد	
خواندن		پڑھنا۔ بلانا	خواند	خواند	
خوردن		کھانا	خورد۔ خورش خور۔ خوراک	خورد	خورانیدن
خوشیدن		سوکھنا		خوشد	
خیسیدن		تر ہونا		خیسد	خیسانیدن
			د		
دادن		دینا	داد۔ دہش	دہد	دہانیدن
داشتن	داریدن	رکھنا	داشت	دارد	
دانستن		جاننا	دانش۔ دانائی	داند	
درخشیدن		چمکنا	درخش	درخشد	درخشانیدن

۵؎ خاموشیدن بزیادت الف بھی آتا ہے ۱۲۰

مصدر اصلی	مصدر فرعی	معنی	حاصل مصدر	مضارع	طریق تعدیہ
درودن		کاٹنا	درود	دِرَود	
دریدن		پھاڑنا	دَرِش	دَرَد	درانیدن
دزدیدن		چورانا	دُزدی	دُزدد	
دمیدن		پھونکنا . اوگنا	دَم . دمیدگی	دَمد	دمانیدن
دوختن	دوزیدن	سینا	دوخت . دوز	دوزد	دوزانیدن
دوشیدن		دوہنا	دوشش	دوشد	دوشانیدن
دویدن		دوڑنا	دَوا دوِش	دَوَد	دوانیدن
دیدن		دیکھنا	دید بینش بینائی	بیند	
			ر		
راندن		ہانکنا		راند	
ربودن	ربائیدن	اوچک لے جانا	ربودگی ربایش	رُباید	
رخشیدن		چمکنا	رخش	رخشد	رخشانیدن
رزیدن		رنگنا		رزد	
رُستن	روئیدن	اوگنا	روئیدگی	روید	
رَستن	رہیدن	چھوٹنا	رہائی	رہد	رہانیدن
رسیدن		پہونچنا	رسائی . رسید	رسد	رسانیدن
رشتن		کاتنا		مقتضب ہے	
رفتن		جانا . چلنا	روش . رفتار	رود	

مصدر اصلی	مصدر فرعی	معنی	حاصل مصدر	مضارع	طریق تعدیہ
رُفتن	روبیدن	جھاڑو دینا	رُوب	رُوبد	رُوبانیدن
رمیدن		بھاگنا	رَم۔رمیدگی	رَمد	رمانیدن
رنجیدن		آزردہ ہونا	رنج۔رنجش	رنجد	رنجانیدن
ریختن	ریزیدن	گرانا۔گرنا۔ٹپکنا۔ٹپکانا	ریزش	ریزد	
ریسیدن		کاتنا	ریسش	ریسد	
		ز			
زادن	زائیدن	جننا	زائیدگی	زاید	
زاریدن		رونا	زاری۔زارش	زارد	
زدن		مارنا	زد	زند	
زدودن	زدائیدن	صیقل کرنا	زدائش	زدائد	
زیستن		جینا	زیست۔زندگی	زید	
		ژ			
ژولیدن		پریشان ہونا۔پریشان کرنا	ژولیدگی	ژولد	
		س			
ساختن		بنانا۔موافقت کرنا	ساخت۔سازش	سازد	
سائیدن		پیسنا	سائیدگی	ساید	
سپردن		سونپنا	سپارش[1]	سپارد	

[1] سپارش ف سے بھی مستعمل ہے یعنی سفارش۔

مصدر اصلی	مصدر فرعی	معنی	حاصل مصدر	مضارع	طریق تعدیہ
سپوختن	سپوزیدن	چبھونا۔ نکالنا	سپوزش	سپوزد	سپوزانیدن
ستاندن	ستانیدن	لینا		ستاند	
ستائیدن[۱]		سراہنا تعریف کرنا	ستایش	ستاید	
ستدن		لینا	ستد	مقتضب ہے	
ستردن		مونڈنا بال کا	ستردگی	سترد	
ستودن	ستائیدن	تعریف کرنا	ستایش	ستاید	
ستیزیدن		لڑنا	ستیز۔ ستیزہ	ستیزد	ستیزانیدن
سرودن	سرائیدن	گانا	سرود	سراید	
سرشتن		گوندھنا	سرشت	سرشید	
سزیدن		لائق ہونا	سزا	سزد	
سفتن[۲]		پرونا	سفت	سفتد	
سگالیدن		اندیشہ کرنا	سگالش	سگالد	
سنجیدن		تولنا	سنج۔ سنجش	سنجد	
سوختن	سوزیدن	جلنا۔ جلانا	سوز۔ سوزش۔ سوخت	سوزد	
سودن	سائیدن	پیسنا۔ گھسنا	سائیدگی	ساید	
		ش			
شایستن		لائق ہونا	شایستگی۔ شایست	شاید	

۱؎ یہ مصدر ستودن کا مصدر فرعی ہے۔ ۲؎ بعض اس کو مقتضب بھی کہتے ہیں۔

مصدر اصلی	مصدر فرعی	معنی	حاصل مصدر	مضارع	طریق تعدیہ
شپلیدن		نچوڑنا سیٹی بجانا		شپلد	شپلانیدن
شتافتن	شتابیدن	دوڑنا	شتاب	شتابد	
شدن		جانا۔ ہونا	شد	شود	
شستن		دھونا	شست و شو	شوید	
شکستن		ٹوٹنا۔ توڑنا	شکست شکن	شکند	
شکیبیدن		صبر کرنا	شکیبائی	شکیبد	
شکوخیدن		ٹھوکر کھانا الف ہونا گھوڑے کا	شکوخ	شکوخد	شکوخانیدن
شکافتن		پھٹنا۔ چیرنا	شکاف	شکافد	
شگفتن		کھلنا	شگفت	شگفد	شگفانیدن
شمردن	شماردن	گننا	شمار	شمارد	
شناختن	شناسیدن	پہچاننا	شناخت شناسائی	شناسد	
شنفتن		سننا		مقتضب ہے	
شنیدن[1]		سننا۔ سونگھنا	شنوائی	شنود	
شوریدن		شور کرنا۔ پریشان ہونا	شورش	شورد	
شیفتن		فریفتہ ہونا		شیبد	
		ط			
طپیدن[2]		تڑپنا	طپش۔ طپاک	طپد	طپانیدن

۱؎ شنودن بھی بمعنی شنیدن آیا ہے اس کا مضارع وہی ہے جو شنیدن کا ہے ۲؎ تپیدن تائے فوقانی سے بھی آتا ہے۔

مصدر اصلی	مصدر فرعی	معنی	حاصل مصدر	مضارع	طریق تعدیہ
طرازیدن		نقش کرنا	طراز۔ طرازش	طرازد	
طلبیدن		طلب کرنا	یہ مصدر جعلی ہے	طلبد	
		غ			
غلطیدن		لوٹنا		غلطد	غلطانیدن
غنودن		اونگھنا	غنودگی	غنود	
		ف			
فرستادن		بھیجنا	فرست	فرستد[۱]	
فرسودن	فرسائیدن	گھِسنا	فرسودگی	فرساید	
فرمودن	فرمائیدن	فرمانا۔ حکم دینا	فرمائش۔ فرمان	فرماید	فرمانیدن
فروختن	فروشیدن (؟)	بیچنا	فروخت	فروشد	
فریفتن	فریبیدن	فریب کھانا۔ فریب دینا	فریب	فریبد	
فہمیدن		سمجھنا	فہم مصدر جعلی ہے	فہمد	فہمانیدن
		ک			
کاستن	کاہیدن	گھٹنا۔ گھٹانا	کاہش	کاہد	
کاشتن	کاریدن	بونا	کاشتکار	کارد	
کاوتن	کاویدن	کھودنا	کاوش	کاود	
کردن		کرنا	کردار	کند	کنانیدن

[۱] فرستادن کا مضارع فرسید غلط ہے۔ ۱۲ منہ

مصدر اصلی	مصدر فرعی	معنی	حاصل مصدر	مضارع	طریق تعدیہ
کشادن۔ کشودن		کھلنا۔ کھولنا	کشائش۔ کشود	کشاید	کشانیدن
کشتن		بونا	کشت		
کشتن		مار ڈالنا	کشش	کشد	
کشیدن		کھینچنا	کشش	کشد	
کفیدن		پھٹنا	کفیدگی	کفد	
کندن		کھودنا		کند	
کندیدن		کھودنا		کندد	کندانیدن
کوشیدن		کوشش کرنا	کوشش	کوشد	
کوفتن	کوبیدن	کوٹنا	کوفت	کوبد	کوبانیدن
			گ		
گداختن	گدازیدن	پگھلنا۔ پگھلانا	گداز۔ گدازش	گدازد	
گذاشتن	گذاریدن	چھوڑنا	گذشت۔ گذار گذارش	گذارد	
گذشتن		گذرنا	گذشت۔ گذر	گذرد	گذرانیدن
گرائیدن		خواہش کرنا	گرائش	گراید	
گرفتن		لینا۔ پکڑنا	گرفت۔ گیر	گیرد	
گرویدن		رغبت کرنا	گرویدگی	گرود	
گریختن		بھاگنا	گریز	گریزد	
گریستن		رونا	گریہ	گرید	

مصدر اصلی	مصدر فرعی	معنی	حاصل مصدر	مضارع	طریق تعدیہ
گزاردن		ادا کرنا	گزارش	گزارد	
گزائیدن		کاٹ کھانا		گزاید	
گزیدن		کاٹ کھانا	گزید۔ گزش	گزد	گزانیدن
گزیدن		قبول کرنا	گزینش	گزیند	
گساردن	گساریدن	چھوڑنا۔ کھانا		گسارد	
گستردن		بچھانا		گسترد	گسترانیدن
گسستن[1]		ٹوٹنا۔ توڑنا		گسلد	
گشتن	گردیدن	پھرنا - ہونا	گشت۔ گردش	گردد	گردانیدن
گفتن		کہنا	گفت۔ گفتار۔ گفتگو	گوید	
گماشتن	گماردن	مقرر کرنا	گماشت	گمارد	
گنجیدن		سمانا	گنجایش	گنجد	
گواریدن		ہضم ہونا	گوارش۔ گوار	گوارد	

ل

مصدر اصلی	مصدر فرعی	معنی	حاصل مصدر	مضارع	طریق تعدیہ
لافیدن[2]		فضول بکنا	لاف	لافد	
لرزیدن		کانپنا	لرزش۔ لرزہ	لرزد	لرزانیدن
لغزیدن		پھسلنا	لغزش۔ لغز	لغزد	لغزانیدن
لیسیدن		چاٹنا	لیسش	لیسد	لیسانیدن

[1] گسیختن بمعنی گسستن آتا ہے اور مقتضب ہے۔ [2] لافیدن بائے موحدہ سے بھی آیا ہے یعنی لابیدن جس سے لابہ نکلا ہے بمعنی خوشامد۔

مصدر اصلی	مصدر فرعی	معنی	حاصل مصدر	مضارع	طرق تعدیہ
			م		
مالیدن		ملنا	مالش	مالد	
ماندن		مشابہ ہونا۔ رہنا	ماندگی۔ ماند	ماند	
مانستن		مشابہ ہونا	مانائی	مانَد	
مُردن		مرنا	مرگ	میرد	
مکیدن		چوسنا	مکیدگی	مکد	مکانیدن
			ن		
نازیدن		فخر کرنا۔ ناز کرنا	ناز۔ نازش	نازد	
نالیدن		رونا	نالہ۔ نالش	نالد	
نشستن		بیٹھنا	نشست	نشیند	نشانیدن
نکوہیدن		برا کہنا	نکوہش	نکوہد	
نگاشتن	نگاریدن	لکھنا	نگارش۔ نگار	نگارد	
نگریستن	نگریدن	دیکھنا	نگرانی	نگرد	
نمودن	نمائیدن	کرنا۔ دیکھنا۔ دکھانا	نمود۔ نمائش	نماید	
نواختن	نوازیدن	سنوارنا۔ بجانا	نوازش۔ نواخت	نوازد	
نوشتن	نوردیدن	لپٹنا۔ لپیٹنا	نورد	نوردد	
نوشتن [لہ]		لکھنا	نوشت	نویسد	نویسانیدن

لہ نوشتن بمعنی لکھنا یائے موحدہ سے بھی آیا ہے۔ منہ

مصدر اصلی	مصدر فرعی	معنی	حاصل مصدر	مضارع	طرق تعدیہ
نوشیدن		پینا	نوش	نوشد	نوشانیدن
نہادن		رکھنا	نہاد	نہد	
نہفتن		چھپنا۔ چھپانا		مقتضب ہے	
نیوشیدن		سُننا	نیوش	نیوشد	
		و			
واخیدن		دُھنکنا		واخد	
ورزیدن		اختیار کرنا	ورزش	ورزد	
ورغلانیدن		برانگیختہ کرنا		ورغلاند	
وزیدن		ہوا کا چلنا	وزش	وزد	
		ہ			
ہراسیدن		ڈرنا	ہراس	ہراسد	ہراسانیدن
ہشتن	ہلیدن	چھوڑنا		ہلد	
		ی			
یارستن		طاقت رکھنا۔ سکنا	یارائی	یارد	
یافتن	یابیدن	پانا	یافت	یابد	

فصل دوم در طرق استعمال مصادر

واضح ہو کہ فارسی مصادر کو بانواع مختلفہ استعمال کرتے ہیں۔ کبھی لفظ در۔ بر۔ فرآز۔

فرا۔ باز وغیرہ زیادہ کرنیسے اور کبھی لفظ دست و چشم و سر یا اور الفاظ کی مصاحبت سے معنی رنگ برنگ پیدا ہوتے ہیں کہ حصر اُن کا اِس مختصر رسالے میں ممکن نہیں ہے مگر اِس جگہ چند مصادر کے طُرق استعمال جو نہایت مشہور و رائج ہیں بیان کیئے جاتے ہیں تاکہ طلبا کو اِس باب میں بصیرت حاصل ہوا ور محض لاعلمی نہ رہے۔ ومن اللہ التوفیق۔

ارزیدن۔ لائق ہونا۔ بکنا۔ سعدی ؎ نیرزد بخیل آں کہ نامش بری ٭ وگر روزگارش کند چاکری ٭ تو چہ لاف می زنی ہیچ نمی ارزی۔ زید بجوئے نمی ارزد

استادن۔ کھڑا ہونا۔ یہ مصدر ایستادن بہ اشباع کسرہ بھی آتا ہے۔ باز ایستادن کسی کام سے لوٹ آنا کسی کام سے پرہیز کرنا۔

فائدہ۔ اشباع حرکت کا اس قدر کھینچنا کہ فتحہ سے الف۔ کسرہ سے یا اور ضمہ سے واو پیدا ہو جاوے۔ جیسے آجار۔ ایستادن۔ اُوفتادن۔

آشفتن۔ پریشان ہونا۔ پریشان کرنا۔ **برآشفتن**۔ غصہ ہونا۔ سعدی ؎ شہنشہ برآشفت وگفت اے جواں ٭ ز حد رفت جورت برین بے زباں ٭

اُفتادن[۱]۔ گر پڑنا۔ عاجز ہونا۔ **براُفتادن**۔ دور ہونا۔ نابود ہونا۔ **دراُفتادن** بحث کرنا کسی کے ساتھ کسی معاملے میں۔ باہم جنگ وخصومت کرنا۔ خواجۂ شیراز ع با دُردکشاں ہر کہ دراُفتاد براُفتاد ٭ **بدست اُفتادن**۔ حاصل ہونا۔ درزیر پائے کسے اُفتادن۔ عاجزی والحاح کرنا۔ در پوستین کسے اُفتادن۔ عیب بیان کرنا۔ سعدی ؎ دگر پارسایانِ خلوت نشیں ٭ بہ غیبتی فتادند در پوستیں ٭

---

[۱] یہ مصدر باشباع ضمۂ الف یعنی اوفتادن بھی آتا ہے۔

افسردن۔ کمھلانا پھول کا۔ سرد و یخ ہونا بجھنا آگ و چراغ وغیرہ کا مثلاً آتش افسردہ۔ تنور افسردہ۔ چراغ افسردہ۔ ع دل تیرہ ہمچو فسردہ چراغ + **افسردن تپ** کم ہونا تپ کا۔ **افسردن بازار**۔ کاسد و بے رونق ہونا بازار کا۔ ع زدم شان فسردہ آبازار شعر + **افسردن دل**۔ سرد ہونا دل کا۔ افسردہ دل بمعنی پژمردہ دل سوختہ دل و بے محبت ؎ در مجلس خود راہ مدہ ہمچو منے را + افسردہ دل افسردہ کند انجمنے را +

افشاندن۔ جھاڑنا۔ مثلاً گرد افشاندن۔ زر افشاندن۔ نثار کرنا۔ خیرات کرنا۔ ؎ بفرمود گنجینۂ گوہرش + فشانند در پاے وزیر سرش + دست افشاندن و آستین افشاندن۔ رقص کرنا۔ رد کرنا۔ لوٹ کا حکم دینا۔ بخشنا۔

افشردن۔ نچوڑنا کسی پھول یا پھل یا پتے کا۔ مضبوط کرنا قدم کا زمین میں۔ گڑونا دانت وغیرہ کا۔ نظامی ؎ بسر بردن خصم چون پے فشرد + بسر برد تیغے کہ بر سر نبرد +

آمدن۔ آنا۔ **بر آمدن**۔ باہر نکلنا۔ اٹھنا۔ غالب ہونا۔ بلندی پر چڑھنا۔ معنی اوّل و دوم کا متعلق و صلہ آز کے ساتھ آتا ہے۔ اور معنی سوم کا بلفظ با و معنی چہارم کا بہ بائے استعلاء و لفظ بر۔ جیسے زید از خانہ بر آمد۔ آفتاب از افق بر آمد۔ سعدی ؎ سر پر مطلع بر نیاید زد وفس + ؎ کس از چون تو دشمن ندارد غمے + کہ با کودکاں بر نیائی ہمے + جامی ؎ بام بر آ و جلوہ دہ ماہ تمام خویش را + مطلع آفتاب کن گوشۂ بام خویش را + **بر آمدن زماں**۔ گذرنا زمانے کا۔ سعدی ؎ بسے تیر و دی ماہ و اردی بہشت + بر آید کہ ما خاک و باشیم و خشت + **بر آمدن امید**۔ پورا ہونا آرزو کا۔ سعدی ؎ امید بستہ بر آمد و لے چہ فائدہ زانکہ + امید نیست کہ عمرے گذشتہ باز آید + **بہم بر آمدن**۔ غصہ ہونا اور رنجیدہ ہونا

[1] معنی چہارم کی مثال ہے اور اس میں اوّل مصرع سے لفظ بر محذوف ہے۔ ۱۲ منہ

فقرہ۔ زلیخا چوں ایں سخن بشنید بہم برآمد۔ درآمدن۔ داخل ہونا۔ فقرہ۔ ناگاہ سوارے ساز در درآمد۔ از پا درآمدن۔ عاجز ہونا۔ سعدی ؎ نترسد آں کہ برافتادگاں نبخشاید + کہ گر زپاے درآید کسش نگیرد دست + بازآمدن و واآمدن۔ لوٹ آنا۔ واپس آنا۔ فقرہ۔ چوں از زیارت مکہ بازآمدم دوستانم استقبال کرد۔ فراز آمدن و فراآمدن۔ نزدیک آنا و ظاہر ہونا۔ سعدی ؎ ز سیاشش وحشت فراز آمدے + نہ رفتے بکارے کہ باز آمدے + فرود آمدن۔ اُترنا سواری سے یا اور کسی بلند جگہ سے۔ جیسے زید از اسپ فرود آمد۔ سعدی ؎ بمنزل گہ حاتم آمد فرود + برآسود چوں تشنہ بر زندہ رود + بسر آمدن و سرآمدن و بر سر آمدن۔ ختم ہونا۔ سعدی ؎ یکے را اجل بر سر آورد جیش + سر آمد بر وروزگاران عیش + و نیز سرآمدن بمعنی سرگروہ ہونا و غالب آنا۔ سعدی ؎ سر آمد بتائید ملک از سراں + نہادند سر بر خطش سروراں + ۔ سرآمد بمعنی مہتر و ممتاز و سردار۔ بدست آمدن۔ حاصل ہونا۔ بجاں آمدن۔ تنگ ہونا۔ ناخوش ہونا۔ سعدی ؎ کہ درماندہ ام دستگیرا ے صنم + بجاں آمدم رحم کن بر تنم + پا بسنگ آمدن۔ ٹھوکر کھانا۔ کوئی بلا و مصیبت پیش آنا۔

انداختن۔ ڈالنا۔ پھینکنا۔ ضائع کرنا۔ برانداختن۔ اکھاڑنا درخت وغیرہ کا اٹھانا کسی چیز کا۔ سعدی ؎ بپرور درختے کہ بار آورد + برانداز بیخے کہ خار آورد + نظامی ؎ حجاب سیاست برانداختند + زبیگانگاں حجرہ پرداختند + طرح انداختن کسی چیز کی بنا کرنا یا بنیاد ڈالنا۔ نظامی ؎ طرح عمارات دل انداختند + سنگ سرشتند و گل انداختند + سپر انداختن و سپر افگندن۔ عاجز ہونا۔ عاجزی اختیار کرنا۔ سعدی ؎ نہ ہر جاے مرکب تواں تاختن + کہ جاہا سپر باید انداختن +

آوردن۔ لانا۔ برآوردن۔ نکالنا۔ اٹھانا۔ بلند کرنا۔ سعدی ؎ بیا تا برآریم

دستے زدل + کہ نتواں برآورد فرد از گل + درآوردن. داخل کرنا۔ سر برآوردن۔ سر اٹھانا۔ سعدی ۔ یکے سر برآر از گریبانِ غم + بآرامِ دل باجوانان بچم + سرآوردن و بسرآوردن۔ ختم کرنا ۔ نفسے می زنم آسودہ و عمرے بسرآرم + غم موجود و پریشانی معدوم ندارم + گرد برآوردن۔ ہلاک کرنا۔ سعدی ۔ نہ رستم چو پایان روزی بخورد + شغاد از نہادش برآورد گرد + از یاد درآمدن۔ عاجز کرنا۔ سعدی ۔ کسے را کہ پیری درآرد زپائے + چو دستش نگیرد نہ خیزد زجائے + فرود آوردن۔ اُتارنا سواری یا کوٹھے وغیرہ سے ۔ جیسے زید را از اسپ فرود آوردم۔ بدست آوردن۔ حاصل کرنا۔ سعدی ۔ بدست آوردنِ دنیا ہنر نیست + یکے را گر توانی دل بدست آر +

بُردن لے جانا۔ لینا۔ جیتنا۔ مقابل باختن بمعنی ہارنا۔ جیسے زید باخت و عمرو بُرد۔ دست بُردن۔ غلبہ کرنا۔ غالب آنا۔ بسر بُردن۔ ختم کرنا۔ سعدی ۔ واں دگر بخت ہمچنیں ہوسے + ویں عمارت بسر نبرد کسے + آبرو بُردن ۔ آبرو زائل کرنا۔ سعدی ۔ بشب گر ببرد دے برشحنہ سوز + گنہ آبرویش نبرد ے بروز + گرد بُردن سبقت لے جانا۔ سعدی ۔ چو ثعبانش آلودہ دنداں بزہر + گرو بردہ از زشت رویانِ شہر + لقمہ فرو بُردن۔ بمعنی بلع کرنا یعنی نگلنا۔

بُریدن۔ کاٹنا چاقو و تلوار وغیرہ کا۔ جیسے ایں کارد خوب می بُرد۔ کاٹنا گرہ کا۔ جیسے کیسہ بُر (گرہ کٹ) اور قطع کرنا کپڑے کا۔ اور قطع کرنا محبت و دوستی کا۔ اور توڑنا عہد و پیمان کا۔ سعدی ۔ جدائی ز احباب کردن خطاست + بریدن زیاران خلافِ وفاست +

بستن۔ باندھنا و بند کرنا گرہ و دروازہ وغیرہ کا۔ جیسے دربستن و گرہ بستن۔ جوڑنا و اصلاح کرنا۔ جیسے دستِ شکستہ بستن و رخنہ بستن۔ آمادہ ہونا کسی کام پر

جیسے میان بستن و کمر بستن ۔ برہستن ۔ حاصل کرنا ۔ فائدہ اُٹھانا ۔ سعدی ؎ بر دو جہان یا ! در اخلاص پیچ ٭ کہ نتوانی از خلق بر بست ہیچ ٭ و نیز بر بستن بمعنی اہتمام دادن بصورت بستن ۔ حاصل ہونا ۔ سعدی ؎ کہ یک لحظہ صورت نہ بندد داماں ٭ چو پیمانہ پُر شد بدور زماں ٭ کار بستن ۔ عمل کرنا ۔ سعدی ؎ نخواہم دریں نوع گفتن بسے ٭ کہ حرفے بس از کار بندد کسے ٭ بار بستن ۔ سفر کرنا ٭

پختن ۔ پکنا میوے کا ۔ اور پکانا کھانے کا ۔ لازمی اور متعدی دونوں آیا ہے جیسے میوہ پختہ ۔ پختہ مغز و طعام پختہ ۔ اور خیالات و تصورات بیہودہ کرنا ۔ جیسے چہ خیال خام پختی ۔ سعدی ؎ ہر آں کہ تخم بدی کشت و چشم نیکی داشت ۔ دماغ بیہودہ پخت و خیال باطل بست ٭

پرسیدن ۔ پوچھنا حال کا ۔ بیمار را پرسیدن ۔ بیمار کی عیادت کرنا ۔ اور بمعنی تعزیت کے بھی آیا ہے ع چوں بسیرم پرسش پروانہ و بلبل کنید ٭

پرداختن ۔ بنانا ۔ سعدی ؎ دو صد مہرہ در یک دگر ساختست ٭ کہ گل مہرہ چوں تو پرداختست ٭ مشغول ہونا ۔ منہ پھیرنا ۔ فارغ ہونا ۔ خالی کرنا ۔ معنی سوم و چہارم و پنجم کا متعلق از کے ساتھ آتا ہے ۔ فردوسی ؎ از اں بدکنش دیو روے زمیں ٭ بپرداز و پرداختہ کن دل ز کیں ٭ نظامی ؎ میزباں چوں ز کار خود پرداخت ٭ بیش از اندازہ پیشکشہا ساخت ٭ سعدی ؎ تواں از کسے دل بپرداختن ٭ کہ دانی کہ بے او تواں ساختن ٭

پوشیدن ۔ پہننا کپڑے کا ۔ اِس معنی میں لازمی و متعدی دونوں آیا ہے ۔ اور چھپانا بھید یا منہ وغیرہ کا ۔ اِس معنی میں متعدی ہے ۔ جب اُس کو لازمی کریں گے تو پوشیدہ شدن استعمال کریں گے چشم پوشیدن ۔ اغماض و تغافل کرنا ۔ در پوشیدن ۔ بند کرنا در کا ۔

پیچیدن. پھیرنا بٹنا بنجہ وغیرہ کا ع سرپنجۂ ناتواں بر مپیچ * پیچ و تاب کھانا و غصہ کرنا جیسے زید عبث بمن می پیچد۔ برخود پیچیدن بھی اسی معنی میں مستعمل ہے ؎ بہ محمود گفت این حکایت کسے * بہ پیچید از اندیشہ برخود بسے * سر پیچیدن و گردن پیچیدن کسی کام سے انکار کرنا۔ و سرکشی کرنا۔ اس کا متعلق وصلہ از کے ساتھ آتا ہے۔ نظامی ع سر از لہو پیچید و گوش از سماع * سعدی ؎ تو ہم گردن از حکم داور مپیچ * کہ گردن نہ پیچد ز حکم تو ہیچ * بر انگشت پیچیدن. مشہور کرنا۔ یا در کھنا ؎ نہ یک عیب او را بر انگشت پیچ * جہانے فضیلت برآور بہ پیچ *

تافتن و تابیدن ۔ بٹنا رسی و تاگے وغیرہ کا۔ پھیرنا پنجہ وغیرہ کا فقرہ سیاہ ہے گیسواں بتافت ۔ زید پنجۂ عمر بتافت ۔ رو از من متاب۔ گرم ہونا۔ گرم کرنا۔ چمکنا و روشن ہونا۔ سعدی ؎ کسے دید صحرائے محشر بخواب * مس تفتہ روئے زمین ز آفتاب ع تنور شکم دمبدم تافتن * مصیبت بود روز نایافتن ؎ بالائے سرش ز ہوشمندی * می تافت ستارہ بلندی * برتافتن پھیرنا و اٹھانا و قبول کرنا۔ ناصر علی ؎ رنگ عشرت برنمی تابد دل آزردہ ام * سنگسار خندۂ کبکم دریں کہسارہا * سر تافتن. اعراض کرنا و انکار کرنا۔ اس کا متعلق وصلہ از کے ساتھ آتا ہے۔ سعدی ؎ عزیزے کہ ہر گز درش سر بتافت * بہر در کہ شد ہیچ عزت نیافت ع متاب اے پارسا رو از گنہگار * عناں تافتن ۔ اعراض کرنا۔ اس کا صلہ از کے ساتھ آتا ہے۔ نظامی ؎ نشاید ترا جز بتو یافتن * عناں باید از ہر درے تافتن *

جستن. کودنا نکل جانا کسی چیز کا کسی جگہ سے ۔ مثلاً اسپ نہر را می جہد۔ تیر از کمان بر جست۔ سعدی ؎ مگو مرغ دولت ز قیدم بجست * ہنوزش سر رشتہ داری بدست *

ونیز جستن بمعنی پھڑکنا اعضا کا۔ مثلاً چشم می جہد۔

جوشیدن۔ اُبلنا۔ جیسے آب جوشیدن و خون جوشیدن و دیگ جوشیدن و آب جوش بھی مستعمل ہے۔ روغن جوش بکن نہیں کہتے۔ بلکہ روغن داغ بکن کہتے ہیں اور جس برتن میں روغن داغ کرتے ہیں اُس کو بھی روغن داغ کہتے ہیں۔ اور جوشیدن بمعنی محبت و دوستی کرنے کے بھی آتا ہے۔

چمیدن۔ ٹہلنا۔ سیر و تفریح کے لیے ؎ ہمی گفت و در روضہائی چمیدہ کزاں خار برمن چہ گلہا دمید + کھیت و ڈال وغیرہ کا ہوا سے لچکنا و جھکنا ؎ چو بادِ صبا بر گلستاں وزد + چمیدن درخت جواں را سزد +

چیدن۔ چُننا۔ برچیدن و بازچیدن۔ اُٹھانا۔ دور کرنا۔ حافظ ؎ بمژگانِ سیہ کردی ہزاراں رخنہ در دینم + بیا کز چشم بیمارت ہزاراں درد برچینم + حافظ ع عنقا شکار کس نشود دام باز چیں + دانہ چیدن و سفرہ چیدن بمعنی گستردن۔

خاستن و برخاستن۔ کھڑا ہونا۔ کسی مقام سے چلا جانا۔ دور ہونا کسی چیز کا جیسے ع گردِ اغیار از میاں برخاست + فقرہ تا فتنہ فرو نشست و نزاع برخاست۔

خرامیدن۔ ٹہلنا سیر و تفریح کے لیے۔ کھیت و ڈال وغیرہ کا لچکنا و جھکنا ؎ زرع را چوں رسید وقت درَد + بخرامد چناں کہ سبزۂ نو +

خوردن۔ کھانا۔ پینا۔ پانی یا شراب وغیرہ کا ع اے حکم شرع آب خوردن خطاست

برخوردن۔ منتفع ہونا و کامیاب ہونا کسی چیز سے۔ در خوردن و برخوردن۔ و واخوردن و بازخوردن۔ چار ہونا بمعنی ملاقی ہونا و روبرو ہونا ؎ جان تازہ می شود زِ لب روح پرورت + ہر کس کہ برخورد بتو از عمر برخورد +

ع از تو تا دو رئیم از ما دوری گرد حیات + با تو چون برمی خوریم از زندگی برمی خوریم +
فرو خوردن۔ غصہ کا تحمل کرنا۔ اور کسی کی بات برداشت کرنا۔ سعدی ع فرو خورد
شیخ ایں حدیث از کرم + ع۔ فرو خورد خشم سخنہائے سرد + چشم خوردن۔ نظر بد لگنا۔
و بچشم خوردن۔ حسد سے دیکھنا و نظر بد لگانا۔ بگوش خوردن۔ سُننا۔ مثلاً تا خبر
رفتنت بگوش خوردہ است صبر از من بردہ است +

دادن۔ دینا کسی چیز کا۔ چنانچہ زر دادن و مال دادن و ساغر دادن و مل
دادن۔ آب دادن۔ پانی پلانا جانوروں کو ع سگے ناتواں را دمے آب داد + اور
سینچنا کھیت وغیرہ کا۔ اور تیز کرنا چھری و تلوار وغیرہ کا اور رونق دینا۔ دست دادن
و دست بہم دادن۔ حاصل ہونا۔ از دست دادن۔ ضائع و تلف کرنا۔ باز دادن
و وا دادن۔ پھیرنا و کھولنا ع۔ تواں باز دادن رہ نرہ دیو + سر دادن۔ چھوڑنا
بندوق و توپ وغیرہ کا۔ اور رہا کرنا جانوروں کا۔ برباد دادن۔ نیست و نابود کرنا
پریشان کرنا۔ آتش دادن۔ ترک کرنا۔ اور کسی کو غضب میں لانا۔

داشتن۔ رکھنا۔ اُٹھانا۔ جب اُس کا متعلق و صلہ آز کے ساتھ آوے ع
فدائی ندارد ز مقصود جنگ + دگر بر سرش تیر بارند و سنگ + پائے داشتن و برپائے داشتن
بمعنی قائم رکھنا ع فرو گفت انصاف را پائے دار + برداشتن۔ اُٹھانا۔ مقابل گذاشتن
و بلند کرنا۔ جیسے علم برداشتن و بمعنی پذیرفتن (قبول کرنا) چشم داشتن۔ اُمید رکھنا۔
چشم داشت۔ توقع و اُمید۔ چشم براہ داشتن۔ انتظار کرنا۔ گوش داشتن و گوش فرا داشتن
ہر دو بمعنی کان لگانا و متوجہ ہونا۔ ع بمن دار گفت اے جواں مرد گوش +
کہ دانم جواں مرد را پردہ پوش + سر چیزے داشتن۔ اُس چیز کی خواہش کرنا۔

دمیدن - طلوع ہونا صبح کا - اُگنا - پھوٹنا - مثال ہر سہ سعدی ؎ نزیبد مرا با جواناں چمید ❊ چو بر عارضم صبح پیری دمید ❊ ؎ بہ سبزہ کجا تازہ گردد دلم ❊ کہ سبزہ بخواہد دمید از گِلم ❊ اہلی شیرازی ؎ ساقی ازاں بادۂ منصور دم ❊ در رگ و در ریشۂ من صور دم ❊

دوختن - سینا - چشم دوختن و دیدہ بر دوختن - امید نہ رکھنا - اغماض و تغافل کرنا ع خردمند از و دیدہ بر دوختے ❊

دیدن - دیکھنا آنکھ سے یا معلوم کرنا دل سے - وا دیدن - غور سے دیکھنا - وا دید و باز دید - کسی کی ملاقات بعد اُس کی ملاقات کے - بچشم خود دیدن - تاکید ہے دیکھنے کی - سعدی ؎ بچشم خویش دیدم در بیاباں ❊ کہ آہستہ سبق برد از شتاباں ❊

راندن - ہانکنا چوپایہ وغیرہ کا - مثلاً مگس راندن - کبھی انسان کے لیے بھی آتا ہے - مثلاً دہ مرد جرار صد تن را می راند - اور بمعنی دور کرنے کے بھی مستعمل ہے ؎ توقع براند ز ہر مجلست ❊ بران از خودش تا نراند کست ❊ ملک راندن - حکومت و سلطنت کرنا -

رسیدن - پہونچنا - فرا رسیدن - فراز رسیدن - نزدیک پہونچنا - بسر رسیدن آخر ہونا ؎ تیغے کشیدہ بر سرم آں سیمبر رسید ❊ گفتم کہ چیست گفت کہ عمرت بسر رسید ❊ چشم رسیدن - نظر بد لگنا -

رفتن - جانا - فرارفتن - نزدیک جانا ؎ جو لانے فرارفت کا سے بیر مرد ❊ فرو رفتن - معدوم و نیست ہونا - مرجانا - ڈوب جانا ع فرو رفت جم را یکے نازنیں ❊

ف۱ صیغہ امر ہے دمیدن سے ۱۲ منہ

در خود فرو رفتن یا شدن۔ حیران و سراسیمہ ہونا ؎ ز آہن چناں گم شد آں جنگ جو + کہ در خود رود کوہ آہن فرو + برباد رفتن۔ نیست ونابود ہونا پریشان ہونا۔ آب رفتن۔ بے عزت ہونا۔

ریختن۔ گرنا۔ گرانا پانی وغیرہ کا۔ خون ریختن۔ قتل کرنا۔ رنگ ریختن۔ زائل و متغیر ہونا رنگ کا۔ اور رائس کا زائل کرنا۔ ؎ کہ حالش بگردید و رنگش بریخت + زہیبت بہ بیغولہ در گریخت + آب ریختن و آبرو ریختن۔ بے عزت کرنا ؎ زیزد خدا آبروے کسے + کہ ریزد گنہ آب چشمش بسے + کہتے ہیں کہ سر قلیان آتش بریز۔ یعنی چلم پر آگ رکھ۔

زدن۔ یہ مصدر بہت معنوں میں مستعمل ہے۔ بمعنی خوردن و نوشیدن۔ جیسے لقمہ زدن۔ کباب زدن۔ شراب زدن۔ ساغر زدن۔ و بمعنی نگاشتن چوں خط زدن و رقم زدن و بمعنی نمودن۔ چوں عشق زدن۔ خضاب زدن۔ فریاد زدن۔ شانہ زدن و بمعنی داشتن۔ چوں چشم براہ زدن۔ و بمعنی برداشتن۔ مثلاً دامن بر زدن۔ آستین بر زدن۔ و بمعنی افگندن۔ جیسے چین بر پیشانی زدن۔ و بمعنی دادن۔ چوں بوسہ زدن۔ و بمعنی ناربیدن۔ (لوٹنا) چوں راہ زدن۔ قافلہ زدن۔ کارواں زدن۔ و بمعنی درودن (کاٹنا) چوں شاخ زدن۔ ناف زدن۔ و بمعنی برآوردن۔ (نکالنا) چوں آبلہ زدن۔ و بمعنی بستن چوں شیرازہ زدن۔ طرہ زدن۔ سائباں زدن۔ پردہ زدن۔ و بمعنی کشیدن۔ چوں قلم زدن۔ عماری زدن۔ بر تیغ زدن۔ و بمعنی نواختن۔ چوں طبل زدن۔ دف زدن۔ و بمعنی گفتن۔

ؔ یہ شعر نیل کی تعریف میں ہے۔ ۱۲ منہ

چوں سخن زدن۔ آفریں زدن۔ مثل زدن۔ حرف زدن۔ دم زدن۔ و بمعنی گستردن۔ چوں تخت زدن۔ زانو زدن۔ و بمعنی کشادن۔ چوں رگ زدن۔ فال زدن۔ و بمعنی برپا کردن۔ (کھڑا کرنا) چوں خیمہ زدن و علم زدن۔ و بمعنی ساختن چوں خشت زدن۔ سرزدن۔ واقع ہونا و ظاہر ہونا۔ سرپا زدن۔ انکار کرنا و اعراض کرنا۔ ٹھوکر مارنا۔ چشمک زدن۔ آنکھ مارنا۔ چشم زدن و چشم برہم زدن۔ پلک مارنا۔ سرواز زدن۔ انکار کرنا۔ تن زدن۔ راضی ہونا۔ آتش زدن۔ ترک کرنا۔ اور کسی کو غضب میں لانا اور بیقرار کرنا۔

شدن۔ ہونا۔ جانا۔ مثال دوم۔ سعدی ع بہ تنہا نداند شدن طفل خرد + برشدن۔ اوپر جانا۔ ؎ نبودے بجز آہ بیوہ زنے + اگر برشدے دودے از روزنے + بازشدن و واشدن۔ کھلنا دریا گرہ یا پردہ وغیرہ کا۔ غنچہ و دل باز شدن۔ اُس کا کھلنا۔ و نیز بازشدن۔ لوٹنا ع۔ باز شد از عراق خرّم و شاد + فراشدن۔ آگے جانا۔ سعدی ؎ فراشو چو بینی در صلح باز + کہ ناگہ در توبہ گردد فراز + فروشدن بمعنی فرو رفتن یعنی نیست ہونا۔ جیسے دریں مغاک فروشد۔ بدست شدن۔ حاصل ہونا۔ سعدی ؎ در جہاں دوستے بدست نہ شد + کہ از و دردلم شکست نشد + بسر شدن۔ آخر ہونا۔ سعدی ؎ دریں امید بسر شد دریغ عمر عزیز + کہ انچہ دردلم است از درم فراز آید + برطرف شدن۔ دور ہونا۔

شکستن۔ توڑنا اور ٹوٹ جانا۔ جیسے دل شکستن و بال و پر شکستن۔ نان شکستن۔ خامہ شکستن۔ سعدی ؎ شکستہ قدح گر بہ بندند چست + نیاورد خواہد بہاے درست + و بمعنی خم و تاب دادن۔ جیسے زلف شکستن۔ و

نامہ شکستن و بمعنی دور کردن۔ جیسے ہنار شکستن و خمار شکستن۔ بر شکستن بمعنی رنجیدہ ہونا۔ مثلاً فلانے ازیں سخن بر شکست۔ اور کنارہ کرنا و اعراض کرنا ؎ یکے فتنہ دید از طرف بر شکست ✤ یکے درمیان آمد و سر شکست ✤ عنان بر شکستن۔ اعراض کرنا۔ مجلس بر شکستن۔ متفرق ہونا۔ صحبت کرنا۔

فائدہ شکستن و گسستن و گسیختن مرادف ہیں۔ مگر اوّل اشیائے ثقیل و درشت کے توڑنے میں مستعمل ہے۔ اور دوم و سوم۔ اشیائے سبک و نرم کے توڑنے میں مثلاً تار شکستن۔ و ریسمان گسستن و لفظ عہد و پیمان شکستن و گسستن و گسیختن تینوں سے مستعمل ہے۔

شنیدن سُننا۔ قبول کرنا۔ مثال ہر دو۔ سعدی ؎ شنیدم کہ نشنید و خونش بریخت ✤ ز فرمان داور کہ داند گریخت ✤ اور سونگھنا۔ سعدی ؎ ز مصرش بوئے پیراہن شنیدی ✤ چرا در چاہ کنعانش ندیدی ✤ بگوش شنیدن۔ تاکید ہے سننے کی۔

کردن۔ کرنا۔ بر کردن۔ بلند کرنا۔ اُٹھانا۔ سعدی ؎ از آں تیرہ دل مرد صافی دروں ✤ قفا خورد و سر بر نکرد از سکوں ✤ ؎ شب از نرگسش قطرہ چندے چکید ✤ سحر دیدہ بر کرد و دنیا بدید ✤ بر کردن پہننا۔ پہنانا کپڑے و زرہ وغیرہ کا۔ معانقہ کرنا۔ باز کردن و وا کردن۔ جُدا کرنا و کھولنا کسی چیز کا۔ مثلاً دریا گرہ یا زنجیر وغیرہ سعدی ؎ سبک طوق و زنجیر از و باز کرد ✤ چپ و راست پوئیدن آغاز کرد ✤ در فراز کردن۔ در کا بند کرنا و کھولنا ؎ بروے من ایں در کسے کرد باز ✤ کہ کردی تو بر روے او در فراز ✤ گوش کردن۔ خیال کرنا۔ سعدی ؎ بجنگ آر و با دیگراں نوش کن ✤ نہ بر فضلۂ دیگراں گوش کن ✤ بدست کردن۔ حاصل کرنا۔

ؔلہ فراز بمعنی بند و کشادہ دونوں آتا ہے۔ لغات ؛ مند آدسے ہے ۱۲ منہ

سعدی ؎ طبیب راہ نشین نبض عشق نشناسد + برو بدست کن اے مردہ دل مسیح دمے +
سر کردن ۔ شروع کرنا ۔ کسی چیز کا انجام کو پہونچانا و کامل کرنا ۔ چھوڑنا بندوق وغیرہ
کا ۔ کار کردن ۔ اثر کرنا ۔ سعدی ؎ نہ گفت اندرو کار کردے نہ چوب + برباد کردن
نیست و نابود کرنا ۔ پریشان کرنا ۔

کشتن ۔ مار ڈالنا ۔ بجھانا آگ و چراغ وغیرہ کا ۔ سعدی ؎ جہاں سوز را
کشتہ بہتر چراغ + یکے بہ در آتش کہ خلقے بداغ +

کشیدن کھینچنا ۔ برکشیدن ۔ کھینچنا ۔ دور کرنا ۔ نکالنا ۔ بلند کرنا ۔ کسی کا مرتبہ
و رتبہ زیادہ کرنا ۔ جیسے شمشیر از نیام برکشید ۔ آہ از دل برکشید ۔ نظامی ؎
علم برکش اے آفتاب بلند + خراماں خوائے ابر مشکیں پرند + دربرکشیدن ۔ پہننا و پہنانا
کپڑے وغیرہ کا ۔ معانقہ کرنا ۔ سرکشیدن و گردن کشیدن بمعنی نافرمانی کرنا ؎ زمانے
بہ پیچید و درماں ندید + رہ سرکشیدن ز فرماں ندید + زبان درکشیدن و دم
درکشیدن ۔ خاموش رہنا ۔ و قلم درکشیدن و خط کشیدن بمعنی محو کرنا ۔ سعدی ؎
زباں درکش اے مرد بسیار داں ۔ کہ فردا قلم نیست بر بے زباں + ؎ شنیدم کہ شاپور
دم درکشید + چو خسرو باسمش قلم درکشید + واکشیدن و بازکشیدن ۔ پرہیز کرنا و جدا
کرنا ۔ جیسے دل را از خوے بد واکشید ۔ دست کشیدن و دست بازکشیدن پرہیز
کرنا ۔ مثلاً دست از طعام بازکشید ۔ دست ازیں کار بازکشید ۔ روے درہم
کشیدن و ابرو بہم برکشیدن ۔ رنجیدہ ہونا ۔ اعراض کرنا ۔ مثلاً ۔ ملک روے
ازیں سخن درہم کشید ؎ چو فرخندہ خوے ایں حکایت شنید + ز گویندہ ابرو بہم
برکشید + سفرہ و خوان کشیدن ۔ دسترخوان بچھانا ۔ سعدی ؎ بخلق و فریبش

گریبان کشید + بمنزل درآورد ش و خوان کشید +
کندن ۔ کھودنا کنوئیں و گڑھے وغیرہ کا ۔ اور اکھاڑنا درخت کا ۔ اور جانوروں کے بال و پر کا ۔ سعدی ؎ بسے بر نیاید کہ بنیاد خود + بکند آں کہ بنہاد بنیاد بد + بخور مردم آزار را خوں ومال + کہ از مرغ بر کندہ بہ پر و بال + برکندن نیز بمعنی اکھاڑنا ۔ دست کندن ۔ ہاتھ کاٹنا از راہ حسرت وافسوس کے ۔ سعدی ؎ ہمی گفت حاتم پریشان و مست + ز حسرت بدندان ہمی کند دست + دندان کندن ۔ دانتوں میں خلال کرنا ۔
گرفتن ۔ لینا ۔ فرض کرنا ۔ اثر کرنا ۔ ع گیرم کہ غمت نیست غم ما ہم نیست + ؎ عالمے را کہ گفت باشد و بس + چوں بگوید نگیرد اندر کس + گرفتن ماہ وخور خسوف و کسوف ہونا ۔ ناخن گرفتن ۔ ناخن کترنا ۔ ع ناخن چو شد بلند + گرفتن سزائے اوست + گرفتن دندان ۔ دانت اکھاڑنا ۔ درگرفتن ۔ اثر کرنا و روشن کرنا آگ کا ۔ احاطہ کرنا و گھیرنا کسی چیز کا ۔ موافق ہونا صحبت کا ۔ برگرفتن ۔ جدا کرنا ۔ اٹھانا ۔ حاصل کرنا ۔ ان کا تعلق از کے ساتھ آتا ہے ۔ مثلاً دل از کارے برگرفت ۔ خاطر از یارے برگرفت ۔ سر از تن برگرفت ع نشاید قدم برگرفتن ز جائے + دربرگرفتن پہننا و پہنانا کپڑے وغیرہ کا ۔ معانقہ کرنا سعدی نثر و درختاں را بہ خلعت نوروزی قبائے استبرق در بر گرفتہ ۔ واگرفتن و بازگرفتن ۔ پھیر لینا و باز رکھنا ۔ سعدی ؎ بامید ما کلبہ ایں جا گرفت + نہ مردی بود نفع ازو واگرفت + فراگرفتن ۔ سیکھنا یاد کرنا ۔ معلوم کرنا ۔ بگوش گرفتن ۔ قبول کرنا ؎ مرد باید کہ گیرد اندر گوش + ور نبشت است پند بر دیوار + دست گرفتن ۔ اعانت و مدد کرنا ۔ پاگرفتن ۔ قیام کرنا

چشم گرفتن. اغماض و تغافل کرنا ؎ در جہاں ارباب ہمت نیز بے حاجت بلند
از متاع آفرینش چشم می گیریم ما ازسرگرفتن. شروع کرنا. پیش گرفتن. اختیار کرنا
سرِ خویش گرفتن. گھر کا راستہ اختیار کرنا. باہر جانا. سعدی ؎ برو ہر چہ می بایدت
پیش گیر سرِ ما نداری سرِ خویش گیر

گریستن. رونا. رحم کرنا. عرفی ؎ من خود کیم کہ گریہ بحالم کنی ولے
می زیبدت بہ نرگس شہلا گریستن شکوہ و فریاد کرنا. جیسے زید از دست تو می گرید۔

گزیدن. کاٹنا سانپ و کتے وغیرہ کا. جیسے مار گزیدہ از ریسمان می ترسد۔
لب گزیدن. پشت دست گزیدن. حسرت و افسوس کرنا. سعدی ؎ بہ تندی
سبک دست بردن بہ تیغ بدندان گزد پشت دست دریغ

گشتن و گردیدن. ہونا. گھومنا. لوٹنا و پھرنا. برگشتن و برگردیدن۔
بازگشتن و بازگردیدن. لوٹنا و واپس آنا. برگشتن زماں. زمانے کا بدل جانا۔
سعدی ع شنیدم کہ برگشت از روزگار واگشتن. کھلنا. کِھلنا. سرگشتن
پریشان ہونا۔

مُردن. مرنا. چراغ و آگ کا بجھنا. ؎ چراغ دل فرو مرد از حدیث پند گویانم
کسے آں بہ کہ دور از مردم بیہودہ گو باشد

ماندن. رہنا. چھوڑنا. کسی چیز کے مانند و مشابہ ہونا. سعدی ع بجنگش
گرفتی بہ صلحش بماں فقرہ. یکے تحریمہ عشا بستہ و دیگرے منتظر عشا نشستہ ایں
بداں کسے ماند. درماندن و فروماندن. عاجز ہونا. سعدی ؎ تو دانی کہ
مسکین و بیچارہ ام فروماندۂ نفس امارہ ام بازماندن و واماندن و فروماندن

پیچھے رہنا۔
نہادن۔ رکھنا۔ چھوڑنا و بمعنی قرار دادن یعنی ٹھہرنا۔ سر نہادن۔ اطاعت قبول کرنا۔ بر نہادن۔ دور کرنا۔ مثال ہر دو۔ سعدی ؎ قدم رنجہ فرمائیے تا سر نہم ٭ سر جہل و نار استی بر نہم ٭ و نیز سر نہادن بمعنی خواب کردن کے بھی مستعمل ہے۔ تہمت نہادن۔ بمعنی تہمت بستن۔
ہشتن و ہلیدن۔ چھوڑنا۔ فرو ہشتن۔ لٹکانا۔
یافتن۔ پانا۔ دریافتن۔ معلوم کرنا۔ حاصل کرنا۔ دست یافتن۔ غالب ہونا۔
فائدہ۔ لفظ پیش سے فائدہ قبلیت زمانی و مکانی کا اکثر مصادر میں حاصل ہوتا ہے۔ جیسے پیش آمدن۔ پیش گفتن۔ پس آوردن پیش دادن قبلیت زمانی میں بولتے ہیں اور پیش آمدن پیش آوردن۔ پیش داشتن۔ پیش کردن پیش نہادن قبلیت مکانی میں کہتے ہیں۔ اسی طور پر لفظ پس۔ بعدیت مکانی و زمانی دونوں میں بولتے ہیں۔ مثلاً پس رفتن۔ پس نشستن۔ پس آمدن وغیرہ۔

باب دوم در علم نحو

نحو۔ اُن قواعد کا نام ہے جن سے ترکیب کلمات کی حقیقت معلوم ہو۔ غرض اس سے یہ ہے کہ ترکیب کلمات میں خطا واقع نہو۔ اور اس کے معنی درستی سے سمجھ لیئے جاویں۔ موضوع اس کا کلام ہے۔

تقسیم کلمہ باعتبار اصطلاح نحو

واضح ہو کہ لفظ مفرد (کلمہ) سے اگر ایک معنی سمجھے جائیں اور وہ بھی معین ہوں تو

اُس کو علم کہتے ہیں اور اگر کئی معنی سمجھے جائیں اور ہر ایک معنی کے لیے واضع نے وضع کیا ہو تو اُس کو مشترک کہتے ہیں جیسے عین بمعنی آنکھ وچشمہ اور اگر ہر ایک کے لیئے واضع نے وضع نہیں کیا بلکہ پہلے ایک معنی کے لیئے وضع کیا اور بعد کسی مناسبت سے دوسرے معنی میں مستعمل ہوتا ہے پس اگر معنی اول متروک ہیں تو ثانی کو منقول کہتے ہیں۔ وہ باعتبار ناقل کے تین قسم پر ہے عرفی وہ ہے کہ جس کا ناقل عرف عام ہو۔ یعنی اہلِ زبان اپنی بول چال میں اُس لفظ کو معنی غیر وضعی میں استعمال کرتے ہوں اور معنی وضعی کو متروک کردیا ہو۔ جیسے لفظ دابہ۔ شرعی وہ جس کو شرع نے معنی غیر وضعی میں استعمال کیا ہو۔ جیسے صوم وصلوۃ۔ اصطلاحی وہ جسے کسی جماعت مخصوصہ نے معنی غیر وضعی میں استعمال کیا ہو۔ جیسے فعل۔ اور اگر لفظ مفرد معنی وضعی اور غیر وضعی دونوں میں مستعمل ہے تو وضعی کو حقیقی اور غیر وضعی کو مجازی کہتے ہیں۔ جیسے حاتم بولیں اور جس کا نام تھا وہی مراد لیں یا شیر سے وہی جانور درندہ مراد لیں تو معنی حقیقی ہے اور اگر حاتم سے سخی۔ اور شیر سے مرد دلاور مراد لیں تو معنی مجازی ہیں۔

فائدہ۔ معنی حقیقی اور معنی مجازی میں کسی علاقہ کا ہونا ضرور ہے۔ اگر اُس میں علاقہ تشبیہ کا ہو تو ایسے مجاز کو استعارہ کہتے ہیں۔ جیسے زید شیر است اور اگر سوائے تشبیہ کے اور کوئی علاقہ ہو تو اُس کو مجاز مرسل کہتے ہیں جیسے ؎ بدر کردنا گہے مشتری ٭ بجز مائے از دستم انگشتری ٭ یہاں دست سے انگشت مراد ہے۔ باعتبار علاقہ جزئیت کے۔

فائدہ۔ اگر چند لفظیں ایک معنی کے لئے موضوع ہوں تو اُن کو مرادف کہتے ہیں۔ جیسے اسد ولیث۔ تحسین وزہ۔ عدل وانصاف۔

جاننا چاہیے کہ مُرکب وہ ہے جو دو کلموں یا زیادہ سے بنے۔ پس اگر سننے والے کو

اُس سے خبر یا طلب معلوم ہو تو اُس کو مُرکّب تام۔ مُرکب مفید۔ جملہ۔ کلام کہتے ہیں اور اگر پورا مطلب حاصل نہ ہو یعنی کسی چیز کی خبر یا طلب معلوم نہ ہو تو اُس کو مُرکّب ناقص۔ مُرکّب غیر مفید کہتے ہیں۔

فصل اوّل دربیان مُرکّب غیر مفید

مُرکّب غیر مفید کی چار قسمیں ہیں۔ اضافی۔ توصیفی۔ امتزاجی۔ غیر امتزاجی۔ مُرکّب اضافی وہ ہے جس میں ایک کلمہ کو دوسرے کی طرف نسبت کریں جو نسبت کیا جاتا ہے وہ مضاف ہے اور جس کی طرف نسبت کریں وہ مضاف الیہ۔ اکثر مضاف پہلے اور مضاف الیہ پیچھے آتا ہے ایسے وقت میں مضاف مکسور ہوتا ہے اس طور کی اضافت کو اضافت مستوی کہتے ہیں اور جس وقت مضاف الیہ کو پہلے کر دیتے ہیں تو کسرہ واجب الحذف ہو جاتا ہے۔ جیسے غریب آشنا۔ سیّاح دوست اس کو اضافت مقلوب کہتے ہیں۔

قاعدہ۔ کبھی اضافت مستوی میں بھی کسرہ نہیں لاتے اور اس کسرہ دور کرنے کو فکِ اضافت کہتے ہیں۔ جیسے صاحبدل۔ اکثر لفظ سر و صاحب میں کسرہ نہیں لاتے۔ جیسے سرچشمہ۔ سرپنجہ وغیرہ اور جب ضمیر متصل مضاف الیہ واقع ہو تو اُس وقت کسرہ واجب الحذف ہوتا ہے۔ جیسے دلم

فائدہ۔ مضاف ہمیشہ نکرہ ہوتا ہے اور مضاف الیہ کبھی نکرہ کبھی معرفہ۔

تنبیہ۔ اضافت کا فائدہ تعریف ہے۔ جب نکرہ معرفہ کی طرف مضاف ہو اور تخصیص ہے جب نکرہ نکرہ کی طرف مضاف ہو۔ جیسے غلامِ زید۔ غلامِ عمرو۔

قاعدہ۔ جس اسم کے آخر الف یا واو ہوتا ہے اُس میں وقتِ اضافت ایک یَ بڑھا دیتے ہیں۔ جیسے دانائے روزگار۔ دیبائے روم۔ بوئے گل۔ خوئے دوست مگر وقت آنے ضمیر کے الحاق یا کا ضرور نہیں ہے۔ مثلاً زیباش۔ بوش۔ عرفی ؎ حسن زیباش خیل عشق آورد۔ اور جب اسم کے آخر ہائے ہوز ہو تو اُس ہ کو ہمزہ سے بدل دیتے ہیں۔ جیسے خوشۂ انگور۔ بندۂ خدا۔ نالۂ دل۔

اضافت کی نو قسمیں ہیں

۱۔ تملیکی۔ اضافت ملک کی مالک کی طرف۔ جیسے عصائے کلیم۔ خرِ عیسیٰ۔

۲۔ تخصیصی۔ اضافت مختص کی جانب مختَص کے جیسے روزِ شکار۔ گلِ بوستان۔

۳۔ توضیحی۔ اضافت عام کی طرف خاص کے۔ جیسے شہرِ کوفہ۔

۴۔ بیانی۔ جس میں مضاف الیہ حقیقت اور مادّہ مضاف کا ہو۔ جیسے دیوارِ گل۔ خاتمِ طلا۔

۵۔ تشبیہی۔ اضافت مشبّہ بہ کی جانب مشبّہ کے۔ جیسے ابرِ رحمت۔ سقائے ابر۔ چراغِ امل۔ خورشید لطف۔ شیشۂ دل۔ سنگِ جفا۔

۶۔ مجازی۔ جس میں مضاف الیہ کے لئے مضاف محض بطور فرضی ثابت کیا گیا ہو۔ جیسے دستِ تدبیر۔ سرپنجۂ غم۔ دیدۂ تمنّا۔ دامنِ وصال۔

۷۔ ظرفی۔ جس میں مظروف مضاف اور ظرف مضاف الیہ ہو۔ جیسے آبِ دریا۔

۸۔ اقترانی۔ جس میں مضاف مضاف الیہ کے ساتھ اقترانِ معنوی رکھتا ہو۔

فائدہ۔ واوی اسم میں کبھی واو کو کسرہ دیتے ہیں اور یَ نہیں بڑھاتے۔ جیسے ع در پہلو من نشستہ آں غوغو۔ مگر کلمات دو حرفی مثل۔ خو۔ ذو وغیرہ میں ایسا نہیں کرتے۔

جیسے نامۂ عنایت۔

۹۔ اضافت بادنیٰ ملابست۔ جس میں مضاف الیہ کو مضاف کے ساتھ تھوڑی سی مناسبت و تعلق ہو۔ جیسے شبِ توبہ۔ روزِ گناہ۔ شبِ گور۔

توضیح۔ ۱۔ اضافت تخصیصی و توضیحی میں یہ فرق ہے کہ تخصیصی میں مضاف اور مضاف الیہ دو جنس کے ایسے ہوتے ہیں کہ مضاف کا بولنا مضاف الیہ پر یا بالعکس صحیح نہیں ہوتا۔ مثلاً یہ نہیں کہہ سکتے کہ گل بوستاں است۔ اور توضیحی میں دونوں ایک جنس کے ہوتے ہیں کہ اطلاق ایک کا دوسرے پر صحیح ہے۔ مثلاً کہہ سکتے ہیں کہ شہر بصرہ است یا بصرہ شہر است۔

۲۔ اضافت توضیحی کو اضافت عام بسوے خاص بھی کہتے ہیں۔

۳۔ بحث حروف میں مذکور ہوا کہ تشبیہ میں چار چیزوں کا ہونا ضرور ہے۔ مشبّہ۔ مشبّہ بہ۔ وجہ شبہ۔ حرف تشبیہ۔ پس اضافت تشبیہی میں مشبّہ بہ مضاف الیہ اور مشبّہ مضاف ہوتا ہے اور بقیہ دو چیزیں نہیں ہوتیں۔ مثلاً سقائے ابر یعنی ابر کہ ہمچو سقا است در سیرابی۔

۴۔ اضافت مجازی کو **استعارہ** بھی کہتے ہیں۔ استعارے میں مضاف الیہ مشبّہ ہوتا ہے اور ایک شئے مفروض مشبّہ بہ جو یہاں پر مذکور نہیں بلکہ اس سے مفروض کے لوازمات سے کوئی چیز لے کر مضاف بناتے ہیں جیسے دست تدبیر میں تدبیر کو انسان سے تشبیہ دے کر دست کو اس کی طرف مضاف کیا۔ کیونکہ انسان کے لئے ہاتھ پاؤں کا ہونا لازم ہے۔ اضافت استعارہ و تشبیہی میں جب اضافت کو الٹ کر حرف تشبیہ بیچ میں ڈال دیں تو معنی درست رہتے ہیں۔ جیسے سقائے ابر میں ابر ہمچو سقا کہہ سکتے ہیں۔ برخلاف دامن وصال کے کہ اس کو وصال ہمچو دامن نہیں کہہ سکتے۔

۵۔ جس اضافت میں مضاف مالک اور مضاف الیہ مملوک ہو یا وہ اضافت کہ اس میں مضاف ظرف اور مضاف الیہ مظروف ہو وہ تخصیصی ہے۔ جیسے صاحب خانہ۔ سلطان روم۔ شیشۂ گلاب۔ صندوق کتاب۔ مشک وغیرہ۔

مرکب توصیفی۔ وہ ہے جو صفت اور موصوف سے مل کر بنے۔ صفت وہ ہے جس سے کوئی بھلائی یا بُرائی معلوم ہو۔ موصوف وہ جس کی بُرائی یا بھلائی بیان کی جائے۔ موصوف جب صفت سے پہلے آتا ہے تو اُس کے آخر کسرۂ توصیفی دیتے ہیں جیسے مردِ نیک اور جس وقت صفت کو پہلے لاتے ہیں تو کسرہ نہیں دیتے۔ جیسے نیک مرد۔ پہلی قسم کو **صفت مستوی** اور دوسری کو **صفتِ مقلوب** کہتے ہیں۔

قاعدہ۔ جس اسم موصوف کے آخر الف یا و ہوتا ہے اُس میں وقتِ صفت ایک ی بڑھاتے ہیں۔ مثلاً خوئے خویش۔ دانائے کامل۔ صہبائے ناب اور جس میں ہ ہو تو اُس کو ہمزہ سے بدل دیتے ہیں۔ جیسے بندۂ نیک۔

مرکب امتزاجی۔ وہ ہے جس میں دو کلمے مل کر ایک ہو جائیں۔ جدا جدا معلوم نہ ہوں یا اُس کا دوسرا جزو معنی مستقل نہ رکھتا ہو۔ اس کی دو قسمیں ہیں **اوّل** وہ مرکبات جو فعل و حرف سے مرکب ہوتے ہیں۔ جیسے دانا و گویا۔ بخشش و دانش **دوم** وہ جو اسم

فوائد: ۱۔ صفت موصوف کے درمیان فصل جائز ہے۔ نظامی ۔ چو بر ہستی تو من سست رائے ؛ بسے حجت انگیختم دلکشائے ؛ اے حجت دلکشائے انگیختم۔ سعدی ۔ نعیم خطۂ شیراز و لعبان بہشتی ؛ زہر دریچہ نگہ کن کہ حور بینی عین را ؛ اے حور عین را بینی۔

۲۔ کبھی صفت مستوی میں بھی کسرہ حذف کر دیتے ہیں۔ جیسے مرغابی۔

۳۔ موصوف واحد ہو یا جمع مگر صفت واحد ہی آتی ہے۔ مثلاً مردانِ دلاور۔

۴۔ ایک موصوف کی کئی صفتیں آسکتی ہیں۔ مثلاً ۔ یلان کماں دار نخچیر زن ؛ غلامانِ ترکش کش و تیر زن ؛ علم صنائع میں اس کو صنعت تنسیق الصفات کہتے ہیں۔

۵۔ فارسی میں صفات میں تذکیر و تانیث نہیں ہے۔ مگر اہل عرب کی تقلید سے والدہ ماجدہ وغیرہ کہتے ہیں۔ عربی والوں نے جمع کو مؤنث مانا ہے۔ ان کی تقلید سے اہل فارس بھی جمع کی صفت مؤنث لاتے ہیں۔ مثلاً اخلاق حمیدہ۔ افعال ذمیمہ۔

وحرف سے مُرکب ہوتے ہیں وہ کئی معنوں کا فائدہ دیتے ہیں۔ فاعلیت۔ جیسے زرگر۔ بیگم۔ نسبت۔ جیسے آہنیں۔ لیاقت۔ جیسے شاہوار۔ تشبیہ۔ جیسے آسمان۔ محافظت۔ جیسے ساربان۔ خداوندی۔ جیسے دانشمند۔ مشارکت۔ جیسے ہمرکاب۔ تصغیر۔ جیسے باغچہ۔ اتصاف۔ جیسے غمگین۔ ظرفیت۔ جیسے نمکسار۔ سنگسار۔ مُرکب عددی۔ یازدہ سے نوزدہ تک۔

مرکب غیر امتزاجی۔ وہ ہے جس کے کلمات جُدا جُدا معلوم ہوں اور بامعنی ہوں اس کی کئی قسمیں ہیں۔ اوّل۔ وہ مُرکب جو اسم اشارہ اور مشارٌ الیہ سے ترکیب پائے جیسے ایں جہاں۔ دوم۔ مُرکب تمیزی جس میں ایک اسم جامد۔ دوسرے اسم جامد کے ابہام و شک کو دور کرے جیسے یک من شہد۔ دہ درم سیم۔ سوم۔ وہ جو دو اسم جامد سے مل کر فائدہ کثرت کا دے۔ جیسے کوہ کوہ۔ دریا دریا۔ چہارم وہ مُرکب جو الفاظ سفید معنی رنگ کے ساتھ مُرکب ہو۔ جیسے گلگوں۔ میگوں۔ پنجم۔ مُرکب اتصالی جس میں دو اسم بواسطۂ حرف اتصال کے مُرکب ہوں جیسے لبالب۔ شباشب۔ ششم مُرکب تعدادی جس میں دو اسم بواسطۂ حرف عطف کے مُرکب ہوں۔ جیسے بست و یک تا نود و نہ۔ ہفتم۔ وہ اسم جو جامد و امر سے مُرکب ہوتے ہیں۔ جیسے سخنگو۔

فائدہ۔ وہ مُرکب غیر امتزاجی جو اسم جامد اور امر سے بنتا ہے اُس سے کئی معنوں کا فائدہ حاصل ہوتا ہے۔ فاعلیت۔ جیسے جہاں دار۔ جان آفریں۔ مفعولیت۔ جیسے دل پذیر۔ دوائے خانہ ساز۔ پامال۔ قلم کار۔ پیشکش۔ دست گرداں۔ بصدر۔ جیسے قدمبوس۔ دسترس۔ گوشمال۔ اسم آلہ۔ جیسے جاروب۔ گل گیر۔ فتیلہ سوز۔ رومال۔ دستمال وغیرہ

ف جو اسم ابہام و شک کو دور کرے اُس کو تمیز اور دوسرے کو ممیز کہتے ہیں۔ یہ ابہام و شک۔ وزن۔ تعداد۔ ناپ و پیمانہ و مسافت میں ہوتا ہے۔ مثلاً یک من شہد۔ دو گز دیبائے رومی۔ یک چمچہ دوغ۔ دو فرسنگ راہ۔

اسم ظرف ۔ زر خیز ۔ آب ریز۔

فصل دوم در بیان مُرکّب مفید

جملہ کی تعریف اوپر بیان ہوئی جملہ میں ہمیشہ دو جُزء کا ہونا ضروری ہے ۔ ایک مسند دوسرا مسند الیہ یعنی اُس کے اجزاء میں سے جو جزء کو کسی چیز کی طرف نسبت کیا جائے وہ مسند و محکوم بہ ہے اور جس کی طرف نسبت کریں وہ مسند الیہ و محکوم علیہ اور اُن کے درمیان کے علاقہ کا نام نسبت حکمیہ اور اسناد ہے۔ پس اسناد نسبت ایک کلمہ کی ہے طرف دوسرے کے اِس طرح پر کہ مخاطب کو فائدہ تامہ حاصل ہو۔

چونکہ اسم مسند اور مسند الیہ دونوں ہوسکتا ہے اور فعل ہمیشہ مسند ہوتا ہے نہ مسند الیہ اور حرف نہ مسند ہوتا ہے اور نہ مسند الیہ۔ لہذا کلام ہمیشہ دو اسم سے بنتا ہے یا ایک اسم اور ایک فعل سے خواہ لفظ میں دو ہوں۔ جیسے زید آمد یا تقدیر میں جیسے بیا۔ اس میں ضمیر مخاطب مستتر ہے۔

جملہ کی دو قسمیں ہیں۔ اسمیّہ۔ فعلیّہ۔ فعلیّہ وہ ہے جو فعل اور فاعل سے مُرکّب ہو۔ فعل کا بیان صرف میں ہو گیا۔

فاعل وہ اسم ہے جس کی طرف فعل منسوب ہو اور اُس کے ساتھ قائم ہو۔ جیسے زید نشست۔ فعل مسند ہوتا ہے اور فاعل مسند الیہ۔ فارسی میں فاعل اکثر فعل سے پہلے آتا ہے اور کبھی پیچھے بفاصلہ یا بے فاصلہ۔ جیسے ع بیا مذر دکان سوے خانہ مرد ٭ فعل اور فاعل میں پانچ چیزوں میں اتحاد شرط ہے یعنی پانچ چیزوں میں فعل اور فاعل ایک سے

توضیح۔ اسم فاعل اور فاعل میں یہ فرق ہے کہ فاعل فعل کا محکوم علیہ اور مسند الیہ ہوتا ہے اور اسم فاعل وہ اسم مشتق ہے جو اُس مصدر کے ہر فعل کے فاعل پر جس سے وہ مشتق ہے دلالت کرے۔

ہونے چاہئیں۔ وحدت۔ جمعیت۔ غیبت۔ حضور۔ تکلّم۔ جیسے او می آید۔ اوشاں می آیند۔ تو می آئی۔ شما می آئید۔ من می آیم۔ ما می آئیم۔ اگر فاعل غیر ذی روح ہو تو فاعل جمع میں فعل واحد لانا بھی جائز ہے۔ جیسے سخنہا درمیان آمد۔

فائدہ۔ اسمارِ جمع یعنی وہ الفاظ کہ لفظاً واحد و معنیً جمع ہیں مثل لفظ لشکر و جمعیت و طائفہ و قوم وغیرہ۔ ان کے لئے فعل واحد و جمع دونوں جائز ہے۔ نظامی ع رسیدند لشکر بجائے مصاف۔ ع بیا سو د لشکر ز خون ریختن۔

فعل لازم صرف فاعل پر تمام ہوتا ہے۔ جیسے مثال مذکور اور متعدی مفعول بہ کو بھی چاہتا ہے۔ مفعول بہ وہ ہے جس پر فاعل کا فعل واقع ہو۔ جیسے زید عمر را زد فعل مجہول میں فاعل نہیں ہوتا۔ اُس کے مفعول بہ کو فاعل کا قائم مقام کردیتے ہیں وہی فعل مجہول کا مسند الیہ ہوتا ہے اُس کو مفعول مالم یسم فاعلہ کہتے ہیں۔ اُس کا حکم اور فاعل کا یکساں ہوتا ہے۔ جیسے کتاب دیدہ شد غلامان زید زدہ شدند۔

منادےٰ اور مندوب اور محذر منہ مفعول بہ میں داخل ہیں۔ یہ سب فعل محذوف

فائدہ ۱۔ کبھی تعظیم کے وقت فاعل واحد میں بھی فعل جمع بولتے ہیں اور کثرت تعظیم کے لئے مخاطب کی جگہ غائب کا صیغہ بولتے ہیں۔ مثلاً حالا شما خواب می کنید۔ حالا جناب خواب می کنند۔ اور اپنے تئیں انکسار سے غائب تعبیر کرتے ہیں۔ مثلاً بندہ می روم۔

فائدہ ۲۔ بعض فعل متعدی ایسے ہیں جو دو فعل کو چاہتے ہیں۔ جیسے احمد محمود را کتاب داد۔ احمد محمود را اجنبی پنداشت۔ ایسے افعال سے اُن افعال کو جو دل سے تعلق رکھتے ہوں اور ہمیشہ دو مفعول کو چاہیں **افعال قلوب** کہتے ہیں۔

فائدہ ۳۔ مفعول بھی فاعل کی طرح بدلالت قرینہ محذوف ہوسکتا ہے۔ مفعول کی اصلی جگہ فعل فاعل کے درمیان ہے۔ مگر نظم میں بضرورت اس کے خلاف ہو جاتا ہے شعر چنانش در انداخت ضعف جسد کہ می برد بر کمتریناں حسد

کے مفعول بہ ہوتے ہیں۔ منادے[ا] وہ ہے جس پر حرف ندا داخل ہو۔ جیسے اے زید۔ مندوب وہ جس پر حرف ندبہ۔ گریہ و زاری حسرت و افسوس کے لئے داخل ہو۔ جیسے وازیدا۔ محذر منہ وہ ہے جو مخاطب کو ڈرانے اور ہشیار کرنے کے لئے مکرر لایا جاوے۔ جیسے دزد دزد۔ ان تینوں جگہ سے فعل مع فاعل کے محذوف ہوتا ہے۔

جملہ فعلیہ کے لئے علاوہ فاعل و مفعول بہ کے چار چیزیں اور بھی ہوتی ہیں کہ وہ فعل لازم و متعدی دونوں کے ساتھ آسکتی ہیں۔ مفعول مطلق۔ مفعول فیہ۔ مفعول لہ۔ حال۔

مفعول مطلق۔ مصدر یا حاصل مصدر یا مصدر کا مرادف ہوتا ہے جو پیچھے یا پہلے فعل کے آتا ہے۔ جیسے زید یک نشست خواہد نشست۔ یہ مفعول تین غرضوں کے واسطے آتا ہے۔ تاکید فعل۔ وضع۔ عدد۔ جیسے ع وے امسال پیوست با ما وصال[ط] نگہ کرد رنجیدہ در من فقیہ + نگہ کردن عالم اندر سفیہ + زید را یک ضرب خواہم زد۔

مفعول فیہ یعنی فعل ہونے کی جگہ۔ یا وقت۔ اول کو ظرف مکان۔ دوم کو ظرف زمان

فائدہ ۱ے زید میں می خواہم محذوف ہے۔ وازیدا کی اصل ہے۔ تعزیت می کنم زیدرا۔ دزد دزد کی اصل ہے بیبیں دزد را و بترس از و

توضیح ۱ ظرف مکان دو طرح پر ہوتا ہے محدود۔ جیسے مکان سرائے۔ طویلہ۔ شیشہ۔ صراحی وغیرہ۔ غیر محدود۔ جیسے نشیب و فراز۔ پیش۔ پس۔ راست۔ چپ وغیرہ۔ اسی طور پر ظرف زمان بھی محدود ہوتا ہے مثلاً سال ماہ۔ ہفتہ۔ روز۔ شب وغیرہ وغیرہ محدود۔ جیسے روزگار۔ ہنگام۔ زمان۔ وقت وغیرہ۔

توضیح ۲۔ ظرف مکان اور ظرف زمان پر اکثر در یا آز یا ب لگاتے ہیں۔ مثلاً دراں مدت مرا با طائفہ یاراں اتفاق سفر حجاز افتاد۔ محاورۂ حال میں اکثر ان چیزوں کو حذف کر دیتے ہیں۔ امروز۔ فردا۔ پس فردا۔ دی روز۔ دی شب۔ پریروز۔ پریشب۔ دوش۔ دوشینہ پر کچھ نہیں لاتے۔ مثلاً امروز برائے شام ہر چہ میل دارید بفرمائید۔

ط وصال مرادف پیوستن ہے۔ مفعول مطلق ہے فعل پیوست کا۔ تاکید کے لئے آیا ہے۔

کہتے ہیں۔ جیسے امروز بجا رفتہ بودی ہیں۔ اوّل ظرف زمان۔ دوّم ظرف مکان ہے۔
مفعول لہ جو فعل کا سبب و علت ہو۔ وہ دو طرح پر ہے۔ پہلی یہ کہ وہ علت
اُس فعل کے وقت موجود ہو۔ جیسے دیانۃً راست گفتم۔ یعنی بسبب دیانت کے
دوسرے وہ کہ اس فعل کے وقت موجود نہ ہو۔ بلکہ اُس فعل سے وہ مقصود ہو۔
جیسے زید را تادیباً زدم یعنی واسطے حصول ادب کے۔
حال۔ وہ اسم یا جملہ ہے کہ ہیئت فاعل یا مفعول بہ یا دونوں کی بیان کرے
جس فاعل یا مفعول بہ کی ہیئت بیان کی جاتی ہے اُس کو ذوالحال کہتے ہیں حال
مع ذوالحال کے فاعل یا مفعول بہ ہوگا۔ جیسے ع تگہ کرد رنجیدہ در من فقیہ ✦
آفتاب را تاباں دیدم۔
فائدہ۔ ان چار چیزوں کو فضلہ کہتے ہیں کیونکہ اُن کی احتیاج جملے میں ویسی
نہیں ہوتی جیسی مسند و مسند الیہ کی ہوتی ہے۔
جملہ فعلیہ کا فعل پانچ جگہ محذوف ہوتا ہے اوّل جواب استفہام میں۔ جیسے
کوئی کہے کہ آمد۔ اُس کے جواب میں کہا جائے زید۔ تو یہاں آمد محذوف ہے اور کبھی
فعل و فاعل دونوں جواب استفہام میں محذوف ہوتے ہیں۔ جیسے کوئی کہے۔ زید کرا زد
اُس کے جواب میں کہا جائے خالد را۔ یہاں زد زید۔ فعل مع فاعل بقرینۂ سوال
محذوف ہے۔ دوّم قسم میں جیسے بمردی۔ اس کے پہلے قسم می خورم محذوف ہے

توضیح حال ہمیشہ واحد رہتا ہے۔ ذوالحال واحد ہو یا جمع مثلاً احمد خنداں می رفت۔ یاراں خنداں
گذاشتند۔ جب جملہ حال پڑتا ہے تو اُس میں واو حالیہ اور ایک ضمیر جو ذوالحال کی طرف پھرتی ہے ضرور ہونی
چاہیے۔ شعر کریم، روزے بہ بندۂ دل بسوخت ✦ کہ می گفت و فرمادہش می فروخت۔

سوم بائے ابتدائیہ کے پہلے ابتدائی کلمہ محذوف ہوتا ہے۔ جیسے ع بنام آں کہ نامش حرز جانہاست۔ چہارم منادائے و مندوب کے پہلے۔ جیسے اے زید یہیں می خوانم محذوف ہے اور حرف ندا اس کا قائم مقام ہے۔ پنجم محذر منہ کے پہلے۔ جیسے دزد دزد۔

جملہ اسمیہ وہ ہے جو دو اسموں سے بنے اس میں سے مسند الیہ کو مبتدا اور مسند کو خبر کہتے ہیں اور نسبت حکمیہ اور اسناد پر جو لفظ دلالت کرتا ہے اُسے رابطہ کہتے ہیں۔ رابطہ فارسی میں چھ ہیں۔ است۔ اند۔ ی۔ ید۔ م۔ یم اور اکثر خبر کے بعد آتے ہیں اور وحدت و جمعیت میں مطابق مبتدا کے ہوتے ہیں۔ جیسے زید قائم است۔ مردمان قائم اند۔ مگر غیر ذی روح کے لئے حرف رابطہ ہمیشہ واحد ہی آتا ہے۔ مثلاً مال و دولت دُنیا چند روزہ است اور کبھی حرف رابطہ کو حذف کر دیتے ہیں۔ مبتدا کو بھی جواب استفہام میں حذف کر دیتے ہیں۔ جیسے کوئی کہے زید بسر کیست اُس کے جواب میں کہا جائے۔ پسر خالد است۔ یہاں سے زید مبتدا محذوف ہے خبر مبتدا کی کبھی مفرد ہوتی ہے جیسا اوپر کی مثال سے ظاہر ہے اور کبھی جملۂ فعلیہ یا اسمیہ اوّل کی مثال ع یکے روستائی سقط شد خرش۔ یکے روستائی۔ مبتدا سقط شد فعل مُرکّب۔ خرش مُرکّب اضافی اُس کا فاعل۔ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملۂ فعلیہ ہو کر خبر ہوا مبتدا کی۔ مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملۂ اسمیہ ہوا۔ دوسرے کی مثال۔

توضیح ۱۔ اکثر اسم ذات و معرفہ مبتدا ہوتا ہے۔ اسم صفت و نکرہ خبر۔ اگر جملے میں دونوں اسم نکرہ یا اسم صفت ہوں تو جس میں خصوصیت پائی جائے وہ مبتدا ہوگا۔ جیسے ہوا گرم است۔ احمد ذہین است قمری ملا ئر است۔ اسپ چالاک است۔
۲۔ مبتدا اکثر مقدم ہوتا ہے۔ کبھی مؤخر۔ کبھی ایک مبتدا کی کئی خبریں آتی ہیں۔ مثلاً زید دانا است و عاقل۔

ع نہ ہر صورتے جان معنی دروست ۔ ہر صورتے مبتدا اول۔ جان معنی مبتدا ثانی۔ درجار او مجرور۔ جار مجرور سے مل کر متعلق ثابت مقدر کا ہوکر خبر ہوا مبتدا ثانی کی۔ است رابطہ۔ مبتدا ثانی اپنی خبر سے مل کر جملۂ اسمیہ ہوکر خبر ہوا مبتدا اول کی۔ مبتدا اول اپنی خبر سے مل کر جملۂ اسمیہ ہوا۔

فائدہ۔ جملۂ فعلیہ اور اسمیہ میں کبھی متعلق بھی آیا کرتا ہے یعنی حروف جارّہ مع اُن اسموں کے جن پر وہ داخل ہوں ہمیشہ فعل یا شبہ فعل (مصدر یا اسم مشتق) کے متعلق ہوا کرتے ہیں اور فاعل اور مفعول و مبتدا و خبر ہونے کی صلاحیت بغیر متعلق ہونے کے نہیں رکھتے جیسے پسر بفراست دریافت۔ اگر فعل یا شبہ فعل ظاہر میں موجود نہ ہوں تو اُس کو محذوف مانتے ہیں جیسے زید درخانہ است یعنی درخانہ موجود است۔

جملۂ فعلیہ و اسمیہ کی دو قسمیں ہیں خبریہ و انشائیہ۔ خبریہ وہ ہے کہ جس کے قائل کو جھوٹا و سچا کہہ سکیں۔ انشائیہ وہ کہ اُس کے کہنے والے کو صادق و کاذب نہ کہہ سکیں۔ جملہ انشائیہ کی نو قسمیں ہیں۔ امر جیسے بگو۔ نہی جیسے مکن۔ تمنی جیسے کاش عالم شدمے۔ ندا جیسے اے زید۔ قسم۔ جیسے بخدا زید را نخواہم زد۔ تعجب۔ جیسے زید چہ گویا است۔ استفہام۔ جیسے چہ می کنی۔ عرض۔ یعنی کسی کام کا شوق دلانا۔ جیسے مطالعہ چرا بیشتر نمی کنی کہ سبق آساں نماید۔ عقود۔ یعنی معاملات میں جو معنی مستعمل

فائدہ۔ استفہام تین قسم پر ہے۔ استخباری جس میں کسی چیز کا پوچھنا منظور ہو جیسے ع چہ خلعت زمین نا پسند آمدت۔ تقریری جس میں کسی چیز کا ثابت کرنا منظور ہو جیسے ع نہ شمشیر دوراں سنوز آختہ است۔ انکاری جس میں مستفسر کی نفی اور اُس سے انکار منظور ہو۔ جیسے ع چہ دولت نما شد تہور چہ سود۔

ہوتے ہیں۔ جیسے بائع کہے بشش فروختم اور مشتری کہے بہ پنج خریدم۔
فائدہ چند جملے بغیر دوسرے کے تمام نہیں ہوتے۔ اوّل ندا۔ بدون ایک جملے کے (جس کو مقصود بالندا یا جواب ندا کہتے ہیں) تمام نہیں ہوتا۔ جیسے ع کرم کن بجائے من اے محترم۔ دوم۔ قسم بدون جواب کے پورا نہیں ہوتا جیسے ع۔ بمردی کہ پیغمبر آیدت روشنی۔ سوم۔ شرط بدون جواب کے (جس کو جزا کہتے ہیں) پورا نہیں ہوتا۔ جیسے۔ ع۔ اگر عاشقی سر مشوا ز مرض۔ (کبھی جزا کو حذف بھی کر دیتے ہیں)۔
جیسے ۵ تو گر شکر کردی کہ با دیدہٴ (اے بس بہتر است) وگرنہ تو ہم چشم پوشیدہٴ۔
جملہ۔ باعتبار صفات کے دس نام سے موصوف ہے۔ اوّل۔ مستانفہ جو ابتدائے کلام میں واقع ہو۔ جیسے۔ عدل شحنہ ایست ملک آرا۔ دوم معترضہ جو درمیان کلام میں واقع ہو اور ما قبل اور ما بعد سے کچھ علاقہ نہ رکھتا ہو۔ جیسے۔ بربالین تربت یحییٰ پیغمبر (علیہ السلام) معتکف بودم۔ سوم۔ شرطیہ جو دو جملوں سے بنتا ہے۔ اوّل کو شرط دوسرے کو جزا کہتے ہیں۔ جیسے ع اگر دست یابد ببرد سرت۔ چہارم۔ قسمیہ۔ جو قسم اور جواب قسم سے مرکب ہوتا ہے۔ جیسے۔ ع۔ بمردی کہ پیش آیدت روشنی۔ پنجم۔ ندائیہ جو ندا اور جواب ندا سے مرکب ہوتا ہے۔ جیسے ع کریما ببخشائے بر حال ما۔ ششم۔ دعائیہ جو دعا ہو۔ جیسے۔ ع کہ رحمت براں تربت پاک باد۔ ہفتم۔ معطوفہ وہ جملہ ہے جس میں حرف عطف پایا جائے حرف عطف سے پہلا جملہ معطوف علیہ ہے اور دوسرا معطوف۔ مثلاً ع آں قدح بشکست وآں ساقی نماند۔ ہشتم۔ معللہ۔ جو دو جملوں سے بنتا ہے پہلے کو معلول۔ دوسرے کو علت اور مجموع کو معللہ کہتے ہیں۔ جملہ علت کے پہلے حروف علت سے

کوئی نہ کوئی ضرور ہونا چاہیئے۔ مثلاً ؎ زنام آوراں گوئے دولت ربود ٭ کہ در گنج بخشی نظیرش نبود ٭ نہم نتیجہ جو کلام سابق سے پیدا ہو۔ جیسے ہر کاتب انسان است و ہر انسان جاندار است (پس ہر کاتب جاندار است) نتیجہ یہ ہے جو کلام سابق سے پیدا ہوا ہے۔ دہم مبیّنہ جو کلام سابق کا بیان اور تفسیر واقع ہو اس جملے کے پہلے اکثر کاف بیانیہ آتا ہے۔ جیسے ؎ شنیدم کہ دارائے فرخ تبار ٭ زلشکر جدا ماند روزے شکار ٭

توابع کا بیان

جملۂ اسمیہ اور فعلیہ میں چند چیزیں بطور توابع کے آتی ہیں وہ خود نہ مبتدا ہوتی ہیں نہ خبر۔ نہ فاعل نہ مفعول بلکہ اُنھیں چیزوں کے تابع ہوتی ہیں وہ تین ہیں۔ تاکید۔ معطوف۔ بدل۔

تاکید وہ اسم ہے کہ سابق کی نسبت کو ثابت اور مستحکم کرتا ہے یا نسبت کے شمول پر دلالت کرتا ہے۔ اسم ثابت کو موکّد کہتے ہیں۔ جیسے زید خود آمد۔ حجاج ہمہ آمدند۔ تاکید کبھی فاعل کی کی جاتی ہے۔ جیسے ع عجب دارم از کار این تقعہ من ٭ کبھی مفعول کی۔ جیسے۔ ع تمامش بکشتم بسنگ آں خبیث ٭ کبھی مبتدا کی جیسے

فائدہ۔ تاکید دو قسم پر ہے۔ لفظی۔ معنوی۔ لفظی بہ تکرار لفظ حاصل ہوتی ہے ع بیا بیا کہ بجاں مونس وفا دارم ٭ معنوی الفاظ مخصوصہ سے ہوتی ہے۔ مثل۔ خود۔ تمام۔ یکسر۔ بنفسہ۔ بعینہ۔ ہمہ۔ ہمگناں وغیرہ۔ مصرع پیادہ دویدند یکسر سپاہ ٭ اور لفظ زینہار۔ ہرگز۔ البتہ۔ ہر آئینہ وغیرہ بھی تاکید کا فائدہ دیتے ہیں۔ ع زنہار بدمکن کہ نکردہ است عاقلے ٭ ؎ خلاف پیمبر کسے رہ گزید ٭ کہ ہرگز بمنزل نخواہد رسید ٭

زید خود در خانہ است۔

معطوف جو اسم کہ بعد حروف عطف کے واقع ہو اُس کو **معطوف** اور پہلے اسم کو **معطوف علیہ** کہتے ہیں۔ معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر کبھی فاعل ہوتا ہے۔ جیسے ع خرابی و بدنامی آید ز جور۔ کبھی مفعول جیسے ع نہد لعل و فیروزہ در صلب سنگ۔ کبھی مبتدا جیسے ع توانا و درویش پرور توئی۔ کبھی خبر جیسے ایں است قلم و دوات تو۔

بدل جب دو اسموں کی طرف بلا واسطہ حرف عطف و بغیر علامت اضافت وصفت کے اس طرح کی نسبت ہو کہ مقصود اُس نسبت سے دوسرا ہو نہ اوّل۔ تو اوّل کو مبدل منہ اور دوسرے کو بدل کہتے ہیں۔ جیسے زید یار دبر خالد رسید۔ بدل کی چار قسمیں ہیں۔ اوّل **بدل کُل** جس میں بدل اور مبدل منہ سے ایک ہی ذات سمجھی جائے۔ جیسے مثال سابق۔ دوُم **بدل بعض** کہ بدل جزو ہو مبدل منہ کا۔ جیسے زید پایش لشکست۔ سوُم۔ **بدل اشتمال** کہ بدل مبدل منہ کا نہ کل ہو نہ جزو۔ بلکہ اُس کے متعلقات سے ہو۔ جیسے ع بد ست ایں پسر طبع و خویش ولیک۔ چہارم۔ **بدل غلط** کہ غلط کے بعد بولا جائے۔ جیسے بہ مشہد می روم بشیراز۔

فائدہ ۱۔ صفت اور بدل میں یہ فرق ہے کہ بدل مقصود بالذات ہوتا ہے نہ صفت۔

فائدہ ۲۔ بدل کُل نظم و نثر دونوں میں آتا ہے۔ بدل بعض و بدل اشتمال نثر میں نہیں آتے مگر نظم میں آتے ہیں۔ بدل غلط نہ نظم میں مستعمل ہے نہ نثر میں۔ مگر زبانی بول چال میں وہ پایا جاتا ہے۔

قاعدہ۔ بدل مبدل منہ سے مل کر کبھی فاعل ہوتا ہے۔ جیسے مثال اوّل و دوم۔ اور کبھی مفعول۔ جیسے ع کہ نگذاشت کس را نہ دختر نہ زن؛ اور کبھی مبتدا۔ جیسے مثال سوم اور یہ مثال شعر پرستار امرش ہمہ چیز و کس؛ بنی آدم و مرغ و مور و مگس؛

قواعد ترکیب

قاعدہ۔ موصول اپنے صلہ سے مل کر حکم کلمہ کا رکھتا ہے۔ لہٰذا فاعل و مفعول و مبتدا و خبر و مجرور و مضاف الیہ وغیرہ ہو سکتا ہے۔

فاعل ہونے کی مثال ع۔ کرم ورزد آں سر کہ مغزے در وست؛۔

ترکیب۔ ورزد۔ فعل۔ آں سر کہ اسم موصول با کاف صلہ۔ مغزے مبتدا۔ در۔ جار۔ او۔ مجرور۔ جار مجرور سے مل کر متعلق ہوا ثابت مقدر کا۔ ثابت مقدر اپنے متعلق سے مل کر خبر ہوا مبتدا کی۔ است۔ حرف ربط۔ مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ ہو کر صلہ ہوا موصول کا۔ موصول اپنے صلہ سے مل کر فاعل ہوا فعل ورزد کا۔ کرم اس کا مفعول۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول سے مل کر جملہ فعلیہ ہوا۔

مفعول ہونے کی مثال۔ کامے کہ خواہی بیاب۔

ترکیب۔ بیاب۔ فعل۔ اس میں ضمیر مستتر مخاطب کی فاعل۔ کامے کہ۔ اسم موصول۔ با کاف صلہ۔ خواہی۔ فعل با فاعل۔ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر صلہ ہوا موصول کا۔ موصول اپنے صلہ سے مل کر مفعول ہوا فعل بیاب کا فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ ہوا۔

مبتدا ہونے کی مثال ع. نہ تلخ است صبرے کہ برياد اوست ۔

ترکیب ۔ صبرے کہ ۔ اسم موصول با کاف صلہ ۔ آں ۔ مبتدا محذوف ۔ بر ۔ جار ۔ یاد او مرکب اضافی مجرور ۔ جار مجرور سے مل کر متعلق ہوا ثابت مقدر کا ۔ ثابت مقدر اپنے متعلق سے مل کر خبر ہوا ۔ آں ۔ مبتدا محذوف کی ۔ است ۔ رابطہ ۔ مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملۂ اسمیہ ہو کر صلہ ہوا موصول کا ۔ موصول اپنے صلہ سے مل کر مبتدا ہوا تلخ ۔ اس کی خبر ۔ نیست ۔ رابطہ ۔ مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملۂ اسمیہ ہوا ۔

خبر ہونے کی مثال ۔ عدل آں است کہ داد مظلوماں دہند ۔

ترکیب ۔ عدل مبتدا ۔ آں کہ ۔ اسم موصول با کاف صلہ ۔ دہند ۔ فعل ضمیر غائب کی اس کا فاعل ۔ داد مظلوماں ۔ مرکب اضافی مفعول ۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول سے مل کر جملۂ فعلیہ ہو کر صلہ ہوا موصول کا ۔ موصول اپنے صلہ سے مل کر خبر ہوا مبتدا کی ۔ است ۔ رابطہ ۔ مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملۂ اسمیہ ہوا ۔

مجرور ہونے کی مثال ۔ ع ۔ فروتر نشست از مقامے کہ بود ۔

ترکیب ۔ نشست ۔ فعل ضمیر غائب کی جو راجع ہے طرف فقیہ کہن جامہ کے اس کا فاعل ۔ فروتر ۔ مفعول فیہ ۔ از ۔ جار ۔ مقامے کہ ۔ اسم موصول با کاف صلہ ۔ بود ۔ فعل تامہ ضمیر غائب کی جو راجع ہے طرف فقیہ کہن جامہ کے اس کا فاعل فعل بود اپنے فاعل سے مل کر جملۂ فعلیہ ہو کر صلہ ہوا موصول کا ۔ موصول صلہ سے مل کر مجرور ہوا جار کا ۔ جار مجرور سے مل کر متعلق ہوا فعل نشست کا نشست اپنے فاعل و مفعول فیہ و متعلق سے مل کر جملۂ فعلیہ ہوا ۔

قاعدہ ۔ مرکبات ناقصہ کے جملہ اقسام یعنی مرکب اضافی ۔ توصیفی ۔ امتزاجی ۔

وغیر امتزاجی حکم کلمہ کا رکھتے ہیں۔ لہذا ہمیشہ جملہ کے جزو ہوا کرتے ہیں جملہ نہیں ہوتے۔ جس وقت کسی جملہ کی ترکیب کرنا منظور ہوا ور اجزا جملہ کے بہت ہوں تو غور کرنا چاہیے کہ کون جزو مفرد ہے اور کون مُرکّب۔ اگر مفرد ہے تو کس قسم کا۔ ہرایک قسم کو مطابق قواعد صرف خیال کرنا چاہیئے۔ اور اگر مرکّب ہے تو کس قسم کا۔ اضافی ہے یا توصیفی۔ امتزاجی ہے یا غیر امتزاجی۔ اور غیر امتزاجی کے اقسام سے وہ مُرکبات جو اسم اشارہ اور مشارٌالیہ سے ترکیب پاتے ہیں۔ اور نیز مُرکّبات تمیزی و مستثنٰی منہ و مستثنٰی وغیرہ کو غور کرنا چاہیئے۔ من بعد دیکھنا چاہیئے کہ تعلق ہر ایک کلمات کا دوسرے سے کیونکر ہے۔ تاکہ فاعل ومفعول و مبتدا و خبر بخوبی معلوم ہو جائیں۔ اور ترکیب کہنے میں سہولت و آسانی ہو۔ تاوقتیکہ ہر ایک جزو علیحدہ علیحدہ بقاعدۂ صرف ونحو معلوم نہ ہو جائیں گے اور تعلق کلمات کا دریافت نہ ہو جائے گا ترکیب کہنا بہت دشوار ہوگا۔ چند جملے بطریق تمثیل لکھے جاتے ہیں۔ جن میں مُرکباتِ ناقصہ فاعل ہیں یا مفعول مبتدا ہیں یا خبر۔

مرکباتِ اضافی کے فاعل ومفعول و مبتدا و خبر ہونے کی مثال ع کوسِ رحلت بکوفت دست اجل + ترکیب۔ بکوفت۔ فعل۔ دستِ اجل۔ مُرکّب اضافی اُس کا فاعل۔ کوسِ رحلت۔ مُرکّب اضافی اُس کا مفعول بہ۔ فعل اپنے فاعل ومفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ ع پندِ سعدی بگوشِ جاں بشنو + ترکیب۔ بشنو۔ فعل اس میں ضمیر مستتر مخاطب کی۔ وہ فاعل۔ پندِ سعدی مُرکّب اضافی اُس کا مفعول بہ۔ ب۔ جارہ۔ گوشِ جاں۔ مُرکّب اضافی مجرور۔

جار مجرور سے مِل کر متعلق ہوا فعل کا۔ فعل اپنے فاعل و مفعول بہ و متعلق سے مِل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔ فقرہ عاکفاں کعبۂ جلالش بہ تقصیر عبادت معترف اند۔ ترکیب۔ عاکفاں۔ مضاف اوّل۔ کعبہ۔ مضاف دوم۔ جلالش۔ مُرکّب اضافی مضاف الیہ۔ مضاف دوم اپنے مضاف الیہ سے مِل کر مضاف الیہ ہوا مضاف اوّل کا۔ مضاف اوّل اپنے مضاف الیہ سے مِل کر مبتدا ہوا۔ معترف اُس کی خبر۔ بہ۔ جار۔ تقصیر عبادت۔ مُرکّب اضافی مجرور۔ جار مجرور سے مِل کر متعلق ہوا خبر کا۔ اند۔ رابطہ۔ مبتدا اپنی خبر و متعلق سے مِل کر جملۂ اسمیہ خبریہ ہوا۔ ع۔ راستی موجب رضائے خداست۔ ترکیب۔ راستی۔ مبتدا۔ موجب۔ مضاف۔ رضائے خدا۔ مُرکّب اضافی مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ سے مِل کر خبر ہوا مبتدا کی۔ است۔ رابطہ۔ مبتدا اپنی خبر سے مِل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

مُرکّب توصیفی کے فاعل و مفعول و مبتدا ہونے کی مثال۔ مصرع۔ اسپ لاغر میاں بکار آید۔ ترکیب۔ بکار آید۔ فعل مُرکّب۔ اسپ موصوف۔ لاغر میاں۔ مُرکّب توصیفی اُس کی صفت۔ موصوف صفت سے مِل کر فاعل ہوا فعل کا۔ فعل اپنے فاعل سے مِل کر جملۂ فعلیہ خبریہ ہوا۔ فقرہ۔ عابدے جاہل را بادشاہے طلب کرد۔ ترکیب۔ طلب کرد۔ فعل مُرکّب۔ بادشاہے۔ اُس کا فاعل عابدے جاہل۔ مُرکّب توصیفی اُس کا مفعول بہ۔ را۔ علامت مفعول بہ۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مِل کر جملۂ فعلیہ خبریہ ہوا۔ فقرہ۔ کوتاہ خردمند بہ کہ نادان بلند۔ ترکیب۔ کوتاہ خردمند۔ مُرکّب توصیفی مبتدا۔ بہ۔ کہ۔ بمعنی از۔ جار۔ نادان بلند۔ مُرکّب توصیفی مجرور۔ جار مجرور سے مِل کر متعلق ہوا خبر کا۔

مبتدا اپنی خبر و متعلق سے مل کر جملۂ اسمیہ خبریہ ہوا۔ ع بگفت احوال ما برق جہان است + ترکیب۔ بگفت۔ فعل اس میں ضمیر مستتر غائب کی۔ وہ فاعل۔ احوال ما مُرکّب اضافی مبتدا۔ برقِ جہان۔ مُرکّب توصیفی اس کی خبر۔ است۔ رابطہ۔ مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملۂ اسمیہ ہو کر مقولہ ہوا فعل گفت کا۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول سے مل کر جملۂ فعلیہ خبریہ ہوا۔

مرکبات غیر امتزاجی۔ سے مُرکّب تمیزی کے فاعل و مفعول و مبتدا و خبر ہونے کی مثال۔ فقرہ۔ نزدم دہ گز پارچہ فراہم آمد۔ ترکیب۔ فراہم آمد فعل مرکب۔ دہ گز۔ ممیز۔ پارچہ۔ تمیز۔ تمیز ممیز سے مل کر فاعل ہوا فعل کا۔ نزدم مُرکّب اضافی مفعول فیہ۔ فعل اپنے فاعل و مفعول فیہ سے مل کر جملۂ فعلیہ خبریہ ہوا۔ فقرہ۔ سی صد و پنجاہ و نہ بندش بیاموخت۔ ترکیب۔ بیاموخت۔ فعل اس میں ضمیر مستتر غائب کی وہ فاعل۔ سی صد و پنجاہ و نہ۔ اسم عدد ممیز۔ بندش۔ مُرکّب اضافی تمیز۔ ممیز تمیز سے مل کر مفعول بہ ہوا فعل کا۔ فعل اپنے فاعل و مفعول بہ سے مل کر جملۂ فعلیہ خبریہ ہوا۔ فقرہ۔ دو صد مہرہ در جسم انسان است۔ ترکیب دو صد۔ ممیز۔ مہرہ۔ تمیز۔ ممیز تمیز سے مل کر مبتدا۔ در۔ جار۔ جسم انسان۔ مُرکّب اضافی مجرور۔ جار مجرور سے مل کر متعلق موجود محذوف۔ لفظ موجود محذوف اپنے متعلق سے مل کر خبر ہوا مبتدا کی۔ است رابطہ۔ مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملۂ اسمیہ خبریہ ہوا۔ فقرہ۔ این دو من شکر است۔ ترکیب۔ این۔ مبتدا۔ دو من۔ ممیز۔ شکر۔ تمیز۔ ممیز تمیز سے مل کر خبر۔ است۔ رابطہ۔ مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملۂ اسمیہ خبریہ ہوا۔

مرکبات غیر امتزاجی سے مستثنیٰ منہ و مستثنیٰ کے فاعل و مفعول و مبتدا ہونے کی مثال ع نماند بجز نام نیکو و زشت + ترکیب ۔ نماند ۔ فعل ۔ چیزے ۔ مستثنیٰ منہ محذوف ۔ بجز ۔ حرف استثنا ۔ نام ۔ مضاف ۔ نیکو ۔ معطوف علیہ ۔ واو ۔ حرف عطف ۔ زشت ۔ معطوف ۔ معطوف علیہ معطوف سے مل کر مضاف الیہ ہوا نام مضاف کا ۔ مضاف مضاف الیہ سے مل کر مستثنیٰ ہوا ۔ مستثنیٰ منہ مستثنیٰ سے مل کر فاعل ہوا فعل نماند کا ۔ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا ۔ ع ندارد بجز آستانت سرم + ترکیب ۔ ندارد ۔ فعل ۔ سرم ۔ مرکب اضافی اس کا فاعل ۔ آستانہ ۔ مستثنیٰ منہ محذوف ۔ بجز حرف استثنا ۔ آستانت ۔ مرکب اضافی مستثنیٰ ۔ مستثنیٰ منہ مستثنیٰ سے مل کر مفعول بہ ہوا ۔ فعل اپنے فاعل و مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا ۔ شعر ۔ در اوراق سعدی جزیں پند نیست + کہ چوں پائے دیوار کندی مایست + ترکیب ۔ پندے ۔ مستثنیٰ منہ محذوف ۔ جز ۔ حرف استثنا ۔ ایں ۔ اسم اشارہ ۔ پند ۔ مشار الیہ ۔ اسم اشارہ مشار الیہ سے مل کر مبیّن ہوا ۔ کہ ۔ بیانیہ ۔ چوں حرف شرط ۔ کندی ۔ فعل با فاعل ۔ پائے دیوار ۔ اس کا مفعول بہ ۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر شرط ہوا ۔ مایست اس میں ضمیر مستتر مخاطب کی وہ فاعل ۔ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہو کر جزا ہوا ۔ شرط اپنی جزا سے مل کر جملہ شرطیہ ہو کر بیان ہوا مبیّن کا مبیّن بیان سے مل کر مستثنیٰ ہوا ۔ مستثنیٰ منہ مستثنیٰ سے مل کر مبتدا ہوا ۔ در ۔ جار ۔ اوراق سعدی مرکب اضافی مجرور ۔ جار مجرور سے مل کر متعلق ہوا ثابت محذوف کا ۔ ثابت محذوف اپنے متعلق سے مل کر خبر ہوا مبتدا کی ۔ مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ ہوا ۔

تمام شد